سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2015

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2015

(جمعرات 19، جمعۃ المبارک 20، سوموار 23، منگل 24، جمعۃ المبارک، 27-فروری 2015)
(یوم الخمیس 29، یوم الجمع 30-ربیع الثانی، یوم الاثنین 3، یوم الثلاثہ، 4، یوم الجمع، 7-جمادی الاوّل 1436ھ)

سولھویں اسمبلی: بارھواں اجلاس

جلد 12 (حصہ دوم): شمارہ جات : 6 تا 10

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

بارہواں اجلاس

جمعرات،19۔فروری 2015

جلد 12:شمارہ 6

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	ایجنڈا	------------	443
2۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	------------	445
3۔	نعت رسول مقبولﷺ	------------	446
	پوائنٹ آف آرڈر		
4۔	قانون استحقاقات میں دیئے گئے ممبران اسمبلی کے استحقاق پر عملدرآمد کا مطالبہ	------------	448

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تعزیت	
5۔	سانحہ پولیس لائن لاہور اور راولپنڈی میں شہید ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت ------------	449
	پوائنٹ آف آرڈر	
6۔	معزز ممبران اسمبلی کی تنخواہ بڑھانے کے حوالے سے بل اسمبلی میں لانے کا مطالبہ ------------	450
	سوالات (محکمہ جات امداد باہمی اور سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن)	
7۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	452
8۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	494
9۔	غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	499
	توجہ دلاؤ نوٹس	
10-	احمد پور شرقیہ دہم کلاس کی طالبہ یتیم بچی سے اجتماعی زیادتی اور ذہنی توازن کھو جانے سے متعلقہ تفصیلات ------------	511
	تحاریک استحقاق	
11۔	وائس چانسلر گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ توہین آمیز روّیہ ------------	513
	تحاریک التوائے کار	
12۔	کرایوں میں کمی کے باوجود بند روڈ لاہور پر قائم سرکاری بس سٹینڈز پر اوور چارجنگ جاری ------------	515
13۔	پراونشل بلڈنگ ڈویژن سرگودھا میں خلاف پالیسی بھرتیوں کا انکشاف ------------	516
14۔	لاہور میں نئے سال کی خوشی میں سرعام شراب نوشی اور نشے کی وجہ سے مرنے والوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ ------------	518
15۔	کنٹریکٹ پر بھرتی ہونے والے اساتذہ کو مستقل کرنے کا مطالبہ ------------	519

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
16-	محکمہ تعلیم کی عدم توجہی کے باعث لاکھوں طالبات بنیادی ضرورتوں اور تعلیمی سہولتوں سے محروم ------------	520
	سرکاری کارروائی	
	مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)	
17-	مسودہ قانون (ترمیم) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی 2015 ------------	521
18-	مسودہ قانون (ترمیم) سٹریٹجک کوآرڈینیشن پنجاب 2015 ------------	532
	پوائنٹ آف آرڈر	
19-	گنے کے کاشتکاروں کو شوگر ملوں کی جانب سے بروقت ادائیگی نہ کرنے کے معاملے کو نمٹانے کے لئے ایوان کی سپیشل کمیٹی بنانے کا مطالبہ ------------	550
20-	کورم کی نشاندہی ------------	552
	جمعتہ المبارک، 20- فروری 2015	
	جلد 12: شمارہ 7	
21-	ایجنڈا ------------	555
22-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	557
23-	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	558
	سوالات (محکمہ داخلہ)	
24-	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	559
25-	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	598
26-	غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	618
	پوائنٹ آف آرڈر	
27-	اسمبلی روایت کے مطابق سوالنامہ اجلاس منعقد ہونے سے ایک روز قبل جاری کرنے کا مطالبہ ------------	626

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
28۔	قانون استحقاقات میں دیئے گئے استحقاق کے تحت ممبران اسمبلی کی تنخواہ بڑھانے کا مطالبہ -----------	630
	تحاریک التوائے کار	
29۔	لاہور میں مریضوں کی تعداد کے لحاظ سے ہسپتالوں میں سہولتوں کا فقدان -----------	632
30۔	لاہور کے سرکاری ہسپتالوں میں مشینری کی خرابی -----------	634
31۔	گورنمنٹ ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ نوشہرہ گگے زئی کی بلڈنگ مکمل ہونے کے باوجود فنکشنل نہ ہونے کی وجہ سے اہل علاقہ کو پریشانی کا سامنا -----------	636
	سرکاری کارروائی	
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
32۔	مسودہ قانون نصاب تعلیم اور ٹیکسٹ بک بورڈ پنجاب 2015 -----------	637
33۔	کورم کی نشاندہی -----------	640
34۔	مسودہ قانون نصاب تعلیم اور ٹیکسٹ بک بورڈ پنجاب 2015(---جاری)-----------	641
35۔	کورم کی نشاندہی -----------	666
	سوموار، 23۔فروری 2015	
	جلد 12: شمارہ 8	
36۔	ایجنڈا -----------	669
37۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ -----------	671
38۔	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	672
	سوالات (محکمہ سکولز ایجوکیشن)	
39۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات -----------	673
40۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) -----------	705
41۔	غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات -----------	713

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	پوائنٹ آف آرڈر	
42-	ممبران پنجاب اسمبلی کی تنخواہ دیگر صوبوں کی اسمبلیوں کے ممبران کے برابر کرنے کا مطالبہ ------------	722
	رپورٹیں (جو ایوان میں پیش ہوئیں)	
43-	مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب آرمز 2015، مسودہ قانون (ترمیم) دیواروں پر اظہار رائے کی ممانعت پنجاب 2015، مسودہ قانون (ترمیم) قیام امن عامہ پنجاب 2015 اور مسودہ قانون (ترمیم) (تشکیل، فرائض و اختیارات) کریمینل پراسیکیوشن سروس پنجاب 2015 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	724
44-	نشان زدہ سوال نمبر 1569 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال، ریلیف و اشتمال کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	725
	تعزیت	
45-	سابق چیف جسٹس سپریم کورٹ آف پاکستان رانا بھگوان داس کی وفات پر ایوان میں ایک منٹ کی خاموشی اختیار کرنا ------------	726
	توجہ دلاؤ نوٹس	
46-	لاہور: پولیس لائن کے گیٹ پر خودکش دھماکا سے متعلقہ تفصیلات ------------	728
47-	قصور: دوران ڈکیتی شہری کے قتل سے متعلقہ تفصیلات ------------	729
	تحاریک استحقاق	
48-	ایڈیشنل آئی جی کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ تضحیک آمیز روّیہ ------------	731
	تحاریک التوائے کار	
49-	ریجنل انٹی کرپشن آفس گوجرانوالہ میں اسامیاں خالی ہونے کی وجہ سے سائلین کو پریشانی کا سامنا (---جاری) ------------	734

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
50۔	حسین چوک گلبرک لاہور میں واقع زینو مال کی تیسری منزل سے گر کر ہلاک ہونے والی بچی کا مقدمہ درج کرنے اور ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ (۔۔۔جاری) ------------	736
51۔	لاہور میں نئے سال کی خوشی میں سر عام شراب نوشی اور نشے کی وجہ سے مرنے والوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ (۔۔۔جاری) ------------	738
	سرکاری کارروائی	
	مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)	
52۔	مسودہ قانون نصاب تعلیم اور ٹیکسٹ بک بورڈ پنجاب 2015 (۔۔۔جاری) ------------	739
53۔	کورم کی نشاندہی ------------	740
54۔	مسودہ قانون نصاب تعلیم اور ٹیکسٹ بک بورڈ پنجاب 2015 (۔۔۔جاری) ------------	740
55۔	مسودہ قانون نور انٹرنیشنل یونیورسٹی لاہور 2015 ------------	766
56۔	کورم کی نشاندہی ------------	767
57۔	مسودہ قانون نور انٹرنیشنل یونیورسٹی لاہور 2015 (۔۔۔جاری) ------------	768
	منگل، 24۔فروری 2015	
	جلد 12: شمارہ 9	
58۔	ایجنڈا ------------	795
59۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	797
60۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	798
	سوالات (محکمہ جات ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)	
61۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	799
62۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جوایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	832
63۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	847
64۔	ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت ------------	856

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تحاریک استحقاق	
65-	سیکرٹری سکولز ایجوکیشن کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ تضحیک آمیز روّیہ----------	864
	تحاریک التوائے کار	
66-	گورنمنٹ ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ نوشہرہ ککے زئی کی بلڈنگ مکمل ہونے کے باوجود فنکشنل نہ ہونے کی وجہ سے اہل علاقہ کو پریشانی کا سامنا(---جاری) ----------	867
67-	پتوکی شہر اور منڈی عثمان والا ضلع قصور میں مردہ گدھوں کے گوشت کی فروخت ----------	868
68-	محکمہ صحت کی نااہلی کی وجہ سے سرگودھا اور صوبہ بھر میں ہیلتھ انشورنس اور صحت کی سہولتوں کے معیار کو بہتر کرنے کا منصوبہ شروع نہ کرنے کی وجہ سے عوام کو پریشانی کا سامنا ----------	870
69-	نجی سکولوں میں خواتین اساتذہ مزدور کے لئے مقرر تنخواہ سے بھی کم لینے پر مجبور ----------	871
	پوائنٹ آف آرڈر	
70-	صوبہ میں سینئر سٹیزن کے لئے وزیر اعلیٰ کی جانب سے دی جانے والی سہولیات جلد از جلد دینے کا مطالبہ ----------	874
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	قرار دادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
71-	نجی سکولوں کے مالکان کی جانب سے سکیورٹی کے نام پر فیسوں میں اضافے کو روکنے کا مطالبہ ----------	875
72-	کچی آبادیوں میں پانچ مرلہ کے گھروں کو پراپرٹی ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دینے کا مطالبہ ----------	875
73-	چھ ماہ کی حاملہ خواتین کے لئے مخصوص بلڈ ٹیسٹ کو لازمی قرار دینا ----------	877
74-	پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں کمی کے ثمرات کو عوام تک پہنچانے کے لئے ضروری اقدامات کا مطالبہ ----------	878

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
75۔	صوبہ کے تمام انڈسٹریل زون میں خاتون لیبر انسپکٹرز کی تعیناتی کا مطالبہ ----------	881
	جمعتہ المبارک، 27۔فروری 2015	
	جلد 12: شمارہ 10	
76۔	ایجنڈا ----------	885
77۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ----------	887
78۔	نعت رسول مقبول ﷺ ----------	888
	سوالات (محکمہ جات زکوٰۃ وعشر اور قانون و پارلیمانی امور)	
79۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ----------	889
80۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ----------	916
	تحاریک استحقاق	
81۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی) ----------	920
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
82۔	مسودات قانون غیر محفوظ اداروں کی سکیورٹی پنجاب 2015، آرڈیننس عارضی رہائش پذیر افراد کی معلومات پنجاب 2015 اور آرڈیننس (ریگولیشن) ساؤنڈ سسٹمز پنجاب 2015 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا ----------	920
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
83۔	حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 05-2004، 06-2005، 08-2007 اور ان پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹیں برائے سال 04-2003، 06-2005 اور 08-2007 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی۔II کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ----------	921
84۔	سوال نمبر 2338/14 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ----------	922

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
85۔	تحاریک استحقاق بابت سال 14-2013 اور 2015 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	923
	تحاریک التوائے کار	
86۔	بیرون ملک سے سمگل شدہ ایل پی جی میں زہریلے کیمیکلز کا انکشاف ------------	924
	پوائنٹ آف آرڈر	
87۔	ڈیوٹی فری شاپ لاہور سے ملحقہ رائٹرز گلڈ کی پراپرٹی پر ایم پی اے ہاسٹل بنانے کا مطالبہ ------------	926
88۔	انڈکس	

443

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 19۔فروری 2015

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات امداد باہمی اور سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

مسودات قانون پر غور وخوض اور ان کی منظوری

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی 2015 (مسودہ قانون نمبر 31 بابت 2014)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی 2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی 2015 منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون (ترمیم) سٹریٹجک کوآرڈینیشن پنجاب 2015 (مسودہ قانون نمبر 33 بابت 2014)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) سٹریٹجک کوآرڈینیشن پنجاب 2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے امور داخلہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) سٹریٹجک کوآرڈینیشن پنجاب 2015 منظور کیا جائے۔

444

3۔ **مسودہ قانون نصاب تعلیم اور ٹیکسٹ بک بورڈ پنجاب 2015 (مسودہ قانون نمبر 26 بابت 2014)**

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون نصاب تعلیم اور ٹیکسٹ بک بورڈ پنجاب 2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے تعلیم نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیرِ غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون نصاب تعلیم اور ٹیکسٹ بک بورڈ پنجاب 2015 منظور کیا جائے۔

445

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا بارھواں اجلاس

جمعرات، 19-فروری 2015

(یوم الخمیس، 29-ربیع الثانی 1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 4 بج کر 5 منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالماجد نور نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

وَلَا تَقُوۡلُوۡا لِمَنۡ یُّقۡتَلُ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ اَمۡوَاتٌ ؕ
بَلۡ اَحۡیَآءٌ وَّلٰکِنۡ لَّا تَشۡعُرُوۡنَ ﴿۱۵۴﴾ وَلَنَبۡلُوَنَّکُمۡ بِشَیۡءٍ مِّنَ
الۡخَوۡفِ وَالۡجُوۡعِ وَنَقۡصٍ مِّنَ الۡاَمۡوَالِ وَالۡاَنۡفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ
وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیۡنَ ﴿۱۵۵﴾ الَّذِیۡنَ اِذَآ اَصَابَتۡہُمۡ مُّصِیۡبَۃٌ ۙ قَالُوۡٓا
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ ﴿۱۵۶﴾ اُولٰٓئِکَ عَلَیۡہِمۡ صَلَوٰتٌ مِّنۡ
رَّبِّہِمۡ وَرَحۡمَۃٌ ۟ وَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُہۡتَدُوۡنَ ﴿۱۵۷﴾

سورۃ البَقَرۃ آیات 154 تا 157

اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں ان کی نسبت یہ نہ کہنا کہ وہ مرے ہوئے ہیں (وہ مردہ نہیں) بلکہ زندہ ہیں لیکن تم نہیں جانتے (154) اور ہم کسی قدر خوف اور بھوک اور مال اور جانوں اور میووں کے نقصان سے تمہاری آزمائش کریں گے تو صبر کرنے والوں کو (اللہ کی خوشنودی کی) بشارت سنا دو (155) ان لوگوں پر جب کوئی مصیبت واقع ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کا مال ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں (156) یہی لوگ ہیں جن پر ان کے پروردگار کی مہربانی اور رحمت ہے اور یہی سیدھے رستے پر ہیں (157)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

بھر دو جھولی میری یا محمد لوٹ کر میں نہ جاؤں گا خالی
کچھ نواسوں کا صدقہ عطا ہو در پہ آیا ہوں بن کے سوالی
حق سے پائی وہ شانِ کریمی مرحبا دونوں عالم کے والی
کچھ نواسوں کا صدقہ عطا ہو در پہ آیا ہوں بن کے سوالی
زندگی بخش دی بندگی کو آبرو دینِ حق کی بچا لی
وہ محمد کا پیارا نواسہ جس نے سجدے میں گردن کٹا لی
حشر میں اُن کو دیکھیں گے جس دم اُمتی یہ کہیں گے خوشی سے
آ رہے ہیں وہ دیکھو محمد جن کے کاندھے پہ کملی ہے کالی
عاشق مصطفٰی کی اذاں میں اللہ اللہ کتنا اثر تھا
عرش والے بھی سنتے تھے جس کو کیا اذاں تھی اذانِ بلالؓ

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈا پر محکمہ جات امداد باہمی اور سروس اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور اُن کے جوابات دیئے جائیں گے۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جناب احسن ریاض فتیانہ!

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں پچھلے ایک ہفتہ سے آپ سے request کر رہا ہوں کہ میری ایک تحریک التوائے کار کا issue ہے۔ غالباً ڈپٹی سیکرٹری، پنجاب اسمبلی میری تحریک التوائے کار کو شاید صحیح طرح پڑھ نہیں سکے۔ آپ اُن سے کہیں کہ وہ اس کو review کریں انہوں نے جس rule کے تحت میری تحریک التوائے کار کو reject کیا ہے اُس rule کے تحت میری تحریک التوائے کار کی rejection بنتی نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: فتیانہ صاحب! آپ اپنی تحریک التوائے کار دوبارہ جمع کروا دیں اس کو دوبارہ examine کر لیتے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار پر میری آپ سے یہ request ہے کہ ایک ہزار سے زیادہ لوگ 6۔ جنوری سے سڑک پر پڑے ہوئے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: اُس دن جب آپ نے ایوان میں بات کی تھی تو میں نے حافظ شفیق عادل، سپیشل سیکرٹری، پنجاب اسمبلی کے ذمہ لگایا تھا یہ آپ کو ڈھونڈتے رہے لیکن آپ یہاں پر آئے نہیں۔

(اذانِ عصر)

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! مجھے یہاں پر ایک تو یہ assurance دے دی جائے کہ میرے اس مسئلہ کو solve کیا جائے گا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ اپنی تحریک التوائے کار جمع کروا دیں تو اس کو ایجنڈا پر لے کر آئیں گے۔

قانون استحقاقات میں دیئے گئے ممبران اسمبلی کے استحقاق پر عملدرآمد کا مطالبہ

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں نے یہاں پر پہلے بھی ایک بات کی تھی اور میں نے تحریک استحقاق بھی جمع کرائی تھی کہ ایوان کے members کا Privileges Act کا sub Section-3, Section-4(1) کہتا ہے کہ:

> 4(1) the salary mentioned in sub-section (1) shall automatically be increased by the Government proportion to the increase in the salary of the civil servants.

جناب سپیکر! 2007 کے بعد سے اس پر عملدرآمد نہیں ہوا اور اس چیز سے پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہو رہا ہے۔ میرے خیال میں میری اُس تحریک استحقاق کو کہیں پر put up نہیں کیا جا رہا۔ Kindly میری اُس تحریک استحقاق کو put up کیا جائے تاکہ اس ایوان کا استحقاق مجروح ہونا بند ہو جائے تاکہ ہم اس ایوان کے اندر آ کر پورے پنجاب کے مسائل حل کر سکیں۔ میں اس سے بڑی incompetence and bad governance کیا کہہ سکتا ہوں کہ اس ایوان کے اپنے بنائے ہوئے قوانین یہ ایوان اپنے لئے enforce کرا کر عملدرآمد نہیں کرا سکا۔ میں یہاں پر آپ کی توجہ ایک اور چیز کی طرف بھی دلانا چاہتا ہوں وہ چیز اس معزز ایوان سے related ہے جس سے اس پورے ایوان کی عزت پامال ہو رہی ہے۔ اپریل 2012 کے اندر فنانس کمیٹی کی میٹنگ ہوئی تھی جناب سپیکر نے خود اُس کی سربراہی کی تھی۔ فنانس کمیٹی نے اُس میٹنگ میں پنجاب اسمبلی کے گریڈ 1 سے 15 کے سرکاری ملازمین کے لئے کچھ perks دیئے تھے۔ وہ غریب لوگ ہیں اور مہنگائی کی وجہ سے اُن کے کچھ مسائل ہیں تو اس حوالہ سے اُس میٹنگ میں کچھ فیصلے کئے گئے تھے تو اگر آپ اجازت دیں تو میں یہاں پر وہ پڑھنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس پر ایک کام کر لیتے ہیں۔۔۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! kindly یہ assurance دی جائے کہ فنانس ڈیپارٹمنٹ اس پر عملدرآمد کرے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں اس کو examine کراتا ہوں۔ آپ نے جو دوسری بات privileges والی کی ہے تو آپ کی تحریک استحقاق سپیکر صاحب کے پاس موجود ہے۔ اس کو آج ہی بیٹھ کر دیکھ لیتے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اگر ایک ممبر اپنا استحقاق نہیں لے سکتا اور اپنے rules enforce/implement نہیں کرا سکتا تو عوام کے ساتھ کیا ہونا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: یہ معاملہ فنانس ڈیپارٹمنٹ کو بھیجا ہوا ہے۔ اس کو انشاء اللہ دیکھ لیں گے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! ایک اور humble request پورے پنجاب کے کسانوں کی طرف سے ہے کہ ہمیں کماد کی payment نہیں ہو رہی۔ ہم لوگ بڑے تنگ ہیں اور ہم لوگوں نے اگلی فصل لگانی ہے۔ Kindly Cane Commissioner کو بلوایا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر زراعت آجائیں گے تو اس پر بات کریں گے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! وزیر خوراک سے کہا جائے اور یہ ensure کیا جائے کہ payment ہو جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ اپنی یہ قرارداد جمع کرا دیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! شکریہ

تعزیت

سانحہ پولیس لائن لاہور اور راولپنڈی میں شہید ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! پولیس لائن لاہور اور امام بارگاہ راولپنڈی کے حادثات میں شہید ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

پوائنٹ آف آرڈر

میاں طاہر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں صاحب!

معزز ممبران اسمبلی کی تنخواہ بڑھانے کے حوالے سے بل اسمبلی میں لانے کا مطالبہ

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں نے 241 ممبران کے دستخط کروا کر ایک بل جمع کرایا تھا اور on the floor of the House کھڑے ہو کر میں نے یہاں بات بھی کی تھی۔ آج پھر میرے بھائی احسن فتیانہ صاحب تنخواہوں کے متعلق بات کر رہے تھے تو میں نے سوچا کہ میں بھی اپنی طرف سے اپنا حصہ ڈال لوں۔ اس پر 241 ممبران نے دستخط کئے لیکن آج تک اس بل کو ایوان میں نہیں لایا گیا۔ آپ اس بات کی assurance دے دیں اور مہربانی کر کے اس کو ایوان میں لائیں۔ اس پر ووٹنگ کروالیں تو جو ایوان کی رائے ہو گی۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،۔۔۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! تنخواہوں کے متعلق بل تھا۔ میری اس بل میں یہ گزارش تھی۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! ہم لاء ڈیپارٹمنٹ سے پتا کرتے ہیں۔ ہم نے لاء ڈیپارٹمنٹ کو آپ کی proposal بھجوادی تھی۔ میں نے ذمہ لگا دیا ہے۔ یہ آج ہی feedback لے کر صبح آپ کو بتائیں گے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! یہاں پر بیٹھے ہوئے تمام ممبران اگر اپنا حق نہیں لے سکتے تو پھر ہم کسی کو کیا حق لے کر دیں گے؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ اگر وہ بل لاء ڈیپارٹمنٹ میں ہے اور اس میں اگر کوئی غلطی ہے تو بتایا جائے تاکہ میں اس کو درست کر کے دوبارہ جمع کراؤں۔ یہاں پر بیٹھے ہوئے تمام ممبران کا استحقاق مجروح ہو رہا ہے۔ پچھلے چھ ماہ سے بل جمع ہوا ہوا ہے لیکن اس پر کوئی کام نہیں ہو رہا۔

جناب سپیکر! میری دوسری گزارش یہ ہے کہ یہاں بنک کی اے ٹی ایم مشین موجود ہے۔ مہربانی کر کے اس اے ٹی ایم مشین کو install کرنے کے آرڈر فرمادیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: حافظ صاحب! سیکرٹری لاء اور سیکرٹری فنانس کو سوموار والے دن 3:00 بجے اجلاس سے پہلے اِدھر بلائیں۔ میں انشاء اللہ اس بارے میں ان سے بات بھی کرتا ہوں اور اس کو take up بھی کرتا ہوں۔ ہم انشاء اللہ آپ کو آگاہ بھی کریں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

حافظ صاحب! اے ٹی ایم مشین کے حوالے سے بھی سوموار تک جو بھی معاملات ہیں وہ طے کر کے مجھے بتائیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! صرف اتنی سی گزارش ہے کہ جیسے باقی صوبوں کے ممبران کے ساتھ تنخواہوں کے معاملہ میں جو سلوک کیا جاتا ہے مہربانی کر کے ان ممبران کے ساتھ بھی اُس کے برابر سلوک کیا جائے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: میاں طاہر صاحب! سوموار تک آپ wait کر لیں۔ میں سوموار کو ان کو بلا کر پوچھتا ہوں اور اس کے بعد میں انشاء اللہ ایوان کو بھی بتاؤں گا۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، قاضی صاحب!

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک اہم واقعہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ 13,14 اور 15۔فروری کو بہاولپور چولستان میں Desert Rally کا انعقاد کیا گیا جو سالہا سال سے منعقد کی جارہی ہے۔اس دفعہ اخلاقیات اور قانون کی اتنی دھجیاں اڑائی گئیں جن کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی۔اس ریلی میں حصہ لینے کے لئے سندھ اور بلوچستان سے وڈیروں اور نوابزادوں کے صاحبزادے تشریف لائے۔ اس ریلی سے دس بارہ دن پہلے چولستان کے لوگوں کو محصور کیا گیا، اسی دوران وہ بغیر custom paid گاڑیاں لائے۔اس ریلی کی تیاری کے دوران وہاں چولستان میں ڈانس اور اخلاقیات سے گری ہوئی محفلیں منعقد کی گئیں، وہاں پر غیر اسلامی اور غیر شرعی پروگرام بنائے گئے۔اس ریلی کے دوران بہت بڑا جوا لگایا گیا اور اسلحہ کی نمائش کی گئی۔

جناب قائم مقام سپیکر: قاضی صاحب! آپ اس پر مہربانی کریں اور کوئی قرارداد لے کر آئیں۔ اُس پر بات ہو جائے گی۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! میں قرارداد بھی لاؤں گا۔اگر مسجد میں ایک کے بجائے دو سپیکر لگائیں تو پولیس مسجد میں گھس جاتی ہے اور اگر لاؤڈ سپیکر پر الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ کہہ دیا جائے تو پولیس

موذن کو اُٹھالیتی ہے۔آر پی او اور ڈی پی او بہاولپور کہاں تھے ؟ یہ لوگ دندناتے پھرتے رہے، شراب اور ڈانس کی محفلیں چلتی رہیں۔اس وقت پنجاب حکومت اور آئی جی صاحب کہاں تھے ؟

سوالات

(محکمہ جات امداد باہمی اور سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: قاضی صاحب! بہت شکریہ۔ اب وقفہ سوالات شروع ہو چکا ہے۔ پہلا سوال نمبر1346 حاجی جاوید اختر انصاری صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر3870 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

(بروز منگل21۔اکتوبر2014 کے ایجنڈا سے زیر التواء نشان زدہ سوال)

لاہور: وائیتھ ایمپلائز ہاؤسنگ سکیم سے متعلقہ تفصیلات

*3870: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) وائیتھ ایمپلائز ہاؤسنگ سکیم، موضع ہلو کی رائیونڈ روڈ لاہور کب رجسٹرڈ ہوئی، اس کے رجسٹریشن کے وقت کیا کیا فارملٹی کا معاہدہ ہوا؟

(ب) یہ سکیم کتنے رقبہ پر منظور کی گئی اور اس میں کتنے پلاٹ کس کس سائز کے بنانے کی اجازت دی گئی؟

(ج) اس کی انتظامیہ نے موقع پر کتنے رقبہ پر سکیم بنائی ہے اور کتنے پلاٹ کس کس سائز کے بنائے ہیں؟

(د) اس کی انتظامیہ اس سکیم میں کون کون سی سہولیات فراہم کرنے کی کب تک پابند ہے؟

(ہ) اس کی انتظامیہ جو پلاٹ موقع پر بنا چکی ہے اس کی بکنگ یا فروخت کرنے کے لئے محکمہ سے اجازت لینے کی پابند ہے؟

(و) اب تک اس کی انتظامیہ نے کتنے پلاٹ کس کس سائز کے فروخت کئے ہیں اور کتنی رقم خریداروں سے وصول کر چکی ہے؟

(ز) اس سکیم میں اب تک انتظامیہ نے کیا کیا سہولیات موقع پر فراہم کی ہیں اور ان کی موقع پر جا کر محکمہ کے کس کس اہلکار/افسر نے چیکنگ کی ہے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) وائیتھ ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی محکمہ کوآپریٹوز میں زیر نمبری 1321 مورخہ 31-07-1989 کے تحت رجسٹرڈ ہوئی ساتھ ہی اس کے بائی لاز بھی رجسٹرڈ ہوئے۔ سوسائٹی کی انتظامیہ منظور شدہ بائی لاز سوسائٹی کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 اور کوآپریٹو سوسائٹیز رولز 1927 کے تحت کام کرنے کی پابند ہے۔ سوسائٹی کے اغراض و مقاصد میں ممبران کی مشکلات کو حل کرنا اور ان کے لئے ترقیاتی سہولیات سے مزین رہائشی کالونی کا قیام عمل میں لانا ہوتا ہے۔ تاہم دیگر کسی فارمیلٹی کا معاہدہ ہوا اور نہ ہی قانون میں اس کی کوئی گنجائش ہے۔

(ب) سوسائٹی کا ماسٹر پلان / نقشہ ایل ڈی اے لاہور نے مورخہ 18-08-1990 کو منظور کیا، یہ سکیم 785 کنال پر محیط ہے تفصیل پلاٹ ہائے حسب ذیل ہے:

رقبہ	تعداد پلاٹ
2 کنال	239
10 مرلہ	146
05 مرلہ	18
ٹوٹل	403

403 پلاٹ اور 14 کنال رقبہ کمرشل مقاصد کے لئے مختص ہے۔

(ج) جز (ج) کا جواب جز (ب) میں دیا گیا ہے۔

(د) سوسائٹی اپنے ممبران کو تمام رہائشی سہولیات مثلاً سڑکیں، سیوریج، پارکس، بجلی، گیس، پانی اور قبرستان کی سہولیات فراہم کرنے کی پابند ہے تاہم سوسائٹی سہولیات فراہم کرنے کا انحصار ممبران سوسائٹی کی طرف سے ترقیاتی اخراجات جمع کروانے کے ساتھ مشروط ہے۔ یہاں اس امر کی وضاحت کرنا ضروری ہے کہ سوسائٹی امداد باہمی کے زریں اصولوں کے مطابق ممبران کے مالی تعاون سے کاروبار انجمن چلاتی ہے۔ سوسائٹی کا ماسٹر پلان (نقشہ)

18-08-1990 کو ایل ڈی اے سے منظور ہو چکا ہے۔اس کے مطابق سڑکیں، سیوریج، واٹر سپلائی اور واٹر ٹینک جو 1993 میں شروع کیا گیا تھا وہ مقررہ وقت میں پایۂ تکمیل تک پہنچ چکا ہے جبکہ چار دیواری اور مین گیٹ کی تعمیر 2008 میں شروع کی تھی اور دو سال کی مقررہ مدت میں مکمل ہو چکی ہے۔اس کے علاوہ 20 کنال رقبے پر پارک بنایا جا رہا ہے جبکہ ایک ٹیوب ویل مع KVA 200 ٹرانسفارمر چالو حالت میں ہے۔مزید برآں بجلی اور گیس کی فراہمی لیسکو اور سوئی گیس کا محکمہ کرتا ہے جن کے ساتھ سوسائٹی نے پہلے ہی رابطہ کر رکھا ہے۔

(ہ) وائیتھ ایمپلائز کوآپریٹوز ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور محکمہ کوآپریٹوز پنجاب کے زیر سایہ ایک خود مختار ادارہ ہے۔جس میں انتظامیہ پلاٹوں کی الاٹمنٹ اور دیگر ترقیاتی کام سوسائٹی کے رجسٹرڈ بائی لاز کے مطابق خود کرتی ہے۔جہاں تک پلاٹوں کی فروخت کا سوال ہے۔اس سلسلے میں سوسائٹی نے ایل ڈی اے سے نقشہ پاس کروا کر اس کے الاٹمنٹ ممبران کو کی ہے۔اس کے بعد پلاٹوں کی فروخت ممبران خود کرتے ہیں اور سوسائٹی صرف ان پلاٹوں کو ٹرانسفر کرتی ہے۔ممبران کو پلاٹ فروخت کرنے سے پہلے کسی محکمہ کی اجازت لینا ضروری نہ ہے۔تاہم کمرشل یا مخصوص پلاٹوں کی فروخت سوسائٹی جنرل باڈی کے اجلاس عام میں اور محکمانہ منظوری کے بعد کرتی ہے۔

(و) سوسائٹی نہ ہی کمرشل ادارہ ہے اور نہ ہی عام کاروباری طریقہ سے پلاٹوں کی خرید و فروخت کرتی ہے بلکہ انتظامیہ کمیٹی پلاٹوں کی الاٹمنٹ بمطابق بائی لاز بذریعہ قرعہ اندازی ممبران کو کرتی ہے۔مندرجہ ذیل کیٹیگری کے پلاٹ سوسائٹی اپنے ممبران کو الاٹ کر چکی ہے جس کی مد میں -/5,07,11523 روپے وصول ہوئے۔

02 کنال	72 پلاٹ
01 کنال	234 پلاٹ
10 کنال	143 پلاٹ
05 مرلہ	18 پلاٹ
ٹوٹل	467 پلاٹ

(ز) سوسائٹی کا ماسٹر پلان (نقشہ) 18-08-1990 کو ایل ڈی اے سے منظور ہوا اس کے مطابق سڑکیں، سیوریج، واٹر سپلائی اور واٹر ٹینک جو 1993 میں شروع کیا گیا تھا وہ مقررہ وقت

میں پایۂ تکمیل تک پہنچ چکا ہے جبکہ چار دیواری اور مین گیٹ کی تعمیر 2008 میں شروع کی تھی اور دو سال کی مقررہ مدت میں مکمل ہو چکی ہے۔ بجلی کی تنصیب کا کام ترجیحی بنیادوں پر جاری ہے۔

محکمہ کوآپریٹوز کا فیلڈ سٹاف (سب انسپکٹر، اسسٹنٹ رجسٹرار اور ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر کوآپریٹوز / سرکل رجسٹرار) وقتاً فوقتاً سوسائٹی کی سائٹ کا دورہ کر کے درج بالا ترقیاتی کاموں کا جائزہ لیتا رہتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اس سوال کا جو جواب دیا گیا ہے میں اس سے مطمئن نہیں ہوں کیونکہ جواب جھوٹ پر مبنی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! منسٹر صاحب موجود ہیں۔ آپ مسئلہ بتائیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اس سوسائٹی کے بارے میں جو معلومات میرے تک آئی ہیں وہ یہ ہیں کہ اس سوسائٹی میں جتنے بھی پلاٹوں کی الاٹمنٹ ہے وہ غیر قانونی طریقے سے کی گئی ہے۔ میں وزیر موصوف سے آپ کے توسط سے یہ سوال کرنا چاہوں گی کہ جو جواب سوسائٹی نے دیا ہے کیا اس کی verification محکمہ نے کی ہے اور کیا چیک کیا ہے کہ یہ کوآپریٹو سوسائٹیز جو خاص طور پر ایل ڈی اے سے منظور شدہ ہیں وہاں پر جو گھپلے ہو رہے ہیں ان گھپلوں کو حکومت پنجاب کس طرح verify کرتی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! اس جواب کی میں نے بھی باقاعدہ تسلی کی ہے۔ یہ سوسائٹیز ہمارے محکمہ کے تابع نہیں ہوتیں بلکہ ان کی اپنی انتظامیہ ہوتی ہے۔ ان کے اپنے الیکشن ہوتے ہیں۔ ہم ان کو schedule model by laws دیتے ہیں۔ یہ اس پر عمل کرتے ہیں۔ یہ اپنا رقبہ purchase کرتے ہیں اور اس پر یہ ڈویلپمنٹ charges لے کر ڈویلپمنٹ کرتے ہیں۔ اگر کسی بندے کو کوئی شکایت ہو تو وہ ہمارے محکمہ سے رجوع کر سکتا ہے۔ متاثرین سیکشن 54 کے تحت رجسٹرار کو شکایت کر سکتے ہیں اور اگر رجسٹرار ان کے خلاف فیصلہ کر دے تو پھر یہ سیکرٹری کے پاس appeal میں جا سکتے ہیں۔ یہ ان کے آپس کے معاملات ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! کیا آپ تک کوئی شکایت پہنچی ہے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! اس وقت تک ہمیں اس ہاؤسنگ کوآپریٹو سوسائٹی کی کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ ان سوسائٹیز سے ان کے محکمہ کا تعلق نہیں ہے۔ جب ایل ڈی اے نقشہ جات اور سوسائٹیز کے by laws منظور کرتا ہے تو یہ ایل ڈی اے کی سوسائٹی consider ہوتی ہے۔ ایل ڈی اے حکومت پنجاب کے under آتی ہے۔ میرا خیال ہے کہ پچھلے ایک دو مہینوں کے اندر اس سوسائٹی کے بارے میں مختلف اخبارات میں 2 سے 3۔ارب روپے کی کرپشن کے معاملات سامنے آئے ہیں۔ اس کے بعد اگر منسٹر صاحب مناسب سمجھیں تو اس سوال کو pending کر دیں اور انوسٹی گیشن کرا لیں کیونکہ یہ حکومت پنجاب کے under آتی ہے اور ہر وہ سوسائٹی جس کے by laws اور نقشہ جات ایل ڈی اے منظور کرتا ہے اس لئے جب ایل ڈی اے حکومت پنجاب کے under ہے تو پھر میرا خیال ہے کہ ان کی ذمہ داری بنتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! اس حوالے سے کوئی شکایت وہاں نہیں پہنچی۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اس سوسائٹی میں جو پبلک ویلفیئر کے پلاٹس پارک مسجد اور سکول کے لئے رکھے گئے تھے وہ بھی بیچ دیئے گئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ ایک کام کریں آپ کے نوٹس میں تو ہوگا کیونکہ آپ نے اتنی محنت کر کے یہ سوال دیا ہے۔ اگر کوئی شکایت ہے تو وہ منسٹر صاحب کو دے دیں وہ اس کی verification بھی کرتے ہیں اور اس حوالے سے ایوان کو بھی بتا دیں گے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جب میں نے سوال جمع کروایا ہے تو ظاہر ہے اس کے بعد verification کر کے ان کو جواب دینا چاہئے تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! وہ بھی کہتے ہیں کہ ہم نے verify کیا ہوا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! انہوں نے تو جواب دے دیا ہے کہ یہ معاملہ ان کے under ہی نہیں آتا۔ گزارش یہ ہے کہ---

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر!---

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جب یہ ایل ڈی اے کے under آتا ہے تو ظاہر ہے کہ پھر ان کے under تو خود ہی آ گیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! منسٹر صاحب کی بات سن لیں۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! میں اپنی بہن کے knowledge میں اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ ایل ڈی اے کے جتنے بھی پلازے ہیں اور وائیتھ ایمپلائیز کوآپریٹو سوسائٹی ایل ڈی اے کے تابع نہیں ہے لیکن ہمارے محکمے کے تابع بھی نہیں ہے، اگر یہ مسجد، قبرستان اور پلے گراؤنڈ کے لئے زمین نہ چھوڑیں یا وہاں پر سول ڈسپنسری موجود نہ ہو یا کسی ممبر کی جو کہ ممبر بنتے ہیں ان کی اگر کوئی شکایت ہو، dispute ہو تو وہ ہمیں تب رجوع کر سکتے ہیں، پھر ہم اس پر look after کرتے ہیں اور ہم اس کا فیصلہ کرتے ہیں۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کلو صاحب! آپ ضمنی سوال کر لیں۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! اسی طرح کی اور بھی کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز بنی ہوئی ہیں اور میں اس بارے میں particularly منسٹر صاحب سے یہ پوچھوں گا کہ کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز کوآپریٹو لاء کے تحت بنتی ہیں۔ پلاٹ الاٹ کر دیئے جاتے ہیں وہ particular cooperative society ان کا ریکارڈ رکھتی ہے لیکن کیا ان کے پاس کوئی ایسا سلسلہ ہے کہ ریکارڈ جو پٹواری کا ہے اس میں وہاں تتمہ پلاٹ نہیں ہوتا، جن مالکان کو یہ پلاٹ دیئے جاتے ہیں وہ ہوا اور فضا میں ہوتے ہیں جس طرح محترمہ فرما رہی تھیں کہ فراڈ ہوئے ہیں تو وہ فراڈ کرنا آسان ہوتا ہے کیونکہ وہ پلاٹ کا صحیح ریکارڈ یہاں پر ہونا چاہئے لیکن وہ زمین کا ریکارڈ پٹواری کے پاس ہوتا ہے تو وہاں تتمہ کٹوانے کا کوئی پروگرام کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ کا ہے یا نہیں ہے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! میں اپنے colleague کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ انتظامیہ خود اپنا رقبہ purchase کرتی ہے اور 1925 کے under section10, کے تحت یہ sale کرواتے ہیں۔ اس کی باقاعدہ سیکشن 43,44(a) کے تحت inspection ہوتی ہے اور اگر کسی ممبر کو کوئی complaint ہو تو وہ ہمارے محکمے سے رجوع کر سکتا ہے جیسا کہ میں پہلے بھی اس ایوان میں عرض کر چکا ہوں۔ سیکشن 54 کے تحت رجسٹرار کے پاس اس ممبر کی اپیل سننے کا اختیار ہے اور سیکشن 64 کے

تحت سیکرٹری صاحب کے پاس اختیار ہے۔ ہر سال سیکشن 22 کے تحت audit کیا جاتا ہے اور audit میں اگر کوئی غلطی ہو تو پھر اس کے تحت ہم ایکشن لیتے ہیں۔ ماشاءاللہ ہماری اب جو ساری سکیمیں ہیں ان سب کا ہمارے پاس computerization record بھی موجود ہے اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ ہمارے پاس ریکارڈ موجود نہ ہو۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! یہ میرے سوال کا جواب تو نہیں ہے بہر حال محترمہ بات کر لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! یہ آپ کا آخری ضمنی سوال ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! ایک تو میں آپ سے request کروں گی کہ منسٹر صاحب سے کہیں کہ اس کی investigation کریں۔ میں نے آپ سے درخواست کی تھی کہ یہاں پر پارک، سکول اور نہ ہی مسجد کے لئے پلاٹ چھوڑے گئے ہیں۔ سوسائٹی کی تمام انتظامیہ نے اپنے own پر ان کو sale کیا ہے اور میرا خیال ہے کہ یہ سب سے بڑا allegation کسی بھی کوآپریٹو سوسائٹی پر بنتا ہے کہ وہاں پر پبلک ویلفیئر کے پلاٹس کو اس طرح illegal طریقے سے sale کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! اس کی مزید انکوائری کروائیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میری دوسری بات یہ ہے کہ منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ خود محکمے نے یہ جواب دیا ہے کہ ایل ڈی اے سے ان کا پلان منظور ہوتا ہے، نقشہ بھی پاس ہوتا ہے اور کسی بھی سوسائٹی کی بنیاد رکھنے کا تمام process ایل ڈی اے منظور کرتا ہے۔ اگر ایل ڈی اے اس کو own نہیں کرے گا تو پھر کون اس کا جواب دہ ہے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! میں اپنی بہن کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہم نے 467 رہائشی اور 14 کنال کمرشل پلاٹس رکھے ہیں، open space ہم نے 55 کنال رکھی ہے، پبلک بلڈنگ کے لئے 16 کنال رکھی ہے، قبرستان کے لئے 18 کنال اور roads کے لئے 216 کنال زمین رکھی ہے۔ باقاعدہ ایل ڈی اے سے یہ نقشہ approve ہوتا ہے، اس کے مطابق اگر انتظامیہ کام نہ کرے اور یہ پلاٹس نہ چھوڑے جائیں تو پھر وہ ہمارے پاس آ جائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اس کی انکوائری کروالیں۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! محترمہ میرے پاس چیمبر میں آ جائیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اس معاملے کو کمیٹی کے حوالے کر دیں یا اس کو pending کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! میں نے منسٹر صاحب کو کہہ دیا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! کیونکہ جواب غلط ہے میں تو مطمئن نہیں ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: وہ جواب دے رہے ہیں اور منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ مجھے مل لیں اس کی وہ باقاعدہ انکوائری کروالیں گے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! مجھے confirmation کی ضرورت ہے اور نہ ہی مجھے ملنے کی ضرورت ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! چلیں وہ اپنے level پر اس کی انکوائری کروا لیتے ہیں اگر کہیں پر کوئی بے ضابطگی ہوئی تو ایوان کو بھی آ کر اس حوالے سے آگاہ کریں گے۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عائشہ جاوید صاحبہ کا ہے، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 363 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: جی او آر ماڈل ٹاؤن، جی او آر شادمان کی رہائش گاہوں پر ناجائز قابضین سرکاری افسران کی تفصیلات

*363: **محترمہ عائشہ جاوید:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) جی او آر ماڈل ٹاؤن، جی او آر نزد جناح ہسپتال اور جی او آر شادمان لاہور میں کتنے کتنے گھر ہیں، علیحدہ علیحدہ تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کیا مذکورہ رہائش گاہوں میں ایسے افسران ہیں جن کی ٹرانسفر ہو چکی ہے یا ریٹائرڈ ہو چکے ہیں لیکن وہ پھر بھی رہائش گاہوں پر قابض ہیں اگر ہاں تو ان قابض اور ریٹائرڈ افسران کی مکمل تفصیل ایوان میں فراہم کی جائے؟

(ج) کیا ایسے سی ایس پی افسران بھی مذکورہ رہائش گاہوں پر قابض ہیں جو لاہور کے علاوہ کسی دوسرے شہر یا کسی دوسرے صوبے میں اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں، اگر ہاں تو کتنے عرصہ سے وہ ناجائز قابض ہیں، مکمل تفصیل ایوان میں فراہم کی جائے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا مذکورہ سرکاری افسران کی رہائش گاہوں سے ناجائز قبضے ختم کروا کر حکومت میرٹ پر الاٹمنٹس کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ):

(الف) جی او آر۔IV ماڈل ٹاؤن، جی او آر۔V نزد جناح ہسپتال اور جی او آر۔III شادمان لاہور میں سرکاری رہائش گاہوں کی مطلوبہ تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ وہ ملازمین جو ریٹائرڈ ہو چکے ہیں یا لاہور سے باہر ٹرانسفر ہو چکے ہیں ان کو قواعد و ضوابط کے مطابق مختلف عرصہ تک الاٹمنٹ پالیسی کے مطابق سرکاری گھر رکھنے کی اجازت ہوتی ہے۔ تبادلہ کی صورت میں دو سال اور ریٹائرمنٹ کے بعد آٹھ ماہ تک سرکاری رہائش رکھ سکتے ہیں، البتہ چند افسران ایسے ہیں جنہوں نے مختلف عدالت ہائے سے حکم امتناعی لے رکھا ہے۔ تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ج) اس ضمن میں عرض ہے کہ جو پی اے ایس افسران لاہور یا صوبہ پنجاب سے تبدیل ہو چکے ہیں وہ قواعد و ضوابط کے مطابق دو سال تک گھر رکھ سکتے ہیں۔ ناجائز قابضین کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) حکومت پنجاب ناجائز قابضین سے گھر خالی کروانے کے لئے پرعزم ہے اور خالصتاً میرٹ پر معاملات چلا رہی ہے۔ جو افسران سرکاری گھروں پر ناجائز قابض ہیں ان کو مجاز اتھارٹی کے حکم کے مطابق پینل رینٹ ڈالنے کی کارروائی شروع کر دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! محکمے نے جو تفصیل فراہم کی ہے یہ میرے سامنے ہے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس میں کئی گھروں کی نشاندہی کی گئی ہے جن کی extension policy کے مطابق میعاد ختم ہو چکی ہے تو کیا پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتانا پسند کریں گے ؟

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! منسٹر صاحب ہیں۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! منسٹر صاحب بتانا پسند کریں گے کہ اس بارے میں کیا کیا جا رہا ہے ؟

جناب قائم مقام سپیکر: منڈا صاحب کدھر ہیں ؟ جی، منڈا صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! گورنمنٹ آف پنجاب کی الاٹمنٹ کی جو 2009 کی پالیسی ہے، سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی جو پالیسی notify ہو چکی ہے اس کے مطابق ان کو extension دی جاتی ہے جو کہ ریٹائرمنٹ کے بعد پہلے دو ماہ تک ہوتی ہے اور ایڈیشنل چیف سیکرٹری پنجاب جو کہ اتھارٹی ہیں وہ اس کو آٹھ ماہ تک یعنی مزید چھ ماہ extend کر سکتے ہیں ان کو یہ اختیار پالیسی کے تحت حاصل ہے۔ جب ان کا extension period ختم ہو جاتا ہے تو ان کے خلاف باقاعدہ proceeding initiate کرتے ہیں۔ اس میں ہمارا جو سپیشل جوڈیشل مجسٹریٹ ہے وہ ان کی بے دخلی کے لئے چودہ دن کا نوٹس اور اس کے بعد بے دخلی کی جو proceeding ہے اور penal rent ان کو ڈالا جاتا ہے، وہ ہم وصول کر رہے ہیں اور جو جو illegal occupant ہیں ان کے خلاف ہماری بے دخلی کی proceeding شروع ہو چکی ہے اور penal rent کے لئے ان کے خلاف proceeding initiate ہو چکی ہے۔ بہت بہت شکریہ

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ میں نے آپ کو شروع میں عرض کی تھی کہ محکمے نے جو تفصیل فراہم کی ہے اس میں کئی ایسے گھروں کی اور ایسے افسران کی بھی نشاندہی کی گئی ہے کہ جن کو extension policy کے تحت extension ملی تھی وہ مدت بھی ختم ہوئے کم از کم چار سے پانچ سال کا عرصہ گزر گیا ہے. And this is on record میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے اور یہ ذرا exact بتا دیں کہ penal rent کتنا پڑتا ہے ؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منڈا صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! کوئی بھی شخص ہماری الاٹمنٹ پالیسی کی کارروائی یا جو ہماری legal proceeding ہے اس سے exempt نہیں ہے، جو بھی illegal occupant ہے جس نے بھی اپنی entitlement کے against اگر کوئی ناجائز قبضہ رکھا ہوا ہے تو اس کے خلاف ہم نے باقاعدہ proceeding initiate کی ہوئی ہے اور ہم ان سے penal rent لے رہے ہیں، ان کے خلاف penal rent کی proceeding جاری ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ رہ گئی ہے کہ کچھ case ایسے بھی ہیں کہ جن کی تفصیل ایوان کی میز پر موجود ہے، کچھ case ایسے ہیں جو کہ کورٹس میں موجود ہیں۔ کورٹس میں ہمارے افسران کے جو case pending ہیں ان پر penal rent کی proceeding ہم نے نہیں کی جبکہ ویسے ہم نے اُن سے penal rent لینا شروع کر دیا ہے۔ محترمہ کے دوسرے ضمنی سوال کا حصہ یہ تھا کہ یہ penal rent کس ratio سے وصول کیا جاتا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ کسی بھی illegal occupant کی basic pay کا 60 فیصد penal rent کی شکل میں لیا جاتا ہے یعنی اس افسر کی جو basic pay ہو گی اس کا 60 فیصد اس کی salary سے deduct کیا جائے گا جو ہم کر رہے ہیں۔ بہت شکریہ

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! میں اس پر مطمئن نہیں ہوں کیونکہ اس میں انہوں نے کسی بھی ایسے کیس کی نشاندہی نہیں کی۔ چار چار، پانچ پانچ سال سے اُن کی میعاد بھی ختم ہو چکی ہے جبکہ یہ فرما رہے ہیں کہ case to case ہے لہذا یہ case to case کوئی discretion پر نہیں بنتا۔ اگر کسی کے خلاف کارروائی نہیں کی گئی تو یہ کیا کریں گے؟

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! جن کا معاملہ عدالت میں ہے وہ عدالت نے ہی decide کرنا ہے انہوں نے تو decide نہیں کرنا۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! جو معاملہ عدالت میں ہے اس کے علاوہ انہوں نے کیا کارروائی کی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: منڈا صاحب! آپ کے پاس detail ہے کہ کتنے کیس کورٹ میں ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس کی تفصیل ہم نے اپنے جواب کے ساتھ annex کی ہے جو میرے پاس فائل میں

موجود ہے اور ایوان کی میز پر بھی پڑی ہے جس میں تمام detail موجود ہے۔اس میں اگر ممبر صاحبہ کو مزید detail چاہئے یا extra کاپی چاہئے اور اگر ایوان کی میز سے بھی نہیں لینا چاہتیں تو میں ان کو کاپی دے دیتا ہوں۔یہ اجلاس کے بعد مجھ سے مل لیں اور جس پر ان کو اعتراض ہوگا وہ discuss کر لیتے ہیں۔یہ کوئی specific case point out کریں کیونکہ ہم نے مکمل تفصیل بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کی ہے۔ایک بات یہ بھی ہے کہ جو افسر دوسرے صوبہ میں ٹرانسفر ہو جائے گا تو وہ پانچ سال تک اپنے پاس موجودہ گھر کو legally retain کر سکتا ہے اور یہ پالیسی کے مطابق ہے کوئی against the policy نہیں ہے۔جب پانچ سال اس افسر کے گزر جائیں گے اور گھر خالی نہیں کرتا تب ہم اس کے خلاف penal rent اور بے دخلی کی کارروائی قانون کے مطابق کریں گے اور پہلے بھی کر رہے ہیں۔شکریہ

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر!میں نے اس تفصیل کے اندر سے ہی نکال کر ان کو بتایا ہے۔اگر یہ دیکھنا پسند کریں تو 12 اور 13 سیریل پر محکمے نے جو جواب دیا ہے یہ پڑھ لیں کہ ان افسران کی ٹرانسفر کب کی expire ہو چکی ہے اور یہ ابھی تک وہاں پر موجود ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا،ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!میں چھوٹی سی وضاحت کرنا چاہوں گا۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر!میں نے اسی تفصیل سے ہی سوال نکالا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ ان کی بات سن لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا،ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!میں عرض کرتا ہوں۔میں بڑی معذرت کے ساتھ اس پر وضاحت کرنا چاہوں گا کہ جون 2011 سے پہلے تک پانچ سال کی مدت تھی اور جون 2011 کے بعد ہم اس مدت کو کم کر کے دو سال تک لے آئے ہیں۔ہم نے یہ نیا کام کیا ہے کہ دو سال تک مذکورہ افسران گھر خالی نہیں کرتے تو ہم ان کے خلاف پنجاب حکومت کی 2009 کی رائج پالیسی کے مطابق penal rent اور بے دخلی کی کارروائی کرتے ہیں اور کر رہے ہیں۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر!انہوں نے ابھی تک کسی کو وہاں سے قانون کے تحت بے دخل کیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کتنے گھر آپ نے خالی کروائے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! انہوں نے یہ نیا سوال کیا ہے۔ یہ اس پر نیا سوال دے دیں یا میں اجلاس کے بعد ان سے بات کر لیتا ہوں کیونکہ یہ نیا سوال بنتا ہے کہ کتنے لوگوں کے خلاف ہم نے penal rent وصول کیا ہے اور کتنے لوگوں کے خلاف کارروائی ہوئی ہے؟ میں اجلاس ختم ہونے کے بعد ان کو detail دے دیتا ہوں یا پھر یہ نیا سوال دے دیں۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! اگر یہ جواب دینا نہیں چاہ رہے تو الگ بات ہے لیکن جز (د) میں میرا سوال ہی یہی تھا کہ کیا سرکاری افسران کی رہائش گاہوں سے ناجائز قبضے ختم کروا کر حکومت میرٹ پر الاٹمنٹس کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ یہ اسی سوال کا ضمنی سوال بنتا ہے کوئی fresh question نہیں بنتا۔

جناب قائم مقام سپیکر: منڈا صاحب! آپ جز (د) کی detail محترمہ کو provide کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ان کو detail پہنچا دیتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! سوال نمبر 1420 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لاہور: کوآپریٹو بنکوں میں گھپلوں کی تفصیلات

*1420: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر امداد باہمی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا یہ درست ہے کہ ضلع لاہور میں سال 13-2012 کے دوران کوآپریٹو بنکوں میں تقریباً 20 لاکھ کے گھپلوں / فراڈ کا انکشاف ہوا ہے کیا اس سلسلہ میں متعلقہ مینجر و دیگر اہلکاران کو سزائیں دی گئیں؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

ضلع لاہور میں کوآپریٹو بنک کی ایک برانچ ہے جس میں سال 13-2012 کے دوران کسی قسم کے گھپلے / فراڈ کا انکشاف نہ ہوا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میرا کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 2146 میاں محمد اسلم اقبال صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2476 ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2153 میاں محمد اسلم اقبال صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3456 ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2216 ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب امجد علی جاوید صاحب کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 4894 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں امداد باہمی سے متعلقہ تفصیلات

*4894: **جناب امجد علی جاوید:** کیا وزیر امداد باہمی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ امداد باہمی کے دفاتر کس کس جگہ چل رہے ہیں؟

(ب) کوآپریٹو بنک کن کن سکیموں کے تحت قرض جاری کرتا ہے اور اس کی مالیت کتنی ہوتی ہے؟

(ج) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کون کون سی سوسائٹیز ڈیفالٹر ہیں اور ان کے ذمہ کتنا قرض واجب الادا ہے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ امداد باہمی کے دفاتر درج ذیل مقامات پر چل رہے ہیں:

ٹوبہ ٹیک سنگھ:

سرکل رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز	جھنگ روڈ، ٹوبہ ٹیک سنگھ۔
اسسٹنٹ رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز	پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ جھنگ روڈ، ٹوبہ ٹیک سنگھ۔

گوجرہ (تحصیل):

اسسٹنٹ رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز	پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ گوجرہ

کمالیہ (تحصیل):

اسسٹنٹ رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ کمالیہ

رجانہ (سب تحصیل):

کوآپریٹو سوسائٹیز سٹاف انسپکٹرز وغیرہ سمندری روڈ رجانہ

پیر محل (سب تحصیل):

پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ پیر محل

(ب) کوآپریٹو بنک جن سکیموں کے تحت قرض جاری کر رہا ہے ان کے نام اور مالیت کی تفصیل اس طرح ہے:

نمبر شمار	قسم قرضہ	مالیت (زیادہ سے زیادہ)
1۔	فصلی قرضہ جات (ربیع و خریف) کوآپریٹو سوسائٹیز	سوسائٹی کی مقرر شدہ حد قرضہ کے مطابق
2۔	زیورات پر قرضہ شخصی (زرعی مقاصد)	500,000
3۔	لائیو سٹاک بھیڑ بکریاں فارمنگ شخصی	200,000
4۔	لائیو سٹاک پروجیکٹ شخصی و سوسائٹی	500,000
5۔	درمیانی مدت قرضہ (ٹریکٹر زرعی آلات وغیرہ)	ٹریکٹر کی اصل قیمت کے مطابق
6۔	ایگریکلچر رننگ فنانس شخصی	500,000
7۔	کراپ پروڈکشن لون (ربیع و خریف) شخصی	300,000
8۔	سمال بزنس مین فنانس شخصی	200,000

(ج) مورخہ 31.08.2014 کے مطابق ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ڈیفالٹر سوسائٹیز کی کل تعداد 222 ہے اور ان کے ذمہ مبلغ 15 کروڑ 7 لاکھ 89 ہزار 323 روپے قرضہ واجب الادا ہے جس کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز (ج) میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کون کون سی سوسائٹیز ڈیفالٹر ہیں اور ان کے ذمے کتنا قرض واجب الادا ہے۔ اس کی ایک طویل فہرست دی گئی ہے۔ یہ 15 کروڑ روپیہ بنتا ہے۔ میں آپ کے توسط سے جناب منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو مقروض/ڈیفالٹر انجمنیں ہیں یہ کب سے ڈیفالٹر ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! اس کی تفصیل آپ کے پاس ہے کہ یہ کب سے ڈیفالٹر ہیں؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! یہ لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے کہ کتنے ڈیفالٹر تھے لیکن بنک نے تمام ڈیفالٹرز کو بنک کی پالیسی کے مطابق notice جاری کر دیئے ہیں، کچھ ڈیفالٹرز

سے ہم نے recovery بھی کر لی ہے، کچھ ڈیفالٹرز کی زمین pledge تھی وہ بنک کے نام کروالی ہے اور کچھ recovery ہونے والی ہے۔ کوآپریٹو سوسائٹیز کی جو انجمنیں ہوتی ہیں وہ سیزن ربیع اور خریف کے ساتھ ہمیں payment کرتی رہتی ہیں۔ اتنا قرض بقایا نہیں ہے کیونکہ ایک سیزن میں ہمیں وہ ادا کر دیتے ہیں تو دوسرے سیزن کے لئے renew کروالیتے ہیں۔ اس وقت تقریباً 8 کروڑ 10 لاکھ روپے کی recovery کے لئے ہم کوشش کر رہے ہیں اور بقیہ recovery ہم نے کر لی ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرے سوال کا یہ جواب نہیں ہے۔ میں نے یہ پوچھا تھا کہ یہ کب سے ڈیفالٹر ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کے پاس اس کی detail ہے کہ یہ کب سے ڈیفالٹر ہیں؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! ٹریکٹر اور زرعی آلات وغیرہ پر قرضوں کی میعاد پانچ سال کے لئے ہوتی ہے تو recovery بھی پانچ سال کے لئے ہوتی ہے اور کچھ قرضوں کی مدت کم ہوتی ہے۔ اس وقت 222 سوسائٹیز ڈیفالٹر ہیں جن سے ہم نے تقریباً 7 کروڑ روپے recover کر لئے ہیں اور 8 کروڑ روپے recover کر رہے ہیں۔ بنک اور کوآپریٹو سوسائٹیز والے مل کر کوشش کر رہے ہیں کہ ہم recovery کر لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! وہ پوچھ رہے ہیں کہ یہ کب سے ڈیفالٹر ہیں، کیا اس کی تفصیل آپ کے پاس ہے؟

جناب امجد علی جاوید: اس کا جواب نہیں ہے۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! یہ کوئی chronic ڈیفالٹر نہیں ہیں کہ ادائیگی نہ کریں بلکہ یہ ہماری فصلات کے ساتھ ساتھ دیتے رہتے ہیں۔ یہ نہیں کہ پانچ یا دس سال کے یہ chronic ڈیفالٹر ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ہم نے ڈیفالٹر کی تعریف تو ایک ہی پڑھی ہے۔ منسٹر صاحب chronic اور کوئی الگ تعریف بتا رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: انہوں نے detail بتا دی ہے۔

جناب امجد علی جاوید: وہ کہہ دیں کہ میرے پاس جواب نہیں ہے۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! میں نے ڈیفالٹر کی لسٹ رکھ دی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ ان کو detail دے دیں کہ یہ کب سے ڈیفالٹر ہیں؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! یہ کل یا آج اجلاس کے بعد میرے پاس آ جائیں تو تفصیل فراہم کر دی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ اس کی تفصیل امجد علی جاوید صاحب کو مہیا کر دیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 222 افراد کی یہ فہرست ہے جن میں سے 12 لوگوں کا تعلق تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ سے ہے اور وہ بھی تحصیل کمالیہ کے adjoining علاقہ سے ہی ہیں جبکہ باقی 210 لوگ کمالیہ اور گوجرہ سے ہیں تو کیا ان خاص علاقوں پر کوئی خاص شفقت ہے کہ یہ سارے ڈیفالٹر اور قرض کی نوازشیں انہی کے گرد گھوم رہی ہیں، کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: یہ زیادہ بہتر نہیں ہے کہ آپ کے حلقے میں لوگوں نے قرض لینا کم کر دیا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس کا منسٹر صاحب جواب دے دیں ورنہ میں بتاؤں گا کہ اس کی کیا وجہ ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! میں ان کا سوال سمجھا نہیں ہوں۔ وہ ذرا دوبارہ بتا دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ آپ نے ٹوبہ ٹیک سنگھ میں 12 لوگوں کو قرضہ دیا ہے جبکہ دو تحصیلوں میں زیادہ قرضہ دیا ہے۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! تمام کاشتکار ہمارے لئے برابر ہیں۔ ہمارے پاس جو آدمی بنک میں آئے گا، اگر وہ default نہیں کرتا تو ہم اسے قرضہ دینے کے پابند ہیں اور ہم قرضہ دیتے رہیں گے۔ ہمارے لئے کمالیہ یا گوجرہ کا کوئی مخصوص طبقہ نہیں ہے بلکہ ہمارے لئے سب کاشتکار برابر ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ جو ڈیفالٹر ہیں انہوں نے پہلی مرتبہ کب قرض حاصل کیا تھا؟

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تو آپ کا نیا سوال بنتا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! آگے سوال بھی اسی سے related آرہا ہے اور یہ بڑا ضروری سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری صاحب! آپ اس کے لئے نیا سوال دے دیں کیونکہ اس میں کہیں ذکر نہیں ہے کہ کب یہ قرض لیا گیا تھا؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! آگے سوال ہے اور میں اسی سے link کر رہا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! کیا اس کی آپ کے پاس detail ہے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! انہوں نے جز (الف) میں پوچھا ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ امداد باہمی کے دفاتر کس کس جگہ چل رہے ہیں، جز (ب) میں پوچھا ہے کہ کوآپریٹو بنک کن کن سکیموں کے تحت قرض جاری کرتا ہے اور جز (ج) میں انہوں نے ڈیفالٹر سوسائٹیز کے بارے میں پوچھا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں، ان کا اگلا سوال آرہا ہے۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! انہوں نے جز (ج) میں پوچھا ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کون کون سی سوسائٹیز ڈیفالٹر ہیں اور ان کے ذمہ کتنا قرض واجب الادا ہے؟ اس کا جواب ہم نے بتادیا ہے کہ سوسائٹیز 15 کروڑ 7 لاکھ روپے کی ڈیفالٹر ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں، آپ کا اگلا سوال ہے تو آپ اس پر بات کر لیں۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! Although recover کر لئے ہیں اور باقی بھی recovery کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ جو ڈیفالٹرز ہیں، انجمنیں ہیں منسٹر صاحب ان کے ڈائریکٹرز کی کوئی تفصیل دے سکیں گے تاکہ پتا چل جائے کہ وہ کون لوگ ہیں جن کی طرف نوازشوں کا دریا بہہ رہا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کے پاس ان کی کوئی تفصیل ہے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! اس کی تفصیل فی الحال میرے پاس نہیں ہے لیکن یہ fresh question کریں تو جواب میں آ جائے گا۔ معزز ممبر اگر مجھ سے معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو میرے چیمبر میں تشریف لے آئیں ہم انہیں لسٹ فراہم کر دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: امجد علی جاوید صاحب! یہ fresh question بنتا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کی خدمت میں اسی حوالے سے ایک شعر عرض کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ نے یہ شعر میاں صاحب سے تو نہیں پوچھا؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! نہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس شعر کے بعد اگلے سوال پر آ جاؤں گا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! شعر عرض ہے:

جنہیں پیاس تھی انہیں کم سے کم جو نہ تھی پیاس تو خم پہ خم
ساقیا! تیرے مے کدے کا یہ نظام ہے یا مذاق ہے

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 2985 جناب ظہیر الدین خان علیزئی صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب امجد علی جاوید صاحب کا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! Point of clarification ہے

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جب کوئی محرک یا ممبر موجود نہیں ہوتا تو جو tradition ہے اور Rules بھی ہیں کہ اسے dispose of کیا جاتا ہے pending نہیں کیا جاتا۔ اس میں چونکہ ان کی طرف سے کوئی request بھی نہیں آئی ہے اس لئے آپ ایسا نہ کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منڈا صاحب!آپ تشریف رکھیں۔جی،امجد علی جاوید صاحب،اپنے سوال کا نمبر پکاریں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر!سوال نمبر 4895 ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں انجمن امداد باہمی کو جاری شدہ قرضہ سے متعلقہ تفصیلات

*4895: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر امداد باہمی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کوآپریٹو بنک نے گزشتہ پانچ سال کے دوران ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کس کس انجمن امداد باہمی کو کتنا قرض جاری کیا؟

(ب) قرض حاصل کرنے والی انجمن ہائے امداد باہمی نے پہلی مرتبہ کس سال میں قرض حاصل کیا؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں گزشتہ کئی سالوں سے مخصوص انجمن امداد باہمی نے کوآپریٹو بنک سے قرض حاصل کیا ہوا ہے اور یہ قرض جون اور دسمبر میں کاغذوں میں واپس ہوتا ہے اور کاغذوں میں جاری ہوتا ہے؟

(د) کیا محکمہ اس صورتحال کو تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے کہ چند مخصوص انجمنوں کے علاوہ حقیقی انجمن ہائے امداد باہمی کو قرض جاری کیا جائے تاکہ امداد باہمی کی روح کے مطابق اس کے فوائد معاشرے کو حاصل ہو سکیں؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) مورخہ 30.06.2014 کے مطابق کوآپریٹو بنک نے گزشتہ پانچ سال کے دوران ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں انجمن ہائے امداد باہمی کو مبلغ 53 کروڑ 46 لاکھ 97 ہزار 294 روپے کا قرض جاری کیا جس کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ابتدائی سطح پر برصغیر پاک و ہند میں سنٹرل کوآپریٹو بنک ثانوی درجے پر اور صوبائی بنک اوّل درجے پر تھے۔سنٹرل کوآپریٹو بنکس ہر تحصیل اور ضلع کی سطح پر قائم کئے گئے اور پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک بطور ایپکس سوسائٹی 1924 میں رجسٹرڈ ہوا تاکہ کوآپریٹو سوسائٹیز اور سنٹرل کوآپریٹو بنکس کی فنڈنگ /ضروریات کو بالترتیب پورا کیا جا سکے۔پنجاب پراونشل

کوآپریٹو بنک نے 1955 میں شیڈولڈ بنک کی حیثیت حاصل کی۔ سال 1976 میں سنٹرل کوآپریٹو بنکس کو ختم کر کے پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک میں ضم کر دیا گیا۔اس طرح انجمن ہائے امداد باہمی نے بنک ہذا سے پہلی مرتبہ قرض 1976 میں حاصل کیا۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں گزشتہ کئی سالوں سے مخصوص انجمن امداد باہمی کو قرض جاری کیا جارہا ہے اور یہ قرض جون اور دسمبر میں کاغذوں میں واپس ہوتا ہے بلکہ تمام قرضہ جات بنک کی جاری کردہ پالیسی کے تحت جاری کئے جارہے ہیں۔

(د) فصلی قرضہ جات کی پالیسی کے تحت محکمہ امداد باہمی کے اہلکار انجمن ہائے امداد باہمی کو قرض جاری کرنے کے لئے کاغذات تیار کرنے میں انجمن کی انتظامیہ کمیٹی کی مدد کرتے ہیں اور بنک عملہ جانچ پڑتال کے بعد قرض جاری کرتا ہے۔قرضہ پالیسی کے تحت جن انجمن ہائے کے ذمہ کوئی قرض واجب الادا نہ ہے وہ زرعی قرضہ حاصل کر سکتی ہیں۔اس طرح مخصوص انجمن ہائے کو قرض جاری کرنے کا کوئی تصور نہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز(ب)میں تھا کہ "قرض حاصل کرنے والی انجمن ہائے امداد باہمی نے پہلی مرتبہ کس سال میں قرض حاصل کیا" جو میں پہلے link کر رہا تھا کیونکہ اس کے پیچھے ایک کہانی گھوم رہی ہے تو اس کے جواب میں انہوں نے الف لیلیٰ کی پوری ایک داستان لکھ دی ہے جو کہ سوال کا جواب نہیں ہے اور کوآپریٹو کی پوری تاریخ لکھ دی ہے۔ سوال کو address نہیں کیا صرف یہ بتا دیا کہ 1976 میں یہ قرض جاری ہوئے۔ میرا سوال یہ ہے کہ آپ کے جو ڈیفالٹر چل رہے ہیں یا مقروض ہیں وہ کب سے یہ قرض حاصل کر رہے ہیں؟اس کے پیچھے میرا جو theme ہے اور میں یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ وہی لوگ ہیں، ہم تو سنتے تھے کہ ہر مرتبہ نئی بوتل ہوتی ہے اور شراب پرانی ہوتی ہے لیکن یہاں پر بوتل بھی پرانی ہے اور شراب بھی پرانی ہے۔ وہی لوگ ہیں اور انہیں ہی قرضے جاری ہو رہے ہیں اور کوآپریٹو کا جو concept ہے اس کے ساتھ یہاں یہ کھلواڑ ہو رہا ہے کہ اب لوگ اس کی افادیت سے ویسے ہی۔۔۔(شور وغل)

MR ACTING SPEAKER: Order in the House, Order in the House.

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! بار بار وہی لوگ کاغذوں کے اندر جس کے قرض ایڈجسٹ ہوتے ہیں اور کاغذوں میں جاری ہوتے ہیں، میں یہی پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر یہ بتا دیں کہ پہلی مرتبہ ان

انجمنوں نے کب قرض حاصل کیا، آج تک وہی چلی آرہی ہیں یا اس میں کوئی نئے لوگ شامل ہوئے ہیں، اس سے کہانی کھل کر سامنے آجائے گی کہ یہاں ہو کیا رہا ہے؟ بڑے لوگوں کے کچھ نام۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: امجد صاحب! آپ نے اس کی تفصیل پوچھی ہے جو کہ منسٹر صاحب نے بتا دی ہے کہ 1964 سے لے کر 1976 اور یہ سارا کچھ۔۔۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ کوآپریٹو کی history ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ نے سوال بھی تو یہی کیا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! نہیں، نہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ theme کی بات کر رہے ہیں اور اگر اس حوالے سے آپ اکیلے میں منسٹر صاحب کو سمجھا دیتے تو وہ شاید سمجھ جاتے کہ theme کیا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال یہ ہے کہ وہ انجمنیں جو آج قرض حاصل کر چکی ہیں یا اس وقت مقروض ہیں، انہوں نے پہلی مرتبہ کب قرض حاصل کیا تھا جو آج ان کے پاس لسٹ میں ہے۔ اگر تو وہ بدل گئی ہیں تو ٹھیک ہے اور اگر 1976 سے وہی ہیں تو پھر بات سامنے ہے جو میں بتانا چاہ رہا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! ان کا point of view یہ ہے کہ ایک ہی انجمن ہے جو repeat ہو رہی ہے اور انہیں ہی قرض دیا جا رہا ہے وہ اس کی تفصیل چاہتے ہیں۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ جو انجمن پہلے ہی رجسٹرڈ ہے انہیں قرضہ بھی دیتے ہیں اور ڈیفالٹرز سے clear کروا کر دوبارہ قرضہ بھی انہیں دیتے ہیں۔ نئی انجمن کو آپریٹو پر ابھی تک ban ہے اور محکمہ رجسٹرڈ نہیں کر رہا اور اب پورے نظام کو review کیا جا رہا ہے۔ قرضوں کی واپسی کو یقینی بنایا جائے گا۔ انجمنیں قرضہ واپس کرتی ہیں اور دوبارہ اجراء بھی کرواتی ہیں۔ اس وقت تک جو انجمنیں dead ہیں وہ dead پڑی ہیں اور جو in circle ہیں یا جن کا رابطہ ہے اور وہ clearance دیتے ہیں تو پھر وہ اپنے پیسے لے لیتے ہیں۔ ہر انجمن کے باقاعدہ ممبر ہوتے ہیں اور ان کے پیسے مقرر ہیں، کسی کے دو لاکھ ہیں، کسی کا ایک اور کسی کا ڈیڑھ لاکھ ہے، کسی کے چار لاکھ ہیں اور کسی کے پانچ لاکھ ہیں اُسی حساب سے قرضہ لیتے اور دیتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس پر پابندی کوئی نہیں ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز (الف) میں انہوں نے بتایا ہے کہ 53 کروڑ 46 لاکھ روپے انہوں نے قرض جاری کئے ہیں۔ بنک کی سکیموں کے مطابق یہ سونے کے عوض بھی قرض جاری کرتے ہیں تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کتنا قرض سونے کے عوض دیا ہے، اس 53 کروڑ 46 لاکھ روپے کی رقم میں کتنا سونے کے عوض قرض دیا گیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! یہ اس حوالے سے fresh question دے دیں تو اس کا جواب دے دیا جائے گا۔ ہم سونے کے عوض بھی ٹریکٹر دیتے ہیں اور وہ ہم باقاعدہ زر ضمانت رکھتے ہیں۔ ایک ضمانت آ گئی تو ہم ٹریکٹر دیتے ہیں یا زرعی آلات دے دیتے ہیں۔ یہ ان کا نیا سوال ہے لہذا یہ دوبارہ تیاری کر لیں تو ہم اس کا جواب دینے کے لئے تیار ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس میں انہوں نے 53 کروڑ روپے کی پوری تفصیل دے دی ہے اور میں اس میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں اور یہ نیا سوال نہیں ہے کیونکہ انہوں نے بتایا بھی ہے کہ یہ یہ سکیمیں ہیں تو اس سکیم کے تحت کتنے لوگ اس میں ہیں۔ یہ فہرست موجود ہے اور ان کا سٹاف بھی موجود ہے جو کہ بوٹی دے دیتے ہیں تو بتائیں کہ یہ کتنے لوگ ہیں؟ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس 53 کروڑ روپے کے قرض میں سونے کے عوض ایک بھی نہیں ہے اور وجہ یہی ہے کہ وہ سارا کام کاغذوں میں چھ ماہ بعد مکمل ہوتا ہے اور آخری تاریخ کو اربوں روپے کی الٹ پلٹ ہوتی ہے، کہیں نیا قرض جاری نہیں ہوتا اگر یہ ریفارمز آئیں، نئے لوگ آئیں تو اس کی روح کے مطابق کوآپریٹو سسٹم کام کرے، یہاں بھی کسان کی حالت بدلے اور لوگوں کو فوائد حاصل ہوں، یہ بڑی بڑی big guns جو محکمہ کے ڈائریکٹر تھے یا لوگ تھے جو کہ قرض حاصل کر کے بیٹھے ہوئے ہیں اور کاغذوں میں ہر چھ ماہ بعد ان کا قرض renew ہوتا ہے۔ میں یہ بتانے کی کوشش کر رہا ہوں کہ آپ اس سسٹم پر غور کریں اور اس کی خامیاں دور کریں تاکہ یہ سسٹم بنانے والوں نے جس کام کے لئے بنایا ہے اس کا انہیں فائدہ حاصل ہو۔

جناب قائم مقام سپیکر: امجد علی جاوید صاحب! بالکل ٹھیک ہے۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! میں اپنے بھائی کو بتانا چاہتا ہوں کہ ہم اس پورے نظام کو review کر رہے ہیں۔ جو پرانا سسٹم تھا اسے review کر کے ہم کاشتکار کی بہتری کے لئے اور farmer کی بہتری کے لئے اس کو مزید reform کر رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب!امجد علی جاوید صاحب کو بھی شامل کریں اور ان سے بھی تجاویز لیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر!ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،فرمائیں!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر!بے حد شکریہ۔اس سوال کے جز(ب)میں واضح طور پر سوال کیا گیا ہے کہ "قرض حاصل کرنے والی انجمن ہائے امداد باہمی نے پہلی مرتبہ کس سال میں قرض حاصل کیا۔" جو لسٹ تتمہ (الف) میں وزیر صاحب نے درج فرمائی ہے یا محکمہ نے دے دی ہے تو اس میں صرف ڈیفالٹرز انجمنوں کا ذکر ہے، قرض کس سال میں جاری ہوا اس کا ذکر نہیں ہے اس لحاظ سے سوال کا جواب درست نہیں ہے۔ میں یہ سمجھنے پر مجبور ہوں کہ اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ ہم بھی خوش اور تم بھی خوش۔اس میں کوئی ذکر نہیں ہے کہ قرض کس سال میں جاری ہوا۔اگر یہ درج کر دیں تو سارا پول کھل جائے کہ یہ قرضے واپس کیوں نہیں ہوتے۔کیا مگر مچھوں کی طرح یہ قرضے بھی write off تو نہیں ہو جاتے؟

جناب کرم الہیٰ بندیال: جناب سپیکر!ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ پارلیمانی سیکرٹری تو نہیں ہیں؟

جناب کرم الہیٰ بندیال: جناب سپیکر!جی،نہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،فرمائیں!

جناب کرم الہیٰ بندیال: جناب سپیکر!شکریہ۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جب محکمہ زمینداروں کے قرضوں کو review کر رہا ہے تو بارانی اضلاع کے لئے ٹریکٹر کی سکیم ہوا کرتی تھی جو کہ بغیر سود کے پیسے ہوتے تھے تو کیا منسٹر صاحب اس review میں ان بارانی اضلاع کے کاشتکاروں کو بھی consider کریں گے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی،منسٹر صاحب!سوال تو یہ fresh بنتا ہے لیکن آپ اس کا جواب دے دیں۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر!ان کا سوال تو نہیں ہے لیکن انہوں نے ایک ضمنی سوال کر دیا ہے تو کاشتکار کی بہتری ہماری حکومت کی priority ہے۔Farmer کی بہتری کے لئے ہماری پنجاب حکومت کی priority ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم بارانی علاقوں میں ٹریکٹر بلا سود دینے کے لئے تیار ہیں اور اس سے پہلے بھی پنجاب حکومت نے ہر کاشتکار کو گرین ٹریکٹر دیئے تھے جو کہ بلا امتیاز اور بلا تفریق

دیئے تھے۔ ہماری حکومت نے سبسڈی دی تھی اوران کو ہم نے ٹریکٹر جاری کئے تھے اور بندیال صاحب نے جو point raise کیا ہے انشاءاللہ تعالیٰ ہم اس پر غور کریں گے اور بارانی علاقوں کے لئے بلاسود ٹریکٹر دینے کے لئے تیار ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: شکریہ۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 3054 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: آؤٹ آف ٹرن سرکاری رہائش گاہوں کی الاٹمنٹ ودیگر تفصیلات

*3054: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیراعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) 2002 سے اب تک لاہور کی مختلف سرکاری رہائشی کالونیوں میں سرکاری گھروں میں کن کن ملازمین کو آؤٹ آف ٹرن سرکاری رہائش گاہیں الاٹ کی گئی ہیں، ان ملازمین کا رجسٹریشن نمبر، تاریخ الاٹمنٹ، اسٹیٹ آفس میں سنیارٹی کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(ب) ان ملازمین کو سرکاری رہائش گاہیں کس مجاز اتھارٹی نے الاٹ کی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ)

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ دوران مرمت سول سیکرٹریٹ واسٹیٹ آفس کی دوسری جگہ منتقلی کے باعث اسٹیٹ آفس کا سال 2007 تک کا ریکارڈ ضائع ہو چکا ہے۔ البتہ بوقت ضرورت متعلقہ ریکارڈ دوبارہ مرتب کیا جاتا ہے۔ سال 2008 کے بعد کی معلومات تتمہ (الف) ایوان کی میز پر دی گئی ہیں۔

(ب) ان ملازمین کو وزیراعلیٰ صاحب اپنے صوابدیدی اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے آؤٹ آف ٹرن سرکاری رہائش گاہیں الاٹ کرنے کا اختیار رکھتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ تمام ریکارڈ ضائع ہو چکا ہے تو آپ کے توسط سے میرا پہلا ضمنی سوال ہے کہ یہ ریکارڈ کیسے ضائع ہوا ہے، اس کا ذمہ دار کون ہے، کیا اس کی

تحقیقات محکمہ نے کروائی، کیا اسے چیک کیا کہ ریکارڈ کس طرح ضائع ہوا اور کب سے کب تک کے عرصہ کا ریکارڈ ضائع ہوا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: منڈا صاحب! ان کا سوال ہے کہ یہ کیسے ریکارڈ ضائع ہوا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! دفتر کی shifting کے دوران کچھ ریکارڈ ضائع ہوا ہے اُس کو ہم دوبارہ مرتب کر رہے ہیں وہ سارا ریکارڈ اگلے اجلاس میں ہم پیش کر سکتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے پوچھا تھا کہ کب سے لے کر کب تک کتنے سال کا ریکارڈ ضائع ہوا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ 2007 سے پہلے کا ریکارڈ ہے میں وضاحت سے پھر دوبارہ عرض کر رہا ہوں کہ 2007 سے پہلے کا ریکارڈ خراب ہوا ہے اور اُس میں بھی کچھ ضائع ہوا ہے اُس کو ہم دوبارہ reconstruct کر رہے ہیں اُس کو دوبارہ مرتب کر رہے ہیں تو اگر محترمہ چاہیں گی تو ہم اگلے اجلاس میں ریکارڈ کو۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس سوال کو pending کر دیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بے شک pending کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں تو ایوان کو آگاہ کرنا چاہتی ہوں میرا سوال کرنے کا مقصد بھی یہی تھا کہ اس میں تفصیل سے ایوان کو بتایا جائے کیونکہ یہ بڑا sensitive معاملہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس سوال کو اگلے اجلاس کے لئے pending کر دیتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس میں تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ ریکارڈ کی منتقلی کے دوران ریکارڈ ضائع ہو جاتے ہیں اور جو ریکارڈ available ہوتا ہے اُس کو دوبارہ reconstruct کیا جاتا ہے اس میں ایسا کوئی غیر قانونی یا پالیسی کے against کام نہیں ہوا اور وہ بھی 2007 سے پہلے کا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منڈا صاحب! اگلے اجلاس کے لئے اس سوال کو pending کریں۔ جی، اگلا سوال بھی محترمہ آپ کا ہے، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جس طرح کے جواب آتے ہیں پارلیمانی سیکرٹری صاحب کی طرف سے پہلے بھی میرے سوال کا جو جواب آیا اور اب بھی میرے سوال کا جو حشر ہوا میرا خیال ہے کہ اگر ایسے جواب آنے ہیں تو ہمیں سوال کرنے ہی نہیں چاہئیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ! میں نے آپ کے سوال کا حشر نہیں کیا میں نے اُس کو pending کر دیا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! پھر pending کرنے کا کیا فائدہ ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس کی detail لیں گے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جب detail آنی نہیں ہے اور جواب نے ایسے ہی آنا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: Next session میں detail آئے گی۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جب detail آنی نہیں تو میں اگلا سوال کر بھی لوں گی تو مجھے کیا جواب ملے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ سوال کریں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جب محکموں کی کارکردگی زیرو ہے اور اگر ہم زیرو کارکردگی میں سوال کرتے ہیں تو۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ ضمنی سوال پر رہیں یہ تو تقریر ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منڈا صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ محترمہ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 3165 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: انٹی کرپشن پنجاب میں کام کرنے والے ملازمین و دیگر تفصیلات

*3165: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ انٹی کرپشن پنجاب لاہور میں ہیڈ آفس کو سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران کتنی رقم سالانہ مدوار فراہم کی گئی؟

(ب) ان سالوں کے دوران کتنی رقم ملازمین کو تنخواہوں اور ٹی اے / ڈی اے کی مد میں ادا کی گئی؟

(ج) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی مرمت، پٹرول اور ڈیزل پر خرچ ہوئی، تفصیل سال وار فراہم کریں؟

(د) کتنی رقم ان سالوں کے دوران خُورد بُرد ہوئی اور اس خُورد بُرد کے ذمہ داران کون کون ہیں اور ان کے خلاف کیا ایکشن لیا گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ):

(الف) محکمہ انٹی کرپشن ہیڈ کوارٹر لاہور کو مالی سال 12-2011 میں کل بجٹ -/66137000 روپے ملا مدوار تفصیل پرچم (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور مالی سال 13-2012 میں کل بجٹ -/83117720 روپے ملا اس کی مدوار تفصیل پرچم (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مالی سال 12-2011 کے دوران ملازمین کی تنخواہوں پر -/44523579 روپے خرچ ہوئے جبکہ ٹی اے ڈی کی مد میں -/525195 روپے خرچ آئے، تفصیل پرچم (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مالی سال 13-2012 میں ملازمین کی تنخواہوں پر -/58406219 روپے خرچ ہوئے اور ٹی اے / ڈی اے کی مد میں -/819757 روپے خرچ ہوئے اخراجات کی مدوار تفصیل پرچم (ت) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مالی سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران سرکاری گاڑیوں کی مرمت پر -/1183044 روپے خرچ کئے گئے پٹرول اور ڈیزل کی مد میں -/4876302 روپے خرچ ہوئے، تفصیل پرچم (ٹ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مالی سال 13-2012 میں گاڑیوں کی مرمت پر -/1523682 روپے خرچ ہوئے اور پٹرول اور ڈیزل کی مد میں -/6199821 روپے خرچ ہوئے تفصیل پرچم (ث) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مالی سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کوئی خُورد بُرد ہوئی اور نہ ہی کسی کے خلاف کوئی ایکشن کیا گیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! ظاہر ہے کہ یہاں محکمہ نے عادت سے مجبور ہو کر جس طرح سے جواب دیا ہے میرا خیال ہے کہ احتجاجاً مجھے اس پر ضمنی سوال کرنا ہی نہیں چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ ضمنی سوال کر لیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! ضمنی سوال کا جو جواب آنا ہے اُس سے بہتر ہے میں سوال نہ کروں کیونکہ میرا خیال ہے کہ ہماری حکومت جو اس وقت ہے وہ حکومت اپنے محکموں کی کارکردگی کو درست کرنے کے لئے بالکل بھی سنجیدہ نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! جیسے آپ کی مرضی، اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! سوال نمبر 3334 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سال 11-2010 میں ناجائز قابضین سرکاری ملازمین سے سرکاری رہائش گاہیں خالی کروانے کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

*3334: **محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 11-2010 کے دوران لاہور کی تمام سرکاری رہائشی کالونیوں میں ناجائز قابضین سے کتنی سرکاری رہائش گاہیں خالی کروائیں اور ان سے کتنا کتنا پینل رینٹ وصول کیا گیا۔ اگر نہیں تو کیوں، نیز اس کے ذمہ دار افسران واہلکاران کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی، تفصیل ایوان کی میز پر رکھیں؟

(ب) مذکورہ بالا عرصہ کے دوران اسٹیٹ آفیسر، مجسٹریٹ اور متعلقہ انسپکٹر نے کتنی دفعہ ناجائز قابضین سے رہائش گاہوں سے قبضہ خالی کروانے کے لئے آپریشن کیا اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ان تمام کالونیوں میں اس وقت متعدد رہائش گاہیں ایسی ہیں جو ناجائز قابضین کے پاس ہیں، ان کو متعلقہ ذمہ دار افسران، اسٹیٹ آفیسر، مجسٹریٹ اور انسپکٹر صاحبان جان بوجھ کر خالی نہیں کروا رہے۔ایوان کو آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا،ایڈووکیٹ):

(الف) سال 2010 میں 15 اور 2011 میں 49 غیر قانونی رہائش گاہیں خالی کروائی گئیں جن میں سے زیادہ تر الاٹیوں نے مقررہ میعاد کے اندر ہی گھر خالی کر دیئے۔ ناجائز قابضین کی تفصیل مع پینل رینٹ تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اسٹیٹ آفیسر اور متعلقہ عملہ GOR سرکاری کالونیوں کا دورہ کرتے رہتے ہیں۔ مذکورہ سالوں کے دوران خالی کرائی گئی رہائش گاہوں کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ سرکاری رہائش گاہیں جو ناجائز قابضین کے قبضہ میں تھیں، خالی کروالی گئی ہیں سوائے ان سرکاری گھروں کے جن کے الاٹیوں نے مختلف عدالتوں سے اپنے حق میں حکم امتناعی لے رکھے ہیں۔ تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جونہی حکم امتناعی خارج ہوں گے مذکورہ گھر واگزار کرالئے جائیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ میں نے پوچھا تھا کہ سال 11-2010 میں کتنی ناجائز قابضین سے رہائش گاہیں خالی کروائی گئی ہیں تو جو تفصیل مجھے ملی ہے میں اس میں پہلے یہ جاننا چاہتی ہوں کہ کیا اس کے علاوہ کوئی ایسی رہائش گاہ نہیں ہے جس پر ابھی تک ناجائز قابضین قابض ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منڈا صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا،ایڈووکیٹ): محترمہ! سوال دوبارہ repeat کر دیں میں understand نہیں کر سکا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، repeat کر دیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر میرا سوال یہ ہے کہ 11-2010کی جو آپ نے مجھے تفصیل فراہم کی ہے جو کہ ناجائز قابضین سے آپ نے رہائش گاہیں خالی کروائی ہیں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا on the floor of the Houseپارلیمانی سیکرٹری صاحب یہ بات sureکروا سکتے ہیں کہ 11-2010کے بعد کوئی ایسی سرکاری رہائش گاہ نہیں ہے جہاں پر ناجائز قابضین ابھی تک قبضہ کئے ہوئے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جو detailاس وقت تک availableتھی، جو ریکارڈ پر تھی اور جو صورتحال اس وقت سرکاری ملازمین کے ناجائز قابضین کی تھی وہ ہم نے 2011تک annexکر دی ہے۔ اب محترمہ کا اگر یہ ضمنی سوال ہے کہ اس وقت تک کوئی بھی ناجائز قابض نہیں ہے تو میں نے پہلے ایک سوال میں بڑی detailکے ساتھ جواب دیا تھا کہ بالکل لوگوں کے پاس ناجائز قبضے ہیں اُن کے خلاف ہم نے قانون اور پالیسی کے مطابق proceeding initiateفوری طور پر کر دی ہیں، بغیر کسی تاخیر کے ہم نے وہ شروع کر دیئے ہیں اُس میں بے دخلی کی proceeding Special Judicial Magistrateکے پاس pendingہیں اور جن لوگوں کے ناجائز قبضے کا issueہے اُن کے خلاف چودہ دن کا نوٹس دینا mandatoryہے وہ ہم نے دے دیا ہے legal proceedingشروع ہے اُن کی salaryسے as per policy, as per law penal rent deductکیا جا رہا ہے تو میں یہ تو نہیں کہتا کہ کسی کے پاس ناجائز قبضہ نہیں ہے اگر کسی کے پاس ناجائز قبضہ ہے تو قانون نے اُس کے لئے طریق کار مہیا کیا ہے وہ provisoہے ہم اُس کے مطابق اُس پر عمل کر رہے ہیں اور جس طرح محترمہ کہہ رہی تھیں کہ کوئی تیاری نہیں کرتے۔ میں پچھلے سوال پر تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ محکمہ پوری عرق ریزی کے ساتھ ایک جواب تیار کرکے اسمبلی تک پہنچاتا ہے اُس کو پڑھنا ہی کوئی گوارہ نہ کرے تو اُس میں ہمارا کوئی قصور نہیں ہے اور اگر کسی نے صرف میڈیا کی زینت بننے کے لئے اپنے آپ کی projectionکرنے کے لئے اگر کوئی اس طرح کی بات کرنی ہے تو وہ ایک الگ بات ہے اُس کے لئے اور بہت سے فورم موجود ہیں۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! تشریف رکھیں۔ محترمہ موجود ہیں، اُن کا سوال ہے، انہوں نے محنت کی ہے، اُن کا حق بنتا ہے۔ وارث کلو صاحب آپ بھی تشریف رکھیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میرا اگلا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو لسٹ مجھے provide کی گئی ہے اُس میں 2008 اور 2010 کے دو cases ہیں جن میں ابھی تک اُن سے recovery of outstanding rent is under process تو اس کو under process ہونے میں کتنا وقت لگتا ہے اگر چار سال میں under process ختم نہیں ہوا تو وہ rent کس شرح سے وصول کیا جائے گا پہلی بات اور دوسری بات یہ ہے کہ یہ recovery اتنی slow کیوں ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے اور پہلے سوال میں بھی میں نے یہ کہا ہے کہ اگر penal rent کی کوئی detail چاہئے تو اس پر fresh question کر لیں یا میں اگلے اجلاس میں جب ڈیپارٹمنٹ کے سوالوں کا دن آئے گا تو اس میں پوری detail دے دوں گا۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ رہی کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ بغیر کسی تاخیر کے جو قانونی کارروائی ہے وہ فوری طور پر جاری کر دی ہے اور کارروائی pending ہے وہ کسی تاخیر کے بغیر ہم کر رہے ہیں اُس میں جو قانونی طریق کار ہے اسے ہمیں adopt کرنا پڑے گا اور اُس طریق کار کو adopt کر کے ہم اُن سے 60 فیصد جو اُن کی basic pay کا ہے اگر کوئی نائب قاصد ہے تو اُس کی basic pay کا اگر کوئی 21 سکیل کا آفیسر ہے یا 18 سکیل کا آفیسر ہے جو اُس کی basic pay ہے اُس کا 60 فیصد ہے جو اُس کی basic pay ہے وہ ہم اُس کا penal rent اُس کی salary سے deduct کرتے ہیں وہ ہمیں کسی سے مانگنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ وہ ہم نے ایک لیٹر لکھنا ہے جو وہاں سے deduct ہو کے آرہا ہے اور اس کی تفصیل میں اس اجلاس کے بعد بھی دے سکتا ہوں، اگلے اجلاس میں بھی دے سکتا ہوں جو آپ کی direction ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں منڈا صاحب کی بڑی عزت کرتی ہوں لیکن یہ fresh question کسی صورت نہیں بنتا اس لئے میں اس کو challenge کرتی ہوں کہ میرے سوال کے اندر موجود ہے مجھے جو لسٹ provide کی گئی ہے میں نے ایک simple سوال پوچھا ہے کہ 2010 سے

2015 آگیا ہے، پانچ سال ہونے کو ہیں، جو recovery ہے under process ابھی تک وہ مکمل کیوں نہیں ہوئی تو یہ fresh question نہیں بنتا۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ یہ جو recovery ہے پانچ سال کے اندر میں نے پوچھا تھا کہ ابھی جو منڈا صاحب نے process بتایا ہے کہ وہ تنخواہ سے بھی deduct ہو جاتا ہے تو پھر اس میں پانچ سال لگنا ناقابل فہم ہے کہ کیسے پانچ سال لگ سکتے ہیں یہ پہلی بات ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ ابھی میرے اگلے جز کے اندر جو 14-2013 بلکہ 2012 کے بھی کچھ cases ہیں جس پر ہمارے ملک کے اندر stay order کا ایک رواج ہے پہلے ہی جو سرکاری رہائش گاہیں ہیں اُن کی کمی ہے اُس پر یہ دیکھا گیا ہے اور یہ بڑی ایک کھلی بات ہے کہ محکمہ pursue نہیں کرتا اُن cases کو جن cases پر وہ خود چاہتے ہیں کہ حکم امتناعی مل جائے اور وہ کیوں چاہتے ہیں میرا خیال ہے کہ میں اس کو on the floor of the House نہ کہوں تو بہتر ہے۔ جب یہ حکم امتناعی ملتے ہیں اور محکمہ اس کو pursue نہیں کرتا تو یہ محکمے کی کارکردگی پر ایک سوالیہ نشان ہے۔ یہ recovery بھی نہیں کرتے اور لوگوں کو حکم امتناعی بھی بڑی آسانی سے مل جاتا ہے۔ یہ ان لوگوں کے ساتھ زیادتی ہے جو اس وقت لائن میں کھڑے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منڈا صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو میں تقریر کا جواب تقریر میں ہی دے دوں؟

جناب قائم مقام سپیکر: منڈا صاحب! آپ جواب دے دیں یہ اُن کی تقریر نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر بطور پارلیمانی سیکرٹری میں نے ضمنی سوال کا جواب دینا ہے تو پہلی بات یہ ہے کہ میں نے تمام تفصیل دے دی ہے۔ ان میں کورٹ کا نام، پارٹی نام، سیشن کورٹ اور ہائی کورٹ کا بتایا ہے۔ جب ہم قانون کی بات کرتے ہیں اور ہم قانون کے طالب علم ہیں تو پھر ہمیں کورٹ کے فیصلے کا انتظار تو کرنا پڑے گا۔ ہمارے ڈیپارٹمنٹ کا ایک پورا wing ہے جو عدالتی امور، عدالتوں میں pending cases کو بڑے vigilant طریقے سے proceed کرتا ہے اور ہم پہلے سے زیادہ proceed کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! دوسری بات میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو 2009 کی الاٹمنٹ پالیسی ہے وہ بڑی comprehensive ہے کہ اگر کوئی سرکاری ملازم ناجائز قبضہ رکھے گا تو اس کی basic pay سے

60 فیصد لیا جائے گا، اگر کوئی شخص ریٹائرمنٹ کے بعد اپنے legal extension period سے exceed کرے گا تو اس کی پنشن سے penal rent deduct کیا جائے گا۔ میں ensure کرتا ہوں اور on the floor of the House undertake کرتا ہوں کہ عدالتوں میں جو معاملات pending ہیں ہم ان کو زیادہ اچھے انداز سے تیز چلوانے کے لئے پہلے بھی بھرپور کوشش کر رہے تھے اور مزید بھی کریں گے کیونکہ قانون سے مبرّا کوئی چیز نہیں ہے۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! اب آخری ضمنی سوال ہوگا اور مختصر کریں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اگر سوال دو لائنوں میں کیا جائے تب بھی سمجھ نہ آئے اور اگر چار لائنوں میں کیا جائے تو وہ تقریر بن جاتی ہے۔ بہرحال ہمیں تقریریں کرنے کا بہت موقع ملتا ہے منڈا صاحب سے میری گزارش یہ ہے کہ جو سوال میں نے پوچھا ہے اس کا to the point جواب دے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! اپنا ضمنی سوال کریں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! ان کی efficiency کے بارے میں پہلے مجھے یہ بتایا جائے کہ 2008 سے جو stay orders ابھی تک اس لسٹ میں موجود ہیں وہ ابھی تک vacate کیوں نہیں کرائے گئے ؟ پہلے اس efficiency کا بتا دیں پھر recovery کی بات جو میں نے کی ہے اس efficiency کی بات بعد میں کریں گے۔ آج تک یہ پانچ سالوں میں وہ recovery نہیں کر سکے تو پھر مجھے اپنی efficiency تو نہ بتائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ محترمہ! بہت بات ہو گئی ہے۔۔۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! اس efficiency پر بہت بحث ہو سکتی ہے اور بہت ساری بات کی جا سکتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں حکم امتناعی پر آج بھی categorically کہہ رہی ہوں کہ جس کا دل چاہتا ہے اس کا کیس pursue نہیں کیا جاتا اور اندر ہی اندر deal کرکے اس کو حکم امتناعی دلایا جاتا ہے۔ میں اس کو on the floor of the House کہہ رہی ہوں اور میں اس کو چیلنج کرتی ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، کلو صاحب! آپ بھی کھڑے ہیں ضمنی سوال کر لیں پھر وہ مشترکہ جواب دے دیں گے۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! میں نے پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ پوچھنا ہے کہ یہ جو الاٹمنٹ پالیسی ہے اس کے مطابق یہ کہیں کہہ رہے ہیں کہ ہم 60 فیصد deduction کرتے ہیں، کبھی کہتے ہیں کہ ہم پالیسی میں ejectment کرا رہے ہیں۔ 2005 کے گھر ابھی تک ان سے خالی نہیں ہوئے میں نے یہ پوچھنا تھا کہ کیا یہ پالیسی کو revise کر سکتے ہیں کیونکہ ان کی پالیسی soft ہے، occupant کو favour کرنے کے لئے ہے اور یہ پالیسی illegal occupant کو favour کر رہی ہے تو کیا یہ پالیسی revise کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: منڈا صاحب! کیا آپ پالیسی کو revise کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟ محترمہ کے سوال کا بھی جواب دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ بڑی strict policy ہے، اس کو بڑی عرق ریزی اور غور و خوض کرنے کے بعد تیار کیا گیا ہے اور باقاعدہ لاء ڈیپارٹمنٹ نے اس کو vet کیا پھر یہ notify ہوئی۔ فی الحال تو ہمیں اس پالیسی میں کوئی ایسا lacuna یا خرابی نظر نہیں آ رہی ہے۔ اگر میرے ممبر بھائی کو اس میں کوئی lacuna یا خامی نظر آتی ہے تو ہمیں بتائیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ کلو صاحب بڑے تجربہ کار ممبر ہیں یہ اس پر اپنا out put یا بل لے کر آ جائیں ہم اس کو دیکھ لیں گے اور ان کی رائے کا پوری طرح احترام کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منڈا صاحب! محترمہ نے جو بات کی ہے اس کا بھی جواب دے دیں وہ کہتی ہیں کہ کورٹ میں جو کیس pending ہیں ان کا محکمہ کچھ نہیں کرتا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! محترمہ بھی قانون کی طالب علم ہیں، وہ بھی ایک ایڈووکیٹ فیملی سے belong کرتی ہیں اور خود بھی ایڈووکیٹ ہیں۔ ان کو پتا ہے کہ سائلان کے وکیل کس طرح سے delaying tacts استعمال کرتے ہیں۔ ملکی قانون، عدالتی procedure، ہائی کورٹ و سپریم کورٹ کے rules سے باہر تو ہم کوئی پریکٹس کر سکتے ہیں اور نہ ہی ہم ان کو proceed کر سکتے ہیں۔ ہم نے detail دی ہے اس کو دیکھا

جائے کہ سول کورٹس میں34 کیس pendingہیں اس کی detailدی ہے، سیشن کورٹ میں6 کیس pending ہیں ان کی detailبھی دی ہے اور سپریم کورٹ میں17 کیس pending ہیں ان کی detailبھی دی ہے۔ ہم نے عہد کیا ہے کہ ہم ان کوclearکروانے کی بھرپور کوشش کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ اگلا سوال شیخ علاؤالدین صاحب کا ہے۔ شیخ صاحب! ٹائم بھی بالکل ختم ہونے والا ہے لیکن آپ کا سوال ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں تو آپ کا ویسے ہی شکر گزار ہوں کہ خدا خدا کر کے میرا ایک سوال آیا ہے۔ میں نے پچھلے اجلاس میں سپیکر صاحب کو کہا تھا کہ میرے اتنے سوال pendingہیں، میں تو جب سے بیٹھا ہوں یہی سوچ رہا ہوں کہ یہ آ کیسے گیا ہے؟ (قہقہہ)

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! میرے پاس جب بھی آپ کا سوال آتا ہے میں اسی دن sign کر کے واپس بھجوا دیتا ہوں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہاں اسمبلی سٹاف بیٹھا ہے میں ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں کہ میرا سوال پتا نہیں آ کیسے گیا۔ بہر حال بہت شکریہ۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! یہ ہماری سفارش سے آیا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ بھی قرب قیامت ہے کہ خواتین کی سفارش سے میرا سوال آیا ہے۔ (قہقہہ)

جناب قائم مقام سپیکر: سوال نمبر بولیں۔

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ جناب سپیکر! سوال نمبر3591 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: سول سیکرٹریٹ میں خزانہ کتب سے متعلقہ تفصیلات

*3591: **شیخ علاؤالدین:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سول سیکرٹریٹ لاہور میں دنیا کا دوسرا بڑا نایاب کتابوں کا خزانہ جو تقریباً 11 لاکھ کتابوں پر مشتمل ہے موجود ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ برٹش میوزیم لائبریری کے بعد کتابوں کے اس خزانے کا کوئی پرسان حال نہ ہے؟

(ج) حکومت تاریخ کے اس عظیم خزانہ کتب کو وقت کے بے رحم ہاتھوں سے بچانے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ):

(الف) پنجاب گورنمنٹ آرکائیوز، ایس اینڈ جی اے ڈی 1924 میں قائم ہوا جو برصغیر کا سب سے بڑا اور پرانا آرکائیوز ہے اور انڈیا آفس لائبریری لندن کے بعد دوسرا بڑا ذخیرہ دستاویزات ہے۔ پنجاب میں آرکائیوز کے لئے کوئی جدید مخصوص عمارت نہیں بنائی گئی اس لئے تاریخی دستاویزات کے مجموعے کو سول سیکرٹریٹ میں مختلف پرانی عمارتوں میں رکھا گیا ہے جو کہ درج ذیل ہیں:

i. مقبرہ انارکلی کی عمارت میں 1640 سے 1900 تک کی دستاویزات ہیں جن میں فارسی ریکارڈ بھی موجود ہے۔ اس کے علاوہ ایک میوزیم بھی بنایا گیا ہے جس میں کچھ نوادرات بھی رکھے گئے ہیں۔

ii. ایس اینڈ جی اے ڈی بلاک میں 1901 سے 1947 تک کا ریکارڈ موجود ہے۔

iii. سنٹرل ریکارڈ آفس میں 1948 سے 1995 کا ریکارڈ رکھا گیا ہے۔ 09-2008 میں مرمت کے دوران اس ریکارڈ کو سول سیکرٹریٹ کے (ایچ) بلاک میں منتقل کر دیا گیا ہے۔

iv. نیو ریکارڈ آفس انسپکٹر جنرل آف پولیس کی پرانی بلڈنگ میں موجود ہے۔ یہاں 1996 سے لے کر 2000 تک کا ریکارڈ رکھا گیا ہے۔

v. سیکرٹریٹ لائبریری پنجاب کی قدیم لائبریری ہے جس کا قیام 1914 میں عمل میں لایا گیا۔ اس میں 70,000 کتابیں ہیں۔ سب سے قدیم کتاب 1616 کی ہے۔ عمارت کی خستہ حالت کے سبب اس لائبریری کو سول سیکرٹریٹ کے قریب کوآپریٹو یونین کی عمارت کو کرائے پر لے کر منتقل کیا گیا ہے۔

آرکائیوز ونگ، ایس اینڈ جی اے ڈی، سیکرٹری آرکائیوز اینڈ لائبریریز کی سربراہی میں درج ذیل امور سرانجام دیتا ہے:

i. تاریخی دستاویزات کی حفاظت و بحالی۔

ii. تحقیق کے کام میں آسانی پیدا کرنا اور انتظامی اور تحقیقی استعمال کے لئے تاریخی دستاویزات تک رسائی میں سہولت لانا۔

iii. حوالہ جاتی مقاصد کے لئے حکومتی ریکارڈ کو اکٹھا کر کے محفوظ کرنا۔

iv. مقبرہ انارکلی میں قائم تاریخی میوزیم کی دیکھ بھال۔

v. آرکائیوز اینڈ لائبریریز ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ منسلکہ پبلک لائبریریوں کا قیام اور ترقی۔

vi. محکمہ ہذا کی زیر نگرانی مجلس زبان دفتری کے ذریعے پنجاب میں اردو زبان کی ترویج و ترقی۔

حکومت پنجاب کے متعدد محکموں کا اے کیٹیگری کا ریکارڈ 1947 تا 1990 چیف سیکرٹری بلاک میں قائم سنٹرل ریکارڈ آفس میں رکھا گیا تھا۔ 09-2008 میں اسے ختم کر کے میٹنگ ہال بنا دیا گیا۔ بعد ازاں اسے 09-2008 میں سیکرٹریٹ کے (ایچ) بلاک میں بحفاظت منتقل کر دیا گیا۔ آرکائیوز کی اپنی عمارت تیار ہونے پر اسے وہاں منتقل کر دیا جائے گا۔

(ب) سیکرٹریٹ لائبریری کا قیام سول سیکرٹریٹ کے اندر ہی 1914 میں عمل میں آیا جسے ماضی میں سیکرٹریٹ پریس کے طور پر استعمال کیا گیا۔ سکھ دور حکومت میں اسے بطور اصطبل استعمال کیا گیا اسی نسبت سے یہ "اولڈ سٹیبل بلاک" یعنی پرانا اصطبل بلاک کہلاتا ہے۔ اس کی 300 الماریوں میں 70,000 سے زائد کتب ہیں۔ سیکرٹریٹ لائبریری میں تین دوسری لائبریریوں کے ذخائر بھی موجود ہیں جن میں چیف سیکرٹری لائبریری، آرکائیوز لائبریری اور بورڈ آف ریونیو کی لائبریری شامل ہے۔ لائبریری کی بلڈنگ خستہ حالت ہو جانے کے باعث بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ نے اسے "خطرناک" قرار دیئے دیا۔ 2013 میں اس کی ایک دیوار کو بھی نقصان پہنچا۔ بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ نے بلڈنگ خالی کرنے کی تنبیہ کر دی تاکہ انسانی جانوں اور اثاثے کو محفوظ رکھا جا سکے۔ (منسلکہ۔1 ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے) اس مقصد کے لئے سول سیکرٹریٹ کے قریب کورٹ سٹریٹ میں کوآپریٹو یونین کی ایک عمارت کرائے پر لے کر کتابوں کو وہاں بحفاظت منتقل کر دیا گیا۔

(ج) سابق چیف سیکرٹری پنجاب کی ہدایات پر آرکائیوز ونگ نے 2009 میں "سٹیٹ آف دی آرٹ" بلڈنگ کے قیام کی سکیم تیار کی تھی تاکہ اس میں ریکارڈ اور تاریخی دستاویزات رکھی جا سکیں۔ مذکورہ بلڈنگ کے قیام کی جگہ سیکرٹریٹ کے احاطے میں موجود لائبریری کے مقام کو چنا گیا۔ چیف آرکیٹیکٹ پنجاب نے اس مقصد کے لئے ایک ڈیزائن تیار کیا اور بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ نے 187.542 روپے کا ایک تخمینہ تیار کیا۔ پی اینڈ ڈی محکمے سے دو مرتبہ درخواست کی گئی کہ وہ اس سکیم کو اے ڈی پی 13-2012 اور 14-2013 میں شامل کرے اور ساتھ ہی تعمیراتی مقصد کے لئے 100.00 روپے بطور ٹوکن منی (عطیاتی رقم) تجویز کرے۔

تاہم ایڈیشنل چیف سیکرٹری پنجاب کی زیر صدارت کئی اجلاس منعقد ہوئے جس میں مذکورہ بلڈنگ کے قیام کے منصوبے پر سنجیدہ سوچ بچار کی گئی تاکہ اس میں تاریخی دستاویزات اور لائبریری کی کتب کو رکھا جاسکے۔ اس سلسلے میں ممبر کالونیز بورڈ آف ریونیو پنجاب اور سیٹلمنٹ کمشنر نے 96۔اے، اپر مال، لاہور، جمخانہ کلب کے سامنے 11 کنال اور 7 مرلہ پر مشتمل ایک پلاٹ کی نشاندہی کی جس کا خسرہ نمبر 2057 ہے۔ میٹنگ میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ چیف سیٹلمنٹ کمشنر اس جگہ کی قیمت کا تعین کرے گا تاکہ اسے آرکائیوز ونگ کی مذکورہ بلڈنگ کے قیام کے لئے آرکائیوز اینڈ لائبریریز ڈیپارٹمنٹ کے حوالے کیا جاسکے۔ یہ پلاٹ ایل ڈی اے کی ملکیت تھا لہذا ڈی جی، ایل ڈی اے سے بھی رائے لی گئی۔ انہوں نے مطلع کیا کہ اس پلاٹ کا کیس عدالت میں زیر سماعت ہے لہذا ابھی وہ کوئی رائے نہیں دے سکے۔

اس کے علاوہ آرکائیوز ونگ نے 2009 میں "ذخیرہ دستاویزات کی مرمت و بحالی" کے عنوان سے ایک نظرثانی شدہ سکیم بھی منظور کروائی (منسلکہ۔II)۔ اس سکیم کی مجموعی لاگت 67.000 ملین روپے تھی جس میں سے 2.00 ملین روپے مختلف آلات و مشینری وغیرہ کی خریداری پر صرف ہو چکے ہیں۔ مذکورہ سکیم کی تکمیل کے سلسلے میں مزید خریداری اور عملے کی بھرتی کے اخراجات کے سلسلے میں پی اینڈ ڈی سے باقی فنڈ مانگا گیا لیکن تاحال یہ فنڈ نہیں ملا (منسلکہ۔III)

اس ضمن میں یہ بات انتہائی اہم ہے کہ پاکستان میں پنجاب کے علاوہ باقی صوبوں اور وفاقی حکومت کے پاس تاریخی دستاویزات کو محفوظ کرنے کے لئے مخصوص جدید عمارتیں موجود ہیں جبکہ پنجاب آرکائیوز ابھی تک ایسی جدید عمارت سے محروم ہے اس لئے جناب وزیراعلیٰ پنجاب کو دسمبر 2013 میں ایک سمری بھجوا کر گزارش کی گئی کہ سیکرٹریٹ لائبریری بلڈنگ کی جگہ پر اسی طرز کی ایک عمارت بنا دی جائے۔ سمری کے ساتھ بلڈنگ کا ڈیزائن اور تخمینہ بھی لف کیا گیا علاوہ ازیں "بحالی دستاویزات" کی منظور شدہ سکیم کے حوالے سے مشینری کی خریداری اور عملے کی بھرتی کے سلسلے میں بھی اسی سمری میں وزیراعلیٰ پنجاب کو فنڈ جاری کرنے کی التجاء کی گئی۔ اس سمری میں وزیراعلیٰ پنجاب نے چیف سیکرٹری پنجاب کو ہدایت کی ہے کہ وہ سیکرٹری آرکائیوز اینڈ لائبریریز اور سیکرٹری پی اینڈ ڈی کے ساتھ مل کر مجوزہ سکیم کے نفاذ کے لئے وسائل و طریق کار تلاش کرکے انہیں برائے احکامات سمری ارسال کی جائے۔

اس حوالے سے چیف سیکرٹری پنجاب کے آفس چیمبر میں مورخہ 23-اکتوبر کو ایک اجلاس ہوا جس میں سیکرٹری آرکائیوز و لائبریریز، سیکرٹری پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ اور چیف انجینئر پنجاب (نارتھ زون) نے شرکت کی (منسلکہ-iv ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔) اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ:

(الف) محکمہ ہذا ایک ہفتے کے اندر چیف آرکیٹیکٹ پنجاب، کے دفتر سے منظور شدہ ڈیزائن پر پی سی۔ون تیار کرائے گا۔

(ب) ایس اینڈ جی اے ڈی فنڈز کے حصول کے لئے کیس پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کو بھجوائے گا جو ایس اینڈ جی اے ڈی سیکٹر کی مکرر تعین (Re-Allocation) سے ہوگا۔

اجلاس کے فیصلے کی روشنی میں پنجاب آرکائیوز کی بلڈنگ کی تعمیر کے حوالے سے پی سی۔ون تیار کر کے سیکرٹری آئی اینڈ سی، ایس اینڈ جی اے ڈی کو مزید کارروائی کے لئے بھجوا دیا گیا ہے۔ اگر نئی بلڈنگ کی تعمیر کے لئے فنڈ جاری کر دیئے جائیں تو ان تاریخی دستاویزات کے خزانے کو آئندہ نسلوں کے لئے بہتر طور پر محفوظ کیا جا سکتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ خود اس جواب کو تھوڑا سا دیکھ لیجئے یہ بڑا اہم سوال ہے۔ یہ کتابوں کا وہ خزانہ ہے جس میں احمد شاہ ابدالی کے نو کے نو حملے بھی آئیں گے کیونکہ اس میں 1640 کی کتابیں بھی ہیں۔ میں اپنے بھائی پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے کوآپریٹو کی کرائے کی بلڈنگ لے کر اس ریکارڈ کو وہاں پہنچایا۔ جواب میں بھی کہا گیا کہ یہ واقعی ایک خزانہ ہے اور ایسا خزانہ ہے کہ جو شاید ہندوستان کے پاس بھی نہ ہو۔ یہ خزانہ ہمارے پنجاب کے پاس ہے اور ریکارڈ ہے۔ کیا منسٹر بلاک جو خالی پڑا ہوا ہے ان کتابوں کے لئے وہ بہترین جگہ نہیں تھی؟ منسٹر بلاک کے علاوہ ایل ڈی اے کی پوری بلڈنگ جو سول کورٹ کو دی گئی اس کے اوپر کے فلور خالی پڑے ہیں۔ اس میں جو جواب دیا گیا ہے کہ یہ سکھ دور میں اصطبل تھا۔ میں صرف ریکارڈ کی درستی کے لئے کہتا ہوں کہ جو سول سیکرٹریٹ ہے وہ سکھ دور میں اصطبل تھا اور یہ منثورا کی رہائش گاہ تھی۔ اصل معاملہ یہ ہے کہ گورنمنٹ نے مان لیا ہے کہ ہم ان کتابوں کی صحیح نگرانی نہیں کر سکتے، ADP میں پیسا مانگا گیا نہیں دیا، minutes of the meeting بھی ساتھ لگائے گئے لیکن پیسا نہیں مل رہا ہے۔ میرا ایک simple سا سوال ہے کہ منسٹر

بلاک کی جو بلڈنگ خالی پڑی ہے کیا یہ ریکارڈ اس قابل نہیں ہے کہ وہاں پہنچایا جائے؟ باقی بات میں پھر کروں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منڈا صاحب! وہاں پر شفٹ کرنے کا کوئی ارادہ ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں شیخ علاؤالدین صاحب کا بہت شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ بہت اہم issue اسمبلی floor پر لے کر آئے ہیں لیکن مجھے افسوس اس بات پر ہوا ہے کہ ان کی جو معلومات ہیں وہ بڑی poor ہیں۔ پتا نہیں ان کا source of information پرانا ہو گیا ہے یا پھر ان کا رابطہ آج کل کم ہے۔ (قہقہہ)
جس طرح گیارہ لاکھ کتابیں انمول چیز ہے اور اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے کہ یہ کتابیں ہمیں ماضی سے بہتر آگاہ رکھتی ہیں، یہ ہمیں future کی planning میں---

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ اس کا جواب دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): یہ کتابیں زندہ اور باشعور قوموں کے لئے بڑی نعمت اور بڑا تحفہ ہوا کرتی ہیں۔ جس طرح انہوں نے گیارہ لاکھ کتابوں کی بات کی ہے، مزید یہ بات کی ہے کہ اسمبلی سیکرٹریٹ ان کتابوں کو جمع کرے تو یہ بالکل غلط ہے اور یہ صرف 70 ہزار کتابیں ہیں۔ اگر ان کو یہ detail چاہئے تو یہ note فرما لیں اور اگر ان کے پاس کاغذ پنسل ہے تو وہ بھی لے لیں۔ سول سیکرٹریٹ کی ڈسپنسری کی 40 ہزار کتابیں ہیں، پنجاب آرکائیوز لائبریری کی گیارہ ہزار کتابیں ہیں، چیف سیکرٹری لائبریری کی چار ہزار کتابیں ہیں، بورڈ آف ریونیو کی پندرہ ہزار کتابیں ہیں اور یہ ٹوٹل پندرہ ہزار کا پورا کیٹلاگ ہے اور پوری کیٹیگری ہے۔ یہ کوئی آئیں بائیں شائیں والی بات نہیں ہے---

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ان کا جواب irrelevant ہے---

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ان سے کہیں کہ وہ جواب ذرا خاموشی سے تو سن لیں---

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ جواب صحیح دیں میرا یہ سوال ہے ہی نہیں، میرا سوال یہ ہے کہ گیارہ لاکھ کتابیں تھیں یا نہیں تھیں؟ یہ بالکل گیارہ لاکھ کتابیں تھیں--- (قطع کلامیاں)

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ بڑے تجربہ کار اور بڑے علم دوست ہمارے دوست ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! میری بات سنیں۔ یہ گیارہ لاکھ ہیں یا دس ہزار ہیں یا پانچ ہزار ہیں۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ گیارہ لاکھ نہیں ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ میری بات سنیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آگے رہ گیا ہمارا ضمنی سوال جو میرے دوست ممبر نے کیا ہے کہ کیا ان کے لئے منسٹر بلاک۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ relevant رہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جب ان کتابوں کی حالت خراب ہو رہی تھی تو ان کو شفٹ کیا گیا۔ ان کی وہاں پر صفائی وستھرائی اور وہاں رکھنے کی problem آرہی تھی کیونکہ بلڈنگ پرانی اور بوسیدہ تھی۔ کوآپریٹو یونین جو کہ ایک autonomous body ہے اس کی بلڈنگ کرائے پر لے کر ہم نے کتابوں کو محفوظ کیا ہے۔ منسٹر بلاک اس لئے نہیں دیا جا سکتا کیونکہ وہ صرف منسٹر صاحبان کے لئے specific ہے اور اس کا نقشہ اور ڈیزائن منسٹرز کے دفاتر کی شکل میں ہے ہم نے لائبریری کی شکل میں chief architect سے ڈیزائن کروا کر اس کا process تیز کر دیا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: منڈا صاحب! بس ٹھیک ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: مجھے پتا ہے کہ اس سوال پر کافی بحث ہونی ہے لہذا میں اس سوال کو pending کر دیتا ہوں اور next session میں اس کا جواب لیں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ بے شک سوال pending کر دیں لیکن میری ایک گزارش سن لیں۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس سوال کو pending نہ کریں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: منڈا صاحب! اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اب یہ آخری سوال تھا لیکن توفیق بٹ صاحب کا written آیا ہے لہذا سوال نمبر 4294 کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے اور ساتھ ہی سوالات بھی ختم ہو گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع ملتان: کسانوں کو قرض کی فراہمی و دیگر تفصیلات

***1346: حاجی جاوید اختر انصاری:** کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ملتان میں کوآپریٹو بنکوں نے گزشتہ پانچ سالوں کے دوران ٹریکٹر اور دیگر زرعی آلات کے لئے کتنی گرانٹ بطور قرض کسانوں کو فراہم کی، سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) یہ گرانٹ کس شرح سود پر کسانوں کو فراہم کی گئی؟

(ج) یہ گرانٹ کس مجاز اتھارٹی کی منظوری سے دی گئی اور کتنے عرصہ کے لئے قرض فراہم کیا گیا؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) ضلع ملتان میں کوآپریٹو بنکوں نے گزشتہ پانچ سالوں کے دوران ٹریکٹر اور دیگر زرعی آلات کے لئے جتنی رقم بطور قرض کسانوں کو فراہم کی اس کی سال وار تفصیل اس طرح ہے:

نمبر شمار	سال	رقم قرضہ (روپے میں)
1	2008-09	۔
2	2009-10	۔
3	2010-11	۔
4	2011-12	3,731,000/-
5	2012-13	۔
	میزان	3,731,000/-
	سال 2011-12	مبلغ 37 لاکھ 31 ہزار روپے

(ب) یہ قرضہ 18 فیصد مارک اپ سالانہ پر جاری کیا گیا۔

(ج) یہ قرضہ زونل ہیڈ ملتان کی منظوری سے عرصہ پانچ سال کے لئے فراہم کیا گیا۔

لاہور:اولمپیئنز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کا قیام ودیگر تفصیلات

*2476:ڈاکٹر سید وسیم اختر:کیاوزیرامداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) اولمپیئنز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ لاہور کا قیام کب عمل میں لایا گیا۔ اس کے بانی صدر وسیکرٹری کون کون تھے اس سوسائٹی نے کب اور کتنی زمین اپنے ممبران کے لئے خریدی اور یہ زمین اوسطاً کس قیمت پر خریدی گئی؟

(ب) سوسائٹی کے کل ممبران کتنے ہیں،ان میں سے کتنے ممبران کو زمین کس قیمت پر الاٹ کی گئی اور کتنی قیمت بطور ترقیاتی اخراجات وصول کی گئی، کتنی زمین الاٹ ہوئی اور کتنی سوسائٹی کے پاس بقایا ہے سوسائٹی کا رقبہ کس جگہ واقع ہے کتنے ممبران کو قبضہ پلاٹ فراہم کیا گیا ہے اگر قبضہ فراہم نہیں کیا گیا تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

(ج) گزشتہ عرصہ میں سوسائٹی نے کون کون سے ترقیاتی کام مکمل کروائے کتنا خرچ ہوا اور کتنا کام تاحال بقایا ہے سوسائٹی کی آڈٹ رپورٹ کی صورتحال اور آخری اجلاس عام کب منعقد ہوا سوسائٹی کے موجودہ عہدے دار کون ہیں اور یہ کب، کتنے عرصہ کے لئے منتخب ہوئے اور کیا سوسائٹی میں ایک عہدیدار کو بار بار منتخب کرنے کی اجازت ہے؟

(د) کیا سوسائٹی نے محکمہ کی طرف سے تجویز کردہ ماڈل بائی لاز کو اختیار کر لیا ہے؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ سوسائٹی کے عہدیداران نے ممبران کی اجازت کے بغیر بالا بالا، زمین کو فروخت کرنے کی کوشش کی، اگر یہ درست ہے تو محکمہ نے سوسائٹی عہدیداران کے خلاف کیا کارروائی کی محکمہ نے سوسائٹی کے ممبران کے حقوق کے تحفظ کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

وزیرامداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) اولمپیئنز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ لاہور کا قیام 10۔ستمبر 1989 کو عمل میں آیا۔اس کے صدر سعید الحسن اور سیکرٹری قاسم ضیاء تھے سوسائٹی نے کل زمین 956 کنال 12 مرلے خریدی جس کی قیمت فی کنال -/39,000 روپے اوسطاً تھی۔

(ب) سوسائٹی کے کل ممبران کی تعداد 292 ہے۔ان ممبران کو فی کنال -/75,000 روپے زمین کی لاگت کے حساب سے اور -/90,000 روپے فی کنال اخراجات کے حساب سے

الاٹ کی گئی ہے۔1990 سے لے کر 2012-06-30 تک -/6,84,10,923 روپے بطور ترقیاتی اخراجات وصول کیے گئے۔

الاٹ شدہ ایریا	510 کنال 8 مرلے
جو الاٹ نہیں کیا گیا	76 کنال 4 مرلے
سڑکیں	265 کنال
مسجد	1 کنال 11 مرلے
ہیلتھ کلینک	1 کنال 13 مرلے
پرائمری سکول	3 کنال 14 مرلے
سوسائٹی دفتر	2 کنال 1 مرلہ
پٹرول پمپ	2 کنال 3 مرلے
پانی کی ٹینکی کے لئے	10 کنال 6 مرلے
کھلی جگہ	22 کنال 10 مرلے
گندے پانی کا پمپ	1 کنال 17 مرلے
قبرستان	3 کنال 16 مرلے
کل میزان	901 کنال 3 مرلے
زمین چار دیواری کے باہر	55 کنال 9 مرلے
کل رقبہ سوسائٹی	956 کنال 12 مرلے

سوسائٹی کا رقبہ موضع رکھ جھیڈو کاہنہ نو لاہور کینٹ میں واقع ہے۔ کسی بھی ممبر کو ابھی تک قبضہ نہ دیا گیا ہے کیونکہ ابھی سوسائٹی کے ترقیاتی کام مکمل نہیں ہوئے ہیں۔

(ج) مکمل کئے گئے کام کی تفصیل

- کنکریٹ سے بنی بتیوں سے پلاٹوں کی نشاندہی۔
- مین بلیوارڈ۔
- مارکیٹنگ آفس۔
- چار دیواری کو مکمل کیا گیا۔
- مین گیٹ کو دوبارہ اچھے ڈیزائن میں بنا کر لگایا گیا۔
- پانی کے پمپ سٹیشن بنائے گئے۔
- سوسائٹی کو جانے والے راستوں کی نشاندہی کے بورڈ۔
- پانی کی نکاسی اور سپلائی کی دوبارہ سے بحالی۔
- مین بلیوارڈ میں پودوں، درختوں کی آبیاری۔
- سوسائٹی کی ویب سائٹ بنائی گئی۔
- بجلی کے کھمبوں کی تنصیب کا کام اور مین بلیوارڈ پر بجلی کے کھمبوں تاروں کا کام مکمل ہوا اور اس کے علاوہ تمام ضروری آلات برائے برقی رو لگا دیئے گئے ہیں۔

اگر سوسائٹی کو فنڈز کی فراہمی یقینی ہو تو مندرجہ ذیل مزید یہ کام ہو سکتے ہیں۔

- بلند جگہ پر بنی پانی کی ٹینکی کی صفائی۔
- پانی کے پمپ اور ان کی تنصیب کو اپ ڈیٹ رکھنا۔
- ٹیوب ویل کی بورنگ اور انسٹالیشن۔
- سیوریج کی صفائی، دیکھ بھال اور ٹیسٹنگ کرنا۔
- سڑکوں اور گلیوں کی لائٹس۔
- نکاسی آب کے نالے اور گٹر سسٹم جو کہ مین بلیوارڈ پر موجود تھے، اس کی دوبارہ ریپئرنگ۔
- صاف پانی کی سپلائی سسٹم کو بحال کرنا۔
- پانی کے ٹینک۔
- بقایا سڑکیں جو ابھی زیر تعمیر ہیں۔
- بجلی کا بقایا کام۔
- سوئی گیس کا کام۔
- برساتی نالوں کی صفائی اور پانی کی گزرگاہ کو درست کرنا۔
- مین بلیوارڈ میں یوٹرن بنانا۔

اب تک جو سوسائٹی میں اخراجات ہوئے ہیں وہ آڈٹ رپورٹ 30۔جون 2012 کے مطابق مبلغ-/6,14,44,318 روپے بنتے ہیں۔

سوسائٹی کا آڈٹ ہر سال باقاعدگی کے ساتھ ہو رہا ہے اور اس سال کا آڈٹ ہو رہا ہے۔آخری آڈٹ 30۔جون 2012 تک ہوا ہے۔

سوسائٹی کا آخری اجلاس عام 11۔اپریل 2013 کو منعقد ہوئی تھی۔

سوسائٹی کے موجودہ عہدیداران جسٹس (ریٹائرڈ) ملک سعید حسن صدر، مسٹر عمران علی بھٹی نائب صدر، علی مظہر الحق جنرل سیکرٹری، خالد محمود بٹ فنانس سیکرٹری، مسعود علی جعفری ایگزیکٹو ممبر، فہد عزیزالدین ایگزیکٹو ممبر، مس زونیرا راٹھور ایگزیکٹو ممبر ہیں۔

عہدے دار 30۔جون 2011 کے الیکشن میں منتخب ہوئے تھے اور ایک عہدیدار دو مرتبہ منتخب ہو سکتا ہے اور تیسری بار منتخب ہونے کے لئے رجسٹرار سے اجازت لینی پڑتی ہے۔

(د) سوسائٹی نے محکمہ کی طرف سے تجویز کردہ ماڈل بائی لاز کو اختیار کر لیا ہے۔

(ہ) درست نہ ہے۔ سوسائٹی کی زمین کسی بھی عہدیدار نے فروخت کرنے کی کوشش نہیں کی۔

ٹیکنیکل محکموں میں ٹیکنیکل سینئر افسران لگانے کی تفصیلات

*2216: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹیکنیکل محکموں کے سیکرٹریز اسی محکمہ کے سینئر افسران میں سے نہیں لگائے جاتے؟

(ب) ایسے محکموں کے جب نان ٹیکنیکل سیکرٹریز لگائے جاتے ہیں تو انتظامی امور کے علاوہ وہ ٹیکنیکل معلومات نہیں رکھتے، نتیجتاً عوامی مفاد کے بہترین مفاد میں فیصلے نہیں ہو سکتے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ انتظامی امور کے حوالہ سے محکمہ تعمیرات، محکمہ ہاؤسنگ و پبلک ہیلتھ / محکمہ صحت / محکمہ زراعت میں سپیشل سیکرٹریز ایڈمن لگائیں جائیں جبکہ ہر محکمہ کا مکمل سیکرٹری اسی محکمہ میں سے ٹیکنیکل سینئر افسران لگایا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ہاں! یہ درست ہے کہ ٹیکنیکل محکموں کے سیکرٹریز اسی محکمہ کے سینئر افسران میں سے نہیں لگائے جاتے کیونکہ ان محکموں کے سیکرٹریز کی اسامیاں جنرل کیڈر کے افسران کے لئے مختص ہیں اس لئے ان اسامیوں پر جنرل کیڈر کے افسران ہی تعینات کئے جاتے ہیں۔

(ب) یہ کہنا درست ہو گا کہ ان محکموں کے سیکرٹریز، جنرل کیڈر کے گریڈ بیس اور اکیس کے سینئر افسران میں سے ہی لگائے جاتے ہیں یہ افسران اپنے وسیع انتظامی تجربہ کے باعث جلد ہی ٹیکنیکل امور پر دسترس حاصل کر لیتے ہیں۔ بہترین عوامی مفاد میں بہتر فیصلے کرنے کا وسیع تجربہ اور صلاحیت رکھنے کی وجہ سے یہ افسران بہترین عوامی مفاد میں ہی فیصلے کرتے ہیں۔

(ج) یہ درست ہے کہ ان محکمہ جات کے سپیشل سیکرٹریز، جنرل کیڈر کے گریڈ بیس کے سینئر آفیسرز میں سے لگائے جاتے ہیں جبکہ ان محکمہ جات کے مکمل سیکرٹریز بھی جنرل کیڈر کے ہی لگائے جاتے ہیں۔ جو کہ اپنے تجربہ کے باعث ٹیکنیکل امور میں بھی کافی معلومات رکھتے ہیں اور ٹیکنیکل معاملات کو بھی احسن طریقہ سے سرانجام دیتے ہیں۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ضلع ڈی جی خان میں محکمہ انٹی کرپشن سے متعلقہ تفصیلات

118: جناب احمد علی خان دریشک: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ڈیرہ غازی خان میں محکمہ انٹی کرپشن کا کتنا عملہ کام کر رہا ہے اور کتنی اسامیاں خالی پڑی ہیں؟

(ب) ضلع میں محکمہ انٹی کرپشن کے کتنے تھانے ہیں؟

(ج) ضلع ہذا میں سال 14۔2013 کے دوران کتنے ملازمین کے خلاف کرپشن کی بنیاد پر کس کس تھانہ میں مقدمات درج ہوئے؟

(د) ضلع ہذا میں کس محکمہ کے ملازمین کے خلاف زیادہ مقدمات درج ہوئے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع ڈیرہ غازی خان میں محکمہ انٹی کرپشن کے عملے کی تعداد 100 ہے جس میں سے 58 اسامیوں پر عملہ کام کر رہا ہے جبکہ 42 اسامیاں خالی پڑی ہیں۔

(ب) ضلع ڈیرہ غازی خان میں محکمہ انٹی کرپشن کے دو تھانے ہیں۔

(ج) ضلع ہذا کے تھانہ ہیڈ کوارٹر انٹی کرپشن ڈی جی خان میں سال 14-2013 کے دوران 15 ملازمین کے خلاف مقدمات درج ہوئے جبکہ تھانہ انٹی کرپشن ڈی جی خان میں سال 14-2013 کے دوران 19 ملازمین کے خلاف مقدمات درج ہوئے۔

(د) ضلع ہذا میں محکمہ پولیس کے خلاف سب زیادہ مقدمات درج ہوئے۔

ضلع بہاولنگر: امداد باہمی کے دفاتر سے متعلقہ تفصیلات

362: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر امداد باہمی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع بہاولنگر میں محکمہ امداد باہمی کے کتنے دفاتر کہاں کہاں واقع ہیں، ان میں کتنے ملازمین ہیں، ان کی تفصیل بتائی جائے؟

(ب) ضلع بھر میں محکمہ ہذا کی کتنی پوسٹیں کون کون سے گریڈ کی کب سے خالی پڑی ہیں؟

(ج) محکمہ کب تک ان خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا کوئی ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) ضلع بہاولنگر میں امداد باہمی کے 18 دفاتر مندرجہ ذیل جگہ پر واقع ہیں:

1۔ ڈسٹرکٹ آفیسر کوآپریٹوز سوسائٹیز ضلع بہاولنگر
2۔ اسسٹنٹ رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز تحصیل بہاولنگر
3۔ اسسٹنٹ رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز تحصیل منچن آباد
4۔ اسسٹنٹ رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز تحصیل چشتیاں
5۔ اسسٹنٹ رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز تحصیل ہارون آباد
6۔ اسسٹنٹ رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز تحصیل فورٹ عباس
7۔ انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز مرکز بہاولنگر
8۔ انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز مرکز مدرسہ بمقام بہاولنگر
9۔ انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز مرکز ڈونگہ بونگہ بمقام بہاولنگر
10۔ انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز مرکز منچن آباد تحصیل منچن آباد
11۔ انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز مرکز میکلوڈ گنج تحصیل منچن آباد
12۔ انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز مرکز چشتیاں تحصیل چشتیاں
13۔ انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز مرکز شہر فرید تحصیل چشتیاں
14۔ انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز مرکز ڈاہرانوالہ تحصیل چشتیاں
15۔ انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز مرکز ہارون آباد تحصیل ہارون آباد
16۔ انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز مرکز فقیر والی تحصیل ہارون آباد
17۔ انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز مرکز فورٹ عباس تحصیل فورٹ عباس
18۔ انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز مرکز مروٹ تحصیل فورٹ عباس

ضلع بہاولنگر میں ملازمین کی تعداد درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام اسامی	تعداد
1	ڈسٹرکٹ آفیسر کوآپریٹو	1
2	اسسٹنٹ رجسٹرار	5
3	اسسٹنٹ	1
4	انسپکٹر	12
5	سینئر کلرک	2
6	جونیئر کلرک	22
7	سب انسپکٹر	46
8	ڈرائیور	1
9	نائب قاصد	18
10	چوکیدار	5
11	مالی	1
12	خاکروب	1
	میزان: تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔	115

(ب) خالی اسامیوں کی تعداد حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	نام اسامی	تعداد
1	انسپکٹر BS-11	3
2	سب انسپکٹر BS-6	10
	میزان (تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)	13

(ج) انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز کی اسامیوں کو پر کرنے کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن نے اشتہار برائے بھرتی دیا ہوا ہے اور سب انسپکٹر کی اسامیوں پر بھرتی کے لئے گورنمنٹ کی طرف سے پابندی ہے۔ جونہی پابندی ختم ہو گی تمام اسامیاں پر کر دی جائیں گی۔

فیصل آباد: انٹی کرپشن سے متعلقہ تفصیلات

305: محترمہ مدیحہ رانا: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں انٹی کرپشن کے عملہ کی کل تعداد کتنی ہے؟

(ب) متذکرہ محکمہ کے عملہ کی تنخواہیں اور دیگر ماہانہ اخراجات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع فیصل آباد انٹی کرپشن میں عملہ کی کل تعداد 96 ہے۔

گریڈ 19	01
گریڈ 18	04
گریڈ 17	08
گریڈ 16	05
گریڈ 01 تا 15	78
ٹوٹل میزان	96

(ب) ضلع فیصل آباد انٹی کرپشن کے عملہ کے تنخواہوں کا اوسطاً ماہانہ خرچہ -/25,55,000 روپے ہے۔

ضلع فیصل آباد انٹی کرپشن کے دیگر اوسطاً ماہانہ اخراجات -/5,52,000 روپے ہیں۔

فیصل آباد: کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز سے متعلقہ تفصیلات

378: میاں طاہر: کیا وزیر امداد باہمی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد میں کتنی کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز ہیں ان کے نام کیا ہیں، یہ کتنے رقبہ پر ہیں؟

(ب) ہر کوآپریٹو سوسائٹی میں پلاٹوں کی تعداد سائز وار بتائیں؟

(ج) محکمہ نے ان کوآپریٹو سوسائٹیز کی کون کون سی شرائط پر رجسٹریشن کی تھی، تفصیل بتائی جائے؟

(د) کیا محکمہ ان کوآپریٹو سوسائٹیز کو چیک کر سکتا ہے تو کون چیکنگ کرتا ہے، ان کی چیکنگ کا طریق کار کیا ہے؟

(ہ) کس کس کوآپریٹو سوسائٹی میں محکمہ نے کیا کیا بے ضابطگیاں پائی ہیں؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف)

نمبر شمار	نام کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی	رقبہ
		K M S
1	گورنمنٹ ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	733 03 04
2	ٹیلی کام انجینئرز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	156 Acres
3	فیصل آباد ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	1400.95 Kanal
4	اکیڈمک ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	72 Acres
5	کوآپریٹو ہاؤس بلڈنگ سوسائٹی ملازمین زرعی یونیورسٹی فیصل آباد	461 Kanal 6 Marla
6	ریلوے ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	97.95 Acres
7	دی لائرز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	1506 Kanal 12 Marla
8	دی بہاری کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	216 Kanal 4 Marla
9	ڈسٹرکٹ گورداسپور مہاجرین کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	85 Acres, 7 Kanal & 4 Marla
10	فیصل آباد کرسچین کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	131 Kanal 4 Marla
11	دی شاداب کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	NIL
12	دی واپڈا ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	A K M 644 7 16

(ب) ان میں پلاٹوں کی تعداد ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ہاؤسنگ سوسائٹی کے مقاصد اپنے ممبران کے اقتصادی مفاد کو ترقی دینا اور بالخصوص:

a) رہائشی آبادی قائم کرنا اور حسب ضرورت اس میں توسیع کرنا اور اس غرض کے لئے دیگر ضروری اقدامات کرنا۔

b) زمین، مکانات، عمارات یا دیگر منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد خریدنا۔ رہن یا پٹہ پر لینا یا قانون حصول اراضی کے تحت حاصل کرنا۔

c) رہائشی آبادی کی منصوبہ بندی اور اس کے قیام کے لئے ضروری اقدامات کرنا۔ نیز سڑکات، فراہمی و نکاسی آب، بجلی، سوئی گیس، ٹیلیفون، سکول، شفاخانہ، مسجد، تفریحی پارک، ٹرانسپورٹ اور قبرستان وغیرہ کا اہتمام اور نگہداشت کا بندوبست کرنا۔

d) اراضی، مکانات، مقامات، تعمیر عمارات اور دوسری منقولہ اور غیر منقولہ جائیدادیں جو انجمن کے مقاصد کو بروئے کار لانے کے لئے ضروری ہوں۔ بیچنا، رہن رکھنا، ٹھیکہ پر دینا۔
e) انجمن کی اپنی ضرورت اور مفاد عامہ کے لئے ضروری تعمیرات کرنا۔
f) انجمن کی آبادی میں مکانات اور عمارات کے نقشے تیار کرنا اوران کی منظوری دینا اور ممبران کی خواہش پر ان کے مکانات کی تعمیر کے لئے معقول کفالت پر قرضہ کی سہولت فراہم کرنا۔
g) ممبران کو رہائشی مکانات کی تعمیر کے لئے معقول کفالت پر قرضہ کی سہولت فراہم کرنا۔
h) دیگر ایسی تدابیر اختیار کرنا۔ جن سے ممبران میں کفایت شعاری، باہمی امداد اور مدد ذاتی کی روح اور جذبہ عمل کو ترقی دی جا سکتی ہو۔

(د) ہر سوسائٹی کے حالات کا سالانہ آڈٹ کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 کی دفعہ 22 کے تحت رجسٹرار کوآپریٹوز کے حکم پر رجسٹرار کا مقرر کردہ چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ کرتا ہے اور دوران آڈٹ کوئی بے ضابطگی پائی جائے تو رجسٹرار کے حکم پر کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 کے تحت محکمے کا مقامی عملہ متعلقہ سوسائٹی کے خلاف کارروائی کرتا ہے۔ علاوہ ازیں کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 کی دفعہ 44 کے تحت رجسٹرار کوآپریٹوز پنجاب لاہور کے حکم پر مقامی مجاز افسران سوسائٹی کا معائنہ کرتے ہیں جس میں سوسائٹی کے جملہ امور کی چیکنگ کی جاتی ہے جس کے لئے رجسٹرار کے دفتر نے باقاعدہ ایک پروفارمہ جاری کیا ہوا ہے۔

(ہ) دی ریلوے ہاؤسنگ سوسائٹی کے آڈٹ کے دوران پائی جانے والی بے ضابطگیوں پر کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 کے تحت کارروائی کرتے ہوئے ڈپٹی رجسٹرار کوآپریٹوز فیصل آباد نے جاری کیا۔ جس میں انتظامیہ کمیٹی کے خلاف کارروائی کرنے کے ساتھ ساتھ تقریباً پچھ سو کے قریب پلاٹ منسوخ کر دیئے تھے جس پر مزید کارروائی مختلف عدالتوں میں زیر التواء ہے۔

ای ایس ٹی ٹیچر کے لئے پیکج سے متعلقہ تفصیلات

365: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ای ایس ٹی ٹیچر کو حکومت پنجاب کی جانب سے مورخہ 09-12-01 سے اپ پیکیج سکیل نمبر 16 دے دیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کیٹیگری کے ملازمین کی کٹوتی گروپ انشورنس اور جی پی فنڈ بھی سکیل نمبر 16 ریگولر کے مطابق ہو رہی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کیٹیگری کو بنوولینٹ فنڈ، ایجوکیشن وظائف، میرج گرانٹ اور تجہیز و تکفین اخراجات کی مد میں امتیازی سلوک کیا جاتا ہے اور انہیں اس سلسلے میں گریڈ 16 ریگولر کے مطابق سہولت نہیں دی جاتی، اگر ہاں تو اس کی وجہ کیا ہے اور حکومت کب تک اس تفاوت کو دور کرنے کو تیار ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ صرف اس حد تک درست ہے کہ حکومت پنجاب سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے بروئے نوٹیفکیشن نمبری SO(SE-III)2-16/2007 مورخہ 09-11-06 ایلیمنٹری سکول ٹیچرز جن کا بینادی سکیل 14 ہے، کو ہر ضلع میں ان کی کل تعداد کے 15 فیصد کو بنیادی سکیل 16 اور 35 فیصد کو بنیادی سکیل 15 دیا گیا ہے جبکہ بقایا 50 فیصد اپنے ابتدائی بنیادی سکیل 14 میں رہیں گے۔ نقل نوٹیفکیشن بطور ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) گروپ انشورنس اور بنوولینٹ فنڈ کی کٹوتی تنخواہ کے بنیادی سکیل سے منسلک ہے۔ مذکورہ کیٹیگری ESTs (BS-16) کی تنخواہ سے گروپ انشورنس ضمیمہ (ب) اور بنوولینٹ فنڈ ضمیمہ (ج) کی کٹوتی بنیادی سکیل 16 کے تحت کی جاتی ہے۔

(ج) جن ملازمین کی تنخواہ میں سے بہبود فنڈ کٹوتی بنیادی سکیل 16 گزیٹڈ کے مطابق ہو رہی ہے ان کو تعلیمی وظائف، میرج گرانٹ اور تجہیز و تکفین وغیرہ کی ادائیگی بی ایس 16 کے حساب سے ہو رہی ہے۔ ان کے ساتھ کوئی امتیازی سلوک یا تفاوت نہیں برتا جا رہا۔

فیصل آباد میں پراونشل کوآپریٹو بنک سے متعلقہ تفصیلات

379: میاں طاہر: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد میں اس وقت کتنے پراونشل کوآپریٹو بنک کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان بنکوں نے سال 14-2013 کے دوران کتنی رقم کس کس شرح سود پر دی ہے اور کس کس سکیم کے لئے دی ہے؟

(ج) اس وقت ان بنکوں کے ڈیفالٹر کی تعداد کتنی ہے جن افراد سے پانچ لاکھ یا اس سے زیادہ رقم وصول کرنی ہے ان کے نام، پتاجات بیان فرمائیں؟

وزیرامداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) مورخہ 2015-01-12 کے ریکارڈ کے مطابق ضلع فیصل آباد میں دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ کی سات برانچیں ہیں جو کہ درج ذیل مقامات پر واقع ہیں۔

نمبر شمار	نام برانچ	پتا
1	فیصل آباد	قیصری گیٹ، ریل بازار فیصل آباد
2	چک جھمرہ	غلہ منڈی چک جھمرہ
3	ڈجکوٹ	سمندری روڈ ڈجکوٹ
4	جڑانوالہ	واٹر ورکس روڈ، جڑانوالہ
5	سمندری	غلہ منڈی، سمندری
6	تاندلیانوالہ	غلہ منڈی تاندلیانوالہ
7	ماموں کانجن	بنک بازار، ماموں کانجن

(ب) ان بنکوں نے سال 14-2013 کے دوران کتنی رقم کس شرح سود اور کس سکیم کے لئے دی اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	قسم قرضہ	شرح سود	مالیت
1	فصلی قرضہ (ربیع وخریف) کوآپریٹو سوسائٹیز	16فیصد	256,928,679
2	طلائی زیورات کے عوض شخصی قرضہ (زرعی مقاصد)	17فیصد	85,820,736
3	لائیوسٹاک بھیڑ، بکری فارمنگ شخصی قرضہ	17فیصد	43,578,207
4	لائیوسٹاک پراجیکٹ شخصی وسوسائٹی	18فیصد	902,400
5	درمیانی مدت قرضہ (ٹریکٹروزرعی آلات وغیرہ)	18فیصد	6,000
6	ایگریکلچر رننگ فنانس شخصی	18فیصد	5,213,000
	میزان		392,449,022

(ج) مورخہ 2015-01-12 کے مطابق ضلع فیصل آباد میں دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ کے ڈیفالٹرز کی تعداد 691 ہے جن میں سے پانچ لاکھ یا اس سے زیادہ کے مقروضان کی تعداد 13 ہے ان کے نام و پتاجات کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

خانیوال: بنوولینٹ فنڈ سے متعلقہ تفصیلات

381: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع خانیوال میں یکم جنوری 2013 سے آج تک بنوولینٹ فنڈ سے سکالرشپ، شادی گرانٹ، تجہیز و تکفین گرانٹ، الوداعی گرانٹ کے لئے کتنی درخواستیں جمع ہوئیں۔ درخواستیں جمع کروانے والے ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ اور درخواست کی نوعیت بتائیں؟

(ب) ان میں سے کتنی درخواستوں پر چیک جاری ہو چکے ہیں، کتنی درخواستیں ابھی تک فنڈز کی کمی کی وجہ سے زیر التواء ہیں؟

(ج) کیا حکومت باقی ماندہ درخواستوں پر بھی کارروائی کرتے ہوئے چیک جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے،اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع خانیوال میں یکم جنوری سے آج تک بنوولینٹ فنڈ سے سکالرشپ، شادی گرانٹ، تجہیز و تکفین گرانٹ،الوداعی گرانٹ کی جمع کرائی گئی درخواستوں کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

سال	سکالرشپ	شادی گرانٹ	تجہیز و تکفین	الوداعی گرانٹ	ٹوٹل
2014میں جمع کرائی گئی درخواستوں کی تعداد	1648	415	262	39	2364
2013میں جمع کرائی گئی درخواستوں کی تعداد	1914	504	341	47	2806
ٹوٹل	3562	919	603	86	گرینڈ ٹوٹل5170

درخواستیں جمع کرانے والے ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ اور درخواست کی تفصیلات ضمیمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یکم جنوری2013 سے اب تک جمع کرائی گئی 5170 درخواستوں میں سے 4322 پر چیک جاری ہو چکے ہیں۔کوئی درخواست فنڈ کی کمی کی وجہ سے زیر التواء نہ ہے۔

(ج) زیر التواء درخواستوں پر بہبود فنڈ سے مختلف گرانٹس کے لئے جمع کرائی گئی درخواستیں صرف مطلوبہ ضروری دستاویزات کی عدم فراہمی کے باعث زیر التواء رکھی جاتی ہیں جونہی درخواست گزار کی جانب سے مطلوبہ دستاویزات فراہم کی جاتی ہے اس کی درخواست منظور کرکے چیک جاری کر دیا جاتا ہے۔

لاہور میں سرکاری رہائش گاہوں سے متعلقہ تفصیلات

449: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

گالف لین، کلب روڈ، بروم ہیڈ روڈ پر کل کتنی گورنمنٹ کی رہائش گاہیں ہیں نیز ان رہائش گاہوں میں کون کون افراد کن کن محکموں کے رہائش پذیر ہیں ان کے نام، عہدہ و گریڈ سے اس ایوان کو مطلع کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

اس ضمن میں عرض ہے کہ جی او آر ون لاہور میں گالف لین بلاک میں انیس سرکاری رہائش گاہیں، کلب روڈ بلاک میں بیس سرکاری رہائش گاہیں جبکہ بروم ہیڈ روڈ بلاک میں پانچ سرکاری رہائش گاہیں ہیں۔ ان سرکاری گھروں میں رہائش پذیر افراد کے بارے میں تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

انٹی کرپشن گوجرانوالہ میں موصول شدہ درخواستوں سے متعلقہ تفصیلات

451: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) جنوری 2011 سے آج تک محکمہ انٹی کرپشن ضلع گوجرانوالہ کو کون کون سے سرکاری افسران واہلکاران کے خلاف درخواستیں موصول ہوئیں اور ایف آئی آر درج ہوئیں؟

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران کن کن سرکاری افسران واہلکاران کے خلاف انکوائریاں مکمل ہو چکی ہیں لیکن ان کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں نہیں لائی گئی؟

(ج) مذکورہ عرصہ کے کن کن سرکاری افسران واہلکاران کی انکوائریاں زیر التواء ہیں؟

(د) مذکورہ عرصہ میں کن کن سرکاری افسران واہلکاران کو دوران انکوائری بری یا بے گناہ قرار دیا گیا، معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جنوری 2011 سے سال 2014 تک ضلع گوجرانوالہ کے افسران واہلکاران کے خلاف کل 4329 درخواستیں وصول ہوئیں جن کی بلحاظ محکمانہ تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر برائے ملاحظہ رکھ دی گئی ہے اور مذکورہ بالا عرصہ کے دوران انٹی کرپشن گوجرانوالہ کے تھانہ جات میں 517 مقدمات درج ہوئے۔ جن کی بلحاظ محکمانہ تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر برائے ملاحظہ رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ بالا عرصہ کے دوران گوجرانوالہ ضلع کے افسران واہلکاران کے خلاف 1708 انکوائری ہائے الزام ثابت نہ ہونے کے باعث داخل دفتر ہوئیں جبکہ 517 انکوائری ہائے میں الزامات ثابت ہونے پر مقدمات کے درج کرنے پر حکم ہوا اور 481 انکوائریاں زیر تفتیش ہیں۔ یہ تمام

کارروائی قانون کے مطابق عمل میں لائی گئی جس کی تفصیل تتمہ (ب و ج) برائے ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ بالا عرصہ کے دوران ضلع گوجرانوالہ کے افسران واہلکاران کے خلاف 481 انکوائری ہائے زیر التواء ہیں جن کی بلحاظ محکمانہ تفصیل تتمہ (ج) برائے ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مذکورہ بالا عرصہ کے دوران ضلع گوجرانوالہ میں کل 1708 انکوائری ہائے بوجہ بے گناہی افسران واہلکاران ضلع گوجرانوالہ داخل دفتر کی گئیں جن کی بلحاظ محکمانہ تفصیل تتمہ (د) برائے ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ڈویژن گوجرانوالہ میں انٹی کرپشن کے دفاتر سے متعلقہ تفصیلات

452: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈویژن گوجرانوالہ میں محکمہ انٹی کرپشن کے دفاتر کہاں کہاں بنائے گئے ہیں؟

(ب) مذکورہ دفاتر میں کس کس گریڈ کی کون کون سی منظور شدہ اسامیاں ہیں ان میں کون کون سی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں؟

(ج) محکمہ انٹی کرپشن میں Recruitment, induction, deputation کے Criteria سے متعلق تفصیلات بتائیں؟

(د) مذکورہ دفاتر میں کون کون سے افسران واہلکاران کب سے تعینات ہیں، معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں۔

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس وقت ڈویژن گوجرانوالہ میں محکمہ انٹی کرپشن کے درج ذیل دفاتر ہیں:

دفتر	پتاجات
علاقائی دفتر / ہیڈ کوارٹرز	ڈائریکٹر انٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ گوجرانوالہ پرانا سیشن کورٹ روڈ گوجرانوالہ
ڈپٹی ڈائریکٹر ٹیکنیکل	ضلع کونسل ہال کچہری روڈ گوجرانوالہ
تھانہ انٹی کرپشن ہیڈ کوارٹرز	ضلع کونسل ہال کچہری روڈ گوجرانوالہ
تھانہ سرکل آفیسر انٹی کرپشن گوجرانوالہ	ضلع کونسل ہال کچہری روڈ گوجرانوالہ
ڈپٹی ڈائریکٹر انوسٹی گیشن اور تھانہ انٹی کرپشن حافظ آباد	پرانا سول ہسپتال علی پور روڈ حافظ آباد
ڈپٹی ڈائریکٹر انوسٹی گیشن اور تھانہ انٹی کرپشن سیالکوٹ	بر قلعہ سیالکوٹ
ڈپٹی ڈائریکٹر انوسٹی گیشن اور تھانہ انٹی کرپشن نارووال	تھانہ انٹی کرپشن نارووال
ڈپٹی ڈائریکٹر انوسٹی گیشن اور تھانہ انٹی کرپشن گجرات	ریسٹ ہاؤس محکمہ بلڈنگ نزد 15 آفس جی ٹی روڈ گجرات
ڈپٹی ڈائریکٹر انوسٹی گیشن اور تھانہ انٹی گرپشن منڈی بہاؤالدین	دفتر ڈپٹی ڈائریکٹر تفتیش، سابقہ ڈی سی او آفس منڈی بہاؤالدین تھانہ، سرکل آفیسر کمیٹی باغ منڈی بہاؤالدین

(ب) علاقائی دفتر ڈائریکٹر انٹی کرپشن گوجرانوالہ ریجن میں منظور شدہ اسامیوں کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) محکمہ انٹی کرپشن گوجرانوالہ میں Induction، recruitment اور deputation پنجاب انٹی کرپشن سروس رولز 2007 کے تحت کی جاتی ہے اور بھرتیاں recruitment حکومت پنجاب کے پابندی اٹھنے پر کی جائیں گی۔ پنجاب انٹی کرپشن سروس رولز 2007 کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) علاقائی دفتر ڈائریکٹر انٹی کرپشن گوجرانوالہ ریجن میں جو افسران واہلکاران کار سرکار سرانجام دے رہے ہیں اور ان کی تاریخ تعیناتی مع ان کے ناموں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹسز لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس جناب احمد شاہ کھگہ صاحب کا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! اب اس پر تفصیل سے بات ہوگی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس کا جواب لے کر آئیں کیونکہ آپ نے سوال pending کر دیا ہے۔ یہ بات کہاں سے نکلی ہے، وہ کہتے ہیں کہ اس کی کوئی value نہیں؟ ان کو کتنے کروڑ چاہئیں؟ میں 70 ہزار کتابوں کی ایک این جی او کی طرف سے offer کرتا ہوں کہ یہ بتائیں کہ یہ کتنا پیسا مانگتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! نہیں، یہ بات نہیں ہے۔ انہوں نے correction کی ہے کہ اتنی نہیں ہیں۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! میں اس کے بعد آپ کو floor دیتا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: منڈا صاحب! آپ بھی تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ یہ بحث ختم ہو جائے گی۔ ہماری اسمبلی کی بلڈنگ پر ایک ارب روپیہ لگ گیا ہے یہ کتابیں اس بلڈنگ کے اندر منتقل کر دی جائیں کیونکہ یہ اسمبلی تو یہاں بنی نہیں ہے۔ اگر یہ کر دیں گے تو یہ مشکل حل ہو جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! شکریہ۔ جی، شیخ صاحب! آپ بات کریں۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! شکریہ۔ پاکستان بھر میں مختلف۔۔۔(شور وغل)

House in order کریں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: Order ,order in the House معزز خواتین ممبران اگر گپ شپ کرنی ہے تو آپ لابی میں چلی جائیں۔ فرزانہ بٹ صاحبہ! میں آپ سے مخاطب ہوں۔ جی، شیخ صاحب! آپ بات کریں۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں آپ کا بڑا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ اس وقت آپ کی شفقت سے آپ کے سپیکر باکس میں دو تین گیسٹ بیٹھے ہیں جنہیں میں یہاں پر welcome کرنا چاہتا ہوں۔ مختلف این جی اوز جو ایجوکیشن کے حوالے سے اپنی خدمات سرانجام دے رہی ہیں جس میں میرے سمیت تمام ممبران کا بڑا concern ہے تو اس میں ایک "الف اعلان" این جی او ہے جس کی ملک پاکستان میں بہت زیادہ خدمات ہیں۔ ان کا ایک وفد یہاں پر اس وقت موجود ہے ان میں شبلی شبغیز، محمد علی اور محمد احسن ہیں اور اس کے علاوہ ہمارے شہر سے پاکستان مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری شاید بیگ صاحب بھی موجود ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شیخ صاحب! آپ نے بلوایا ہے۔ میں ان کو welcome کرتا ہوں۔ جی، جناب احمد شاہ کھگہ صاحب! آپ کا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 706 ہے۔

احمد پور شرقیہ دہم کلاس کی طالبہ یتیم بچی سے اجتماعی زیادتی اور ذہنی توازن کھو جانے سے متعلقہ تفصیلات

706:جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روزنامہ "خبریں" مورخہ 2015-02-9 کی خبر کے مطابق احمد پور شرقیہ دہم کلاس کی یتیم طالبہ کو اوباش نوجوان نے اغواء کر کے چار دن تک زیادتی کی اور پھر ساتھیوں کے حوالے کر دیا جس سے لڑکی اپنا دماغی توازن کھو بیٹھی ہے؟

(ب) کیا اس واقعے کا مقدمہ درج کر لیا گیا ہے؟ تفتیش اور ملوث افراد کی گرفتاری میں کیا پیشرفت ہوئی ہے ایوان کو مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! مورخہ 7۔فروری 2015 کو انم عغفور بعمری 20/19 سال کی والدہ مسرت عزیز نے تھانے پر درخواست دی کہ اس کی بیٹی احمد پور شرقیہ سے کتابیں لے کر گھر واپس آ رہی تھی کہ ان کے محلہ دار رضوان نے اسے اپنی کار میں بٹھا کر اپنے گھر لے گیا۔ اسے نشہ آور چیزیں کھلائیں اور تین چار دن تک زنا حرام کرتا رہا پھر اس نے اسے اپنے دوستوں جس میں حسو، حماد اور ایک نامعلوم کے حوالے کر دیا۔ جنہوں نے انم عغفور کے ساتھ باری باری زنا حرام کیا۔ مورخہ 5۔فروری 2015 کو ملزمان اسے کار میں ڈال کر لے جا رہے تھے کہ victim کے شور کرنے پر ملزمان اسے چھوڑ کر بھاگ گئے اور وہ اپنے ایک رشتے دار رانا جمیل کے گھر چلی گئی۔ یہ سارا واقعہ متاثرہ لڑکی نے رانا جمیل کے گھر پہنچنے کے بعد اپنی والدہ کو بلا کر بتا دیا تھا۔

جناب سپیکر! پولیس تھانہ چنی گوٹھ نے متاثرہ لڑکی کی والدہ کی اطلاع پر فوری مقدمہ نمبر 28/15 مورخہ 2015-02-07 بجرم 3762 365B 1 of 337 ت پ درج کر کے قانونی کارروائی کا آغاز کیا۔ انویسٹی گیشن آفیسر نے جائے واقعہ دیکھا، نقشہ وغیرہ بنایا، Victim کے گواہان اور متاثرہ لڑکی کے بیانات ریکارڈ کئے گئے۔ Victim کو علاقہ مجسٹریٹ احمد پور شرقیہ کی عدالت میں پیش کیا گیا، میڈیکل کروانے کی اجازت لی گئی اور victim کا میڈیکل ٹی ایچ کیو ہسپتال احمد پور شرقیہ سے بذریعہ لیڈی ڈاکٹر کرایا گیا۔ میڈیکل کے نتائج میں وصول ہونے والے sample برائے examination کے لئے PSSA لاہور بھجوا دیئے گئے ہیں۔ مقدمے کے متعلق فون نمبر کا پورا ڈیٹا نکال لیا گیا ہے اور ملزمان

کی گرفتاری کے لئے ہر ممکن کوشش کی جارہی ہے مگر ملزمان پانچ کس عمیر، سنی، حسنین حسو، حماد، رضوان اور جمیل نے عدالت سے عبوری ضمانت حاصل کرلی ہے۔اس طرح ملزمان کی گرفتاری کا معاملہ عدالت میں چلا گیا ہے۔ ملزمان حماد کی تاریخ پیشی مورخہ 15-02-24 ہے اور دیگر ملزمان کی تاریخ15-02-26 ہے۔آئندہ ملزمان کی ضمانت عبوری عدالت سے خارج کراکر ملزمان کو گرفتار کیا جائے گا۔ مقدمے کو میرٹ اور جلداز جلد دائر کرنے کے لئے افسران کی ٹیم بنادی گئی ہے جو اس پر دن رات کام کررہی ہے اور تفتیش کے دیگر مراحل مکمل کرکے انشاء اللہ تعالیٰ ملزمان کو سخت سے سخت سزا دی جائے گی۔

جناب سپیکر!وزیراعلیٰ نے بھی اس پر سخت نوٹس لیا ہے ۔یہ ایک بڑاtragic incident ہوا ہے اور میں آپ کو امید دلانا چاہتا ہوں کہ جو بھی اس میں ملوث ہے انشاء اللہ تعالیٰ اس کو سخت سے سخت سزادی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ۔اس توجہ دلاؤنوٹس کا جواب آگیا ہے اب اس توجہ دلاؤنوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس 711 چودھر عامر سلطان چیمہ صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا اس توجہ دلاؤنوٹس کوdispose of کیا جاتا ہے۔اگلا توجہ دلاؤنوٹس نمبر716 سردار شہاب الدین خان کی طرف سے ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔

تحاریک استحقاق

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق کوtake up کرتے ہیں۔پہلی تحریک استحقاق نمبر15/ 31 میاں طاہر صاحب کی طرف سے ہے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر!میں تحریک استحقاق سے پہلے ایک منٹ کے لئے اپنی بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ پہلے بات نہیں کرسکتے، پہلے اپنی تحریک استحقاق پیش کریں۔

وائس چانسلر گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد
کامعزز ممبر اسمبلی کے ساتھ توہین آمیز روّیہ

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 10۔ دسمبر 2014 کو بوقت 12:00 بجے دن میں مفاد عامہ کے حوالے سے ایک ضروری کام کے سلسلہ میں وائس چانسلر، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، مدینہ ٹاؤن فیصل آباد کو ملنے کے لئے ان کے دفتر گیا۔ میں جب یونیورسٹی کے گیٹ پر پہنچا تو یونیورسٹی کا گیٹ بند تھا، میں نے گیٹ کھولنے کے لئے گیٹ کیپر سے کہا موصوف نے جواب دیا کہ وائس چانسلر نے منع کیا ہوا ہے کہ مجھ سے اجازت لئے بغیر کسی کو اندر نہیں آنے دینا۔ میں نے اپنا تعارف کروایا اور وائس چانسلر سے ملاقات کرنے کے لئے کہا تو گیٹ کیپر نے کہا میں پہلے اجازت لے کر آتا ہوں پھر اندر جانے دوں گا۔ بیس منٹ انتظار کے بعد مجھے اندر جانے کی اجازت ملی۔ میں وائس چانسلر سے ملاقات کرنے کے لئے اس کے دفتر چلا گیا۔ میں نے وائس چانسلر کو اپنا تعارف کرواتے ہوئے اپنے آنے کا مقصد بتایا اور ابھی میں اپنی بات کر ہی رہا تھا کہ موصوفہ نے مجھے ٹوکتے ہوئے انتہائی کرخت اور توہین آمیز لہجہ میں کہا میں اس وقت بہت مصروف ہوں آپ بلاوجہ منہ اٹھائے چلے آتے ہیں یہ کوئی ملاقات کا وقت ہے۔ آپ لوگ ایم پی اے کا رعب ڈال کر ہمیں پریشان کرنے آ جاتے ہیں۔ میں نے موصوفہ سے کہا میں عوامی نمائندہ ہوں اور لوگوں کے مسائل کے حل کے لئے سرکاری دفاتر آنا پڑتا ہے۔ سرکاری دفاتر میں ملاقات کے اوقات بھی 2:00 بجے کے بعد ہی شروع ہوتے ہیں۔ میں عین وقت پر آیا ہوں اور آپ کا فرض ہے کہ ایک عوامی نمائندہ کے استحقاق کا خیال رکھتے ہوئے آئین اور قانون کے مطابق بات سنیں اور عوامی مسائل کے حل کے لئے سعی بھی کریں۔ جس پر موصوفہ مزید سیخ پا ہو گئی اور مجھے فوری طور پر اپنے دفتر سے باہر جانے کا کہہ کر ریٹائرنگ روم میں چلی گئی اور میں اس کا منہ دیکھتا رہ گیا۔

جناب سپیکر! میں عوامی نمائندہ ہوں اور لوگوں کے مسائل کے حل کے لئے سرکاری دفاتر جانا میرا آئینی اور قانونی حق ہے جس پر تمام سرکاری افسران عوامی نمائندوں کے مسائل سننے اور حل کرنے کے پابند ہیں۔ وائس چانسلر کے نامناسب رویہ اور توہین آمیز لہجہ سے بات کرنا اور مجھے نظر انداز کر کے اپنے دفتر سے باہر نکل جانا اور عوامی مسائل نہ سننا اس سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا میری اس

تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ مجھے اس تحریک کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کرنے پر اعتراض نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک استحقاق کو کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور دو مہینے کے اندر اس کی رپورٹ ایوان میں پیش کی جائے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں نے پوائنٹ آف آرڈر پر ایک تھوڑی سی گزارش کرنی تھی۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس معاملے پر تو بات ہو گئی ہے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں نے دو دن پہلے بھی بات کرنے کی کوشش کی تھی لیکن اس دن آپ نے کہا تھا وزیر قانون تشریف فرما نہیں ہیں، اس وقت وزیر موصوف تشریف فرما ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی فرمائیں!

میاں طاہر: جناب سپیکر! میرا تعلق فیصل آباد شہر سے ہے، فیصل آباد شہر کے اندر لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال کراچی سے ملتی جلتی ہوتی جا رہی ہے۔ آج دو دن ہو گئے ہیں میرے حلقہ پی پی-69 میں تھانہ ڈی ٹائپ بھی آتا ہے۔ وہاں پر 26 منٹ فائرنگ ہوتی رہی، ڈاکو لوٹ مار کرتے رہے، دکانوں کو لوٹتے رہے لیکن وہاں سے صرف سو گز کے فاصلے پر۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس معاملے پر آپ تحریک التوائے کار لے کر آئیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں نے متعلقہ پولیس سٹیشن۔۔۔

تحاریک التوائے کار

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ پہلے اس معاملے پر تحریک التوائے کار لے کر آئیں اس کے بعد اس کا جواب لیں گے۔ شکریہ۔ اب ہم تحاریک التوائے کار کو take up کرتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 15/22 چوہدری عامر سلطان چیمہ، محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ!

کرایوں میں کمی کے باوجود بند روڈ لاہور پر قائم سرکاری بس سٹینڈز پر اوور چارجنگ جاری

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "خبریں" مورخہ 13- جنوری 2015 کی خبر کے مطابق لاہور انٹر سٹی روٹوں پر 15 فیصد کرایوں میں کمی کے باوجود بند روڈ پر واقع سرکاری بس سٹینڈز پر اوور چارجنگ کا سلسلہ جاری ہے۔ کرایہ نامے آویزاں ہی نہیں کئے گئے ہیں جبکہ اے سی بسوں کا کرایہ مقرر کرنا محکمہ ٹرانسپورٹ کے دائرہ کار سے باہر ہے، ان کا کرایہ ٹرانسپورٹرز خود مقرر کرتے ہیں اور پرائیویٹ بس سٹینڈز نے کرایوں میں 15 فیصد کمی کر دی ہے۔ اس کمی کے باوجود سرکاری بس سٹینڈز پر مختلف ٹرانسپورٹ کمپنیوں کی بسیں اوور چارجنگ کر رہی ہیں جس میں راولپنڈی کا کرایہ -/900 روپے سے کم کر کے -/840 روپے اور پھر مزید کم کر کے -/790 روپے کر دیا گیا ہے مگر سرکاری بس سٹینڈز پر راولپنڈی کا کرایہ -/900 روپے سے -/1000 روپے تک وصول کیا جا رہا ہے۔ اس طرح پشاور کا کرایہ -/900 روپے مقرر ہے اور مسافروں سے ایک ہزار روپے سے لے کر -/1200 روپے تک وصول کیا جاتا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): شکریہ۔ جناب سپیکر! حکومت پاکستان کی طرف سے پٹرولیم کی قیمتوں میں کمی کے تناظر میں حکومت پنجاب نے اسی تناسب سے کرایوں کی شرح میں کمی کر دی ہے جس کی رو سے non A. C پبلک ٹرانسپورٹ کے کرایوں میں 1.06 فی کلو میٹر فی سواری سے کم ہو کر 0.79 فی کلو میٹر فی سواری ہو چکے ہیں، نئی شرح کے مطابق کرایہ نامے جاری ہو کر تمام اڈوں اور گاڑیوں میں آویزاں کروا دیئے گئے ہیں۔ نئی شرح پر عملدرآمد کروانے کے لئے روزانہ کی بنیاد پر کارروائی جاری ہے۔ سیکرٹری ٹرانسپورٹ اتھارٹی لاہور نے اس ضمن میں کارروائی کرتے ہوئے گزشتہ تین ماہ کے دوران 2100 گاڑیوں کے چالان کئے، ان کے مالکان و ڈرائیورز پر مبلغ 21 لاکھ 24 ہزار 500 روپے جرمانہ عائد کیا گیا۔ جہاں تک AC بسوں کے کرایوں اور اوور چارجنگ کا تعلق ہے ان کا کرایہ deregulated ہے اور ہر کمپنی نے اپنی بسوں کے معیار اور

سہولت کے مطابق اپنا کرایہ مقرر کر رکھا ہے جو کہ پٹرولیم کی قیمتوں میں کمی کے بعد اتنی شرح سے کم کروائے گئے ہیں۔ مزید برآں بند روڈ والے سٹی ٹرمینل پر راولپنڈی اور پشاور کے کرایوں کو بھی چیک کیا گیا ہے۔ اس وقت وہاں سے کوئی بھی کمپنی راولپنڈی کے لئے 900 روپے اور پشاور کے لئے 1000 روپے یا 1200 روپے کرایہ وصول نہیں کر رہی بلکہ اس وقت راولپنڈی کا کرایہ 710 روپے اور پشاور کا کرایہ 880 روپے وصول کیا جا رہا ہے۔ تاہم بند روڈ والے اڈوں کی مانیٹرنگ کے لئے خصوصی escort بھی تشکیل دے دیئے گئے ہیں تاکہ ان اڈوں پر کرایوں میں کمی کا اطلاق یقینی بنایا جائے۔ کوئی بھی بس مالک یا ٹرانسپورٹ کمپنی اگر مروجہ قانون اور قاعدہ کی خلاف ورزی کرے گا تو اس کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے اب اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 23/15 چودھری عامر سلطان چیمہ کی طرف سے ہے۔ جی، چیمہ صاحب!

پراونشل بلڈنگ ڈویژن سرگودھا میں خلاف پالیسی بھرتیوں کا انکشاف

چودھری عامر سلطان چیمہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "خبریں" مورخہ 13۔ جنوری 2015 کی خبر کے مطابق محکمہ پراونشل بلڈنگ ڈویژن سرگودھا میں خزانہ سرکار کو عارضی ورک چارج قلی سپروائزر رکھنے کی مد میں بالائے طاق رکھتے ہوئے پالیسی کے خلاف بھرتیوں کا عمل تاحال جاری و ساری ہے۔ پنجاب حکومت کے قواعد و ضوابط کے مطابق محکمہ فنانس ڈیپارٹمنٹ کے کسی بھی تعمیری پراجیکٹ پر ایک عرصہ کے لئے تعیناتی کی جو ضرورت ہوتی ہے وہ ایک مختص عرصہ کے لئے ہوتی ہے اور اس کے لئے باقاعدہ اخبار اشتہار دیا جاتا ہے اور اخبار اشتہار میں ٹینڈر سے لے کر پراجیکٹ مکمل ہونے تک کی تفصیلات اور مدت کا ذکر ہوتا ہے اور پراجیکٹ مکمل کرنے کے لئے مطلوبہ نتائج مقررہ وقت میں حاصل کرنے اور افرادی قوت کو پورا کرنے کے لئے عارضی طور پر ورک چارج ملازمین کو مخصوص عرصہ کے لئے ہائر کیا جاتا ہے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! معزز ممبر کی آواز نہیں آ رہی۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ .Order in the House

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! محکمہ پراونشل بلڈنگ ڈویژن سرگودھا نے من پسند سیاسی اور اپنے ناجائز کاموں کی تکمیل کے لئے مستقل عارضی ورک چارج ملازمین کو سالہا سال سے رکھا ہوا ہے جن کی تنخواہیں نکلوا کر سالانہ خزانہ کو کروڑوں کا جھٹکا لگایا جا رہا ہے جبکہ مذکورہ عارضی ورک چارج ملازمین کو افسران نے ذاتی ملازم بنا کر رکھا ہوا ہے۔ ان میں سے اکثر تو صرف تنخواہیں وصول کرتے ہیں۔ مذکورہ اوورسیئر کی آشیر باد سے ان عارضی ورک چارج ملازمین نے نہ صرف سرکاری دفاتر کے کمروں پر قبضہ کر رکھا ہے بلکہ سرکاری بجلی و گیس استعمال کرنے کے ساتھ ساتھ ان دفاتر میں منشیات کا استعمال بھی کیا جاتا ہے جبکہ ریگولر سٹاف جو کہ ہر ماہ تنخواہ خزانہ سرکار سے لیتے ہیں ڈیوٹی کرنے سے انکاری ہیں حالانکہ ریگولر سٹاف کے ہوتے ہوئے عارضی ورک چارج ملازمین کی کوئی ضرورت نہ ہے۔ سرکاری ریپیئرنگ کا کام جو کہ ریگولر ملازمین نے کرنا ہوتا ہے وہ ٹھیکیدار کر رہے ہیں جبکہ ان کی فکسنگ ہوتی ہے وہ خزانہ سرکار میں جمع ہونا ہوتا ہے لیکن وہ بھی ٹھیکیدار وصول کر کے سرکاری خزانہ کو نقصان پہنچا رہے ہیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، یہ تحریک التوائے کار next week تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/24 شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں صرف ایک بات کی اجازت چاہوں گا کہ پچھلی دفعہ میری چھ سات تحاریک التوائے کار اس بنیاد پر decline کی گئیں کہ ان پر عام بحث ہو گی لیکن ان پر عام بحث نہیں ہوئی۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ میری تحاریک التوائے کار کو decline کرنے کے لئے یہ کہہ دیا گیا کہ ان پر بحث ہو گی۔ اب کل اور پرسوں دو چھٹیاں کی ہیں اگر آپ ان دنوں میں لاء اینڈ آرڈر، ایجوکیشن اور صحت پر بحث رکھ لیتے تو شاید لوگوں کے لئے کچھ بہتر ہو جاتا۔ میری استدعا ہے کہ میری جو پانچ چھ تحاریک التوائے کار decline ہوئی ہیں براہ مہربانی ان کو دیکھ لیجئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! میں دیکھتا ہوں۔

لاہور میں نئے سال کی خوشی میں سر عام شراب نوشی اور نشے کی وجہ سے مرنے والوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ اس سال بھی نئے سال کی خوشی میں ہوٹلوں اور دیگر ذرائع سے منوں کے حساب سے شراب فروخت اور استعمال کی گئی ہے۔ دیسی شراب بھی بیچنے والے پیچھے نہ رہے۔ پچھلے دس سالوں میں ہزاروں افراد شراب نوشی سے مر چکے ہیں جس کا کوئی ریکارڈ نہ ہے۔ شراب اور دوسرے نشوں کی وجہ سے مرنے والے لوگوں کو دفنا دیا جاتا ہے اور رشتے دار مرنے والے کی بے حساب تعریفوں اور صفتوں کے ساتھ فاتحہ خوانی میں مصروف ہو جاتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ کوکین، افیون اور شراب کے پینے والوں کی تعداد اس وقت کروڑوں میں پہنچ چکی ہے اور ان میں ہر عمر کی عورتیں بھی بڑی تعداد میں شامل ہیں۔ خود وفاقی حکومت کے ایک سروے میں تسلیم کیا گیا ہے کہ پچھلے پانچ سال میں منشیات اور شراب کا استعمال بہت بڑھ گیا ہے جس میں پنجاب پہلے نمبر پر ہے۔ شراب نوشی کرنے والے افراد میں 30 فیصد افراد branded wine استعمال کر رہے ہیں جو کہ مختلف سفارتخانوں یا بھارتی بارڈر سے آ رہی ہے، 55 فیصد شراب جعلی تیار ہو رہی ہے جو کہ جگر اور پھیپھڑوں کی بیماریوں میں اضافے کا باعث بن رہی ہے۔ لاہور کے تھانہ مزنگ، لٹن روڈ، مغلپورہ، گجرپورہ، پرانی انار کلی، مناواں، برکی، باٹا پور میں سر عام انڈین شراب فروخت ہو رہی ہے۔ لاہور میں تکے کباب اور سو سے زائد ہوٹلوں کے باہر شراب نوشی عام ہے جو گاڑیوں میں بیٹھ کر کی جا رہی ہے اس میں فائیو سٹار ہوٹل بھی شامل ہیں۔ زمینی حقائق یہ ہیں کہ محکمہ ایکسائز اور پولیس منشیات اور شراب کی فروخت روکنے میں قطعی ناکام ہو چکے ہیں اور اس کی وجہ بے حساب ناجائز منافع بھی ہے۔ صرف لاہور میں دس ہزار غیر مسلموں کے پاس بھی شراب کے لائسنس ہیں المیہ یہ ہے کہ شراب اور منشیات استعمال کرنے والے لوگ خود تو مر رہے ہیں لیکن پورے کے پورے خاندان بھی اس سے شدید متاثر ہو رہے ہیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ اس تحریک التوائے کو بھی next week تک کے لئے pending فرما دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ next week میں اس تحریک التوائے کار کا detail میں جواب دیں گے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/26 میاں طارق محمود صاحب کی ہے۔

کنٹریکٹ پر بھرتی ہونے والے اساتذہ کو مستقل کرنے کا مطالبہ

میاں طارق محمود: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ موجودہ وزیراعلیٰ پنجاب کے سابقہ دور حکومت کے آخری ایام اور موجودہ حکومت کے شروع میں صوبہ میں کام کرنے والے تمام عارضی ملازمین گریڈ ایک تا 16 کو مستقل کرنے کے احکامات کی تعمیل میں تمام محکمہ جات نے اپنے عارضی ملازمین کو مستقل کر دیا ہے مگر ضلع قصور، گجرات اور سرگودھا بلکہ کئی اضلاع میں محکمہ تعلیم میں کام کرنے والے اساتذہ جو کہ عارضی/کنٹریکٹ پر 13-2012 اور بعد میں بھرتی ہوئے ہیں ان کو مستقل نہیں کیا جا رہا جبکہ یہ تمام اساتذہ میرٹ اور حکومت کے قواعد وضوابط اور پالیسی پر بھرتی ہوئے ہیں۔ ان اساتذہ کو کاغذات اور دیگر مختلف پالیسیوں کی نذر کیا جا رہا ہے جبکہ ان اساتذہ نے ٹریننگ اور دیگر formalities بھی پوری کر دی ہیں۔ اس طرح ان اساتذہ کو ذلیل وخوار کیا جا رہا ہے۔ یہ معاملہ صوبائی اسمبلی پنجاب کے اجلاس میں فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون وپارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس ضمن میں یہ عرض ہے کہ صوبہ بھر میں 2008 تک بھرتی ہونے والے تمام ایجوکیٹرز کو 09-10-19 کو regular کر دیا گیا تھا اس کے بعد بھرتی ہونے والے اساتذہ جو کہ 13-2012 اور 2014 میں بھرتی ہوئے۔ ایک پالیسی کے تحت ایجوکیٹرز کی بھرتی کا عمل اس وقت بھی جاری ہے اور توقع ہے کہ یہ اپریل 2015 تک پورے صوبہ پنجاب میں بھرتی کا عمل مکمل کر لیا جائے گا جس کے بعد صوبہ بھر کے تمام ایجوکیٹرز بشمول اضلاع قصور، گجرات، سرگودھا جو کہ 2012 یا 2013 میں بھرتی ہونے کے لئے پالیسی مرتب کی جا رہی ہے تاکہ ان کو regular کر دیا جائے۔ جب پنجاب کے دیگر اضلاع میں ہوں گے تو گجرات، قصور اور سرگودھا کے جتنے اساتذہ ہیں ان کو regular کر دیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر:اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 28/15 محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کی ہے۔

محکمہ تعلیم کی عدم توجہی کے باعث لاکھوں طالبات بنیادی ضرورتوں اور تعلیمی سہولتوں سے محروم

محترمہ خدیجہ عمر: شکریہ۔جناب سپیکر!میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "نوائے وقت" مورخہ 6۔جنوری 2015 کی خبر کے مطابق لاہور محکمہ سکول ایجوکیشن کی عدم توجہی کے باعث پنجاب کے 22ہزار سے زائد گرلز سکولوں کی لاکھوں طالبات بنیادی ضرورتوں اور تدریسی سہولتوں کے بغیر تعلیمی سلسلہ جاری رکھنے پر مجبور ہیں۔ذرائع کے مطابق پنجاب کے دیہی علاقوں میں قائم 89 فیصد اور شہری علاقوں کے 11 فیصد سکولوں میں اساتذہ کی 18ہزار سے زائد خالی اسامیوں کے باعث طالبات کا مستقبل داؤ پر لگا ہوا ہے۔تین ہزار سے زائد پرائمری سکولوں میں چھ جماعتوں کو پڑھانے کے لئے صرف ایک ٹیچر موجود ہے۔پنجاب میں قائم سینکڑوں پرائمری، مڈل، ہائی و ہائر سیکنڈری سکول پانی بجلی، بلڈنگ، چار دیواری سے محروم ہیں۔40 فیصد سکولوں میں فرنیچر ضروریات کے مقابلے میں انتہائی کم ہے جس کی وجہ سے شدید سردی میں بھی طالبات کو ٹھنڈے فرش پر بیٹھنا پڑتا ہے۔دیہات کے 45 فیصد سکولوں میں ٹائلٹ موجود نہیں جس کی وجہ سے طالبات و اساتذہ کو رفع حاجت کے لئے قریبی گھروں میں جانا پڑتا ہے جبکہ 25 فیصد سے زائد سکولوں میں 200 سے زائد طالبات کے لئے صرف ایک ٹائلٹ ہے۔سات ہزار سے زائد سکولوں میں پینے کے صاف پانی کا بندوبست نہیں جس کی وجہ سے طالبات بیماریوں کا شکار ہو رہی ہیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): شکریہ۔جناب سپیکر!پنجاب میں گرلز سکولوں کی کل تعداد 26613 ہے اور 90 فیصد سکولوں میں بجلی کی سہولت موجود ہے۔جہاں تک پینے کے پانی، ٹائلٹس اور چار دیواری کا تعلق ہے اس ضمن میں یہ عرض ہے کہ 99 فیصد سکولوں میں یہ سہولیات موجود ہیں۔جہاں تک پرائمری سکولوں کی چھ جماعتوں کو ایک ٹیچر کے پڑھانے کا

تعلق ہے تو اس حوالے سے یہ عرض ہے کہ 2316 سکول ایسے ہیں جہاں یہ مسئلہ درپیش تھا لیکن حکومت پنجاب کی خصوصی توجہ سے حال ہی میں کی گئی rationalization policy اور اس کے بعد جو کہ اس وقت بھرتی کا process شروع ہے یہ مکمل ہونے کے بعد جو اساتذہ کرام کی کمی کا مسئلہ ہے یہ کافی حد تک حل ہو جائے گا۔ موجودہ مالی سال میں تقریباً 9963 ملین روپے کی لاگت سے سکولوں میں missing facilities دی گئی ہیں جن میں چھت ٹائلٹس، پانی اور بجلی کی فراہمی کا سلسلہ جاری ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جون تک یہ تمام ضرورتیں پوری کرنے کی از حد کوشش کی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! کوئی تو پوائنٹ آف آرڈر دے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! اس بل کے بعد میں آپ کو ٹائم دوں گا۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں لیکن ہم point out نہیں کرتے۔

سرکاری کارروائی

مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر درج ذیل کارروائی ہے۔

مسودہ قانون (ترمیم) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی 2015

MR ACTING SPEAKER: Now, we take up the Parks and Horticulture Authority (Amendment) Bill 2015. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

> "That the Parks and Horticulture Authority (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Housing, Urban Development and Public Health Engineering, be taken into consideration at once."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Parks and Horticulture Authority (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Housing, Urban Development and Public Health Engineering, be taken into consideration at once."

There are two amendments in it. The first amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary and Mrs Khadija Umar. Any mover may move it.

MRS KHADIJA UMAR: Mr Speaker! I move:

> "That the Parks and Horticulture Authority (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Housing, Urban Development and Public Health Engineering, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 15th March 2015."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Parks and Horticulture Authority (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Housing, Urban Development

and Public Health Engineering, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 15th March 2015."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I oppose it.

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب نے اس کو oppose کیا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! یہ بہت important بات ہے لیکن المیہ یہ ہے کہ ہمارے ہاں ہر روز ایک نئی اتھارٹی بنتی ہے، ہر روز نئی کمیٹیاں بنتی ہیں لیکن implement کچھ بھی نہیں ہے۔اب انہوں نے پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی میں کمشنر صاحب کو adjust کرنے کے لئے یہ بورڈ قائم کیا ہے۔ اگر آپ اس کی حالیہ صورتحال دیکھیں تو اس وقت اس کا بہت بُرا حال ہے۔ اس پر کروڑوں روپے خرچ ہو رہے ہیں لیکن اگر آپ صفائی کا overall حال دیکھیں تو جگہ جگہ پر گند پڑا ہوا ہے اور کوڑے کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ ہمارا جو موجودہ set up ہے ہم اس کو بہتر کرنے کی کوشش کیوں نہیں کرتے؟ ہم نئی چیزیں کیوں add کرتے جا رہے ہیں؟ یہ غریب عوام پر بوجھ ہے اور انہی کے taxes کے پیسے کو غلط طریقے سے استعمال کر رہے ہیں۔ ہم یہ سب کچھ اس وجہ سے کر رہے ہیں کیونکہ ہم نے لوگوں کو adjust کرنا ہوتا ہے، مختلف لوگوں کو accommodate کرنا ہوتا ہے اور انہیں accommodate کرنے کے چکر میں اس طرح کی مزید Authorities بنا کر لوگوں کو بے وقوف بنایا جا رہا ہے میری لاء منسٹر صاحب سے التجا ہے کہ اس وقت جو existing set up ہے اس پر غور کریں اور اسے improve کریں نہ کہ نئے لوگوں کو accommodate کرنے کے چکر میں اس کا مزید بیڑہ غرق کر دیں۔ اس کی موجودہ کارکردگی بالکل zero ہے۔ اس وقت چند جگہوں کے علاوہ آپ کو لاہور میں جگہ جگہ پر کوڑے کے ڈھیر نظر آئیں گے۔ ہم اتنی جلدی میں Bills بناتے ہیں کہ بعد میں ہمیں اس میں چیزیں add on کرنے کی ضرورت پیش آ جاتی ہے۔ ہم پہلے ہی سوچ سمجھ کر کیوں نہیں کرتے اور ہم experiments کیوں کرتے رہتے ہیں؟ اس طرح قوم کا پیسا، وقت اور اس اسمبلی کا وقت بھی ضائع ہوتا ہے۔ ہمیں ایک بڑا اہم task دیا گیا ہے، ہم جہاں پر بیٹھے ہیں یہ بڑی ذمہ داری کا task ہے اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم سوچ سمجھ کر فیصلے کریں۔ لوگوں کو accommodate کرنے کے لئے قوم کا پیسا فضول

میں برباد نہ کریں۔ میری التجا ہے کہ عوام کو on board لیا جائے، عوام کی رائے لی جائے اور اس پر دوبارہ غور کیا جائے۔ بہت مہربانی

جناب قائم مقام سپیکر: کیا کسی اور معزز ممبر نے بھی بات کرنی ہے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میری طرف سے اجازت ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں اس میں صرف دو تین چیزیں add کرنی چاہوں گا۔ یہ بات on record ہے کہ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ جب تک میونسپل کارپوریشن کے under تھی تو اس کا almost ایک ارب روپے کا بجٹ تھا اور لاہور سے روزانہ چھ ہزار ٹن garbage collect کیا جاتا تھا۔ جب یہ اتھارٹی بن گئی تو اس کا بجٹ بڑھ کر تقریباً 9۔ ارب روپے ہو گیا اور ابھی بھی exactly six thousand ton garbage کی collection ہو رہی ہے۔ میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ ہر محکمے کے اندر progression ہونی چاہئے اس سے کسی کا، at least میرا کوئی اختلاف رائے نہیں ہے لیکن progression اس وقت ہونی چاہئے جب اس کی ضرورت ہو۔ اب اگر پی ایچ اے لاہور کی خوبصورتی میں، پھول لگانے میں، گرین بیلٹس بنانے اور لائٹیں لگانے میں already کام کر رہی ہے تو ہمیں اس میں ترمیم کی کیا ضرورت ہے؟ وہ ضرورت اس ایوان میں پیش کی جائے کیونکہ اس اتھارٹی میں کام کرنے والے ملازمین کی تنخواہیں tax payers نے دینی ہیں۔ یہاں پر جو خوبصورتی کی جاتی ہے وہ عوام کے پیسوں سے ہوتی ہے اس لئے عوام کے نمائندے ہونے کے ناتے ہمارا اتنا حق تو ہے کہ ہم پوچھیں کہ اس ترمیم کے بعد اس کی working میں کیا بہتری آ جائے گی؟ کیا پھول خود ہی سے اگنا شروع ہو جائیں گے اور کیا گرین بیلٹس خود ہی بننا شروع ہو جائیں گی؟ میں اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ اس کے اندر public opinion کو ضرور incorporate کیا جائے اور بتایا جائے کہ اگر ہم یہ steps لے رہے ہیں تو کیوں لے رہے ہیں؟ اگر اس کی ضرورت ہے تو بالکل ہونا چاہئے لیکن اگر صرف خانہ پُری ہے، ہم نے صرف لوگوں کو adjust کرنا ہے، ہم نے صرف ایک اور اتھارٹی بنا دینی ہے چونکہ حکمرانوں کو اتھارٹی کا لفظ بہت پسند ہے تو میں اس سے بالکل اختلاف کرتا ہوں میں on the floor of the House یہ کہوں گا کہ ہم یہ بات ذمہ داری سے آگے لے کر چلیں نہ کہ کسی کا خواب تھا تو ہم اس کی تعبیر پوری کرنے کے لئے شروع ہوئے ہوئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ کوئی نیا بل نہیں بلکہ already پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی کام کر رہی ہے۔ آپ نے دیکھا ہو گا کہ لاہور اور جہاں جہاں پر پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹیز ہیں وہ وہاں کی خوبصورتی، سبزے، پھولوں کی ضرورت اور صفائی کے لئے کام کر رہی ہیں۔ اس وقت اتھارٹیز کو جو problems آ رہے تھے ان کے تدارک کے لئے چند amendments propose کی گئی ہیں لہذا میں سمجھتا ہوں کہ ان کی یہ ترمیم بلا جواز ہے اس لئے اسے مسترد کیا جائے۔

MR ACTING SPEAKER: The amendment moved and the question is:

> "That the Parks and Horticulture Authority (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Housing, Urban Development and Public Health Engineering, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 15th March 2015."

(The motion was lost.)

The second amendment is from Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh Muhammad Nizam ul Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali Akbar, Mrs Faiza Ahmed Malik, Dr Syed Waseem Akhtar, Mr Ehsan Riaz Fatyana and Mr Ali Salman. Any mover may move it.

(اذان مغرب)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، قاضی صاحب!

QAZI AHMAD SAEED: Mr Speaker! I move:

> "That the Parks and Horticulture Authority (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Housing, Urban Development

and Public Health Engineering, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 28th March 2015:-

1. Sheikh Ala-ud-Din, MPA
2. Sardar Shahab-ud-Din Khan, MPA
3. Mrs Faiza Ahmed Malik, MPA
4. Mrs Ayesha Javed, MPA
5. Ch Aamar Sultan Cheema, MPA
6. Sardar Vickas Hasan Mokal, MPA
7. Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA
8. Dr Murad Raas, MPA
9. Mr Ahmad Shah Khagga, MPA
10. Mian Khurram Jahangir Wattoo, MPA
11. Dr Syed Waseem Akhtar, MPA
12. Mr Ehsan Riaz Fatyana, MPA

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Parks and Horticulture Authority (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Housing, Urban Development and Public Health Engineering, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 28th March 2015:-

1. Sheikh Ala-ud-Din, MPA
2. Sardar Shahab-ud-Din Khan, MPA
3. Mrs Faiza Ahmed Malik, MPA
4. Mrs Ayesha Javed, MPA
5. Ch Aamar Sultan Cheema, MPA
6. Sardar Vickas Hasan Mokal, MPA

7. Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA
8. Dr Murad Raas, MPA
9. Mr Ahmad Shah Khagga, MPA
10. Mian Khurram Jahangir Wattoo, MPA
11. Dr Syed Waseem Akhtar, MPA
12. Mr Ehsan Riaz Fatyana, MPA

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I oppose.

(اس مرحلہ پر نماز مغرب کے لئے اجلاس کی کارروائی بیس منٹ کے لئے ملتوی کی گئی)

(نماز مغرب کے وقفہ کے بعد جناب قائم مقام سپیکر 6 بج کر 34 منٹ پر
کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، قاضی صاحب!

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! سب سے پہلے میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی کب بنی اور اس اتھارٹی کو کتنا عرصہ ہو گیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: آپ سوال نہیں کر سکتے۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! میں گزارش کر رہا ہوں بلکہ اس کا جواب بھی میں دینا چاہتا ہوں۔ یہ اتھارٹی اسی گورنمنٹ نے بنائی تھی جس کو تقریباً آٹھ سال کا عرصہ ہو گیا ہے۔ اب اس میں کون سی قباحت اور کون سے مسائل ہیں کہ سات آٹھ سال کام کرنے کے بعد اس میں ترمیم کی ضرورت محسوس کی گئی ہے؟ یہ حکومت اتھارٹیاں بنانے میں بہت جلدی کرتی ہے اور آئے دن بغیر کسی ضرورت کے ترامیم لے آتی ہے۔ اس اتھارٹی میں ترمیم اس لئے حاصل نہیں کی جا رہی کہ ان کو مفاد عامہ کی ضرورت ہے بلکہ اس لئے لائی جا رہی ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ اختیارات حاصل کئے جائیں، اپنے بندوں کو نوازا جائے اور اس میں کھپایا جائے۔ کلاز 2 میں ترمیم کر کے Rules and Regulations کے ذریعے اتھارٹی حاصل کی جائے اور اس میں اب کمشنر کو شامل کیا جا رہا ہے۔ کمشنر کو اس لئے شامل نہیں کیا جا رہا کہ اس کے پاس کوئی اختیارات ہیں بلکہ اس کے پاس کوئی اور مصروفیت نہیں ہے اس لئے اس کی مصروفیت کے لئے اس کو اس اتھارٹی میں شامل کیا جا رہا ہے۔ میری یہ تجویز ہے کہ پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی کے

قانون میں ترمیم کے لئے اگرSelect Committeeکے پاس اسے بھیج دیا جائے تاکہ مکمل چھان بین کے بعد اس اسمبلی میں پیش کیا جائے تو بہتر ہوگا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! پہلے تو میں معزز ممبر کو یہ بتانا چاہوں گا کہ یہ آٹھ سال پہلے نہیں بلکہ 2012 کے پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی ایکٹ میں ترامیم کر رہے ہیں۔ دوسرا جہاں تک ان کی Select Committeeکے حوالے amendmentہے تو میں اس پر یہی کہوں گا کہ alreadyاسمبلی کی سٹینڈنگ کمیٹی نے اس Billپر غور و خوض کر کے سفارش کی ہے اور جو ترامیم درکار تھیں کہ پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی اپنے فرائض بہتر انجام دے سکے وہ ترامیم ہم لے کر آئے ہیں اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ترمیم بلا جواز ہے لہذا اس کو مسترد فرمایا جائے۔

MR ACTING SPEAKER: The amendment moved and the question is:

"That the Parks and Horticulture Authority (Amendment) Bill 2015, as recommended by Standing Committee on Housing, Urban Development and Public Health Engineering, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 28th March 2015:-

1. Sheikh Ala-ud-Din, MPA
2. Sardar Shahab-ud-Din Khan, MPA
3. Mrs Faiza Ahmed Malik, MPA
4. Mrs Ayesha Javed, MPA
5. Ch Aamar Sultan Cheema. MPA
6. Sardar Vickas Hasan Mokal, MPA
7. Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA
8. Dr Murad Raas, MPA
9. Mr Ahmad Shah Khagga, MPA
10. Mian Khurram Jahangir Wattoo, MPA

11. Dr Syed Waseem Akhtar, MPA
12. Mr Ehsan Riaz Fatyana, MPA

(The motion was lost.)

Now, the motion moved and the question is:

"That the Parks and Horticulture Authority (Amendment) Bill 2015, as recommended by Standing Committee on Housing, Urban Development and Public Health Engineering, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR ACTING SPEAKER: Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR ACTING SPEAKER: Now, the Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR ACTING SPEAKER: Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

"That the Parks and Horticulture Authority (Amendment) Bill 2015, be passed."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Parks and Horticulture Authority (Amendment) Bill 2015, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Parks and Horticulture Authority (Amendment) Bill 2015, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

(نعرہ ہائے تحسین)

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ نے مجھ سے commitment کی تھی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، مجھے یاد ہے مگر مجھے اس پر آپ ایک موقع دے دیں۔ اس بل کے بعد ایک اور بل بھی ہے تو میں اس کے بعد آپ کو ضرور موقع دوں گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جی، ٹھیک ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! ابھی جو بل پاس ہوا ہے میں اس حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں کہ ہارٹیکلچر اتھارٹی بننے سے پہلے سستی روٹی اتھارٹی بھی بنی ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: چیمہ صاحب! آپ کو پورا موقع دیا گیا ہے آپ اس وقت یہ بات کر سکتے تھے۔۔۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! وہ اتھارٹی بنی تھی لیکن اب اس کا کوئی کام نہیں رہا مگر تنخواہوں کی مد میں قومی خزانے کو کروڑوں روپے کا نقصان پہنچایا جا رہا ہے تو بہتر ہے کہ اس طرح کی اتھارٹی بنانے کی بجائے اس کو wind up کر دیا جائے اور wind up کے لئے بھی حکومت کوئی قرارداد لے آئے تو میرا خیال ہے کہ مناسب رہے گا۔

مسودہ قانون (ترمیم) سٹریٹجک کوآرڈینیشن پنجاب 2015

MR ACTING SPEAKER: Now, we take up the Punjab Strategic Coordination (Amendment) Bill 2015. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

> "That Punjab Strategic Coordination (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

> "That The Punjab Strategic Coordination Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

Since there are two amendments in this motion. The first amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, and Mrs Khadija Umar. Any mover may move it.

SARDAR VICKAS HASAN MOKAL: Mr Speaker! I move:

> "That The Punjab Strategic Coordination Bill 2015, as recommended by Standing Committee on Home Affairs, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 15th March 2015."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

> "That The Punjab Strategic Coordination Bill 2015, as recommended by Standing Committee on Home Affairs, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 15th March 2015."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I oppose.

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سردار صاحب! اسے لاء منسٹر نے oppose کیا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں اس بل کی Clause 5 پڑھ کر آپ کو سناؤں گا:

> The Special Secretary, Home Department apprised the Committee about the aims and objects of the Bill. He said that the Punjab Strategic Coordination Act 2014 was enacted to provide institutional mechanism

جناب سپیکر! کون سا institutional mechanism، میری جو ترمیم ہے اس میں specifically کہا گیا ہے کہ eliciting opinion circulate کی جائے۔ بات یہ ہے کہ اس وقت جو کمیٹی کی کمپوزیشن ہے اس میں وزیراعلیٰ چیئرپرسن ہیں، وائس چیئرپرسن کی ترمیم آچکی ہے جو کہ منسٹر ہوں گے، چیف سیکرٹری جو کہ سیکرٹری to the Government، ہوم ڈیپارٹمنٹ، صوبائی پولیس آفیسر ہیں، ان کو کس Mechanism کی ضرورت ہے؟ وزیراعلیٰ یا منسٹر صاحب کو اس institutional mechanism یا جو یہ overall کمیٹی کام کرے گی کیونکہ اگر ڈیپارٹمنٹ نے صرف بیٹھ کر اس کے اندر کچھ چیزیں concrete کرنی ہیں تو وہ ہمارے ساتھ share کی جائیں، ممبر پارلیمنٹ کے ساتھ کی جائیں اور عوام کے ساتھ share کی جائیں کہ strategic Committee یہ یہ کام کرے گی۔ اس میں صرف تین لفظوں کے اندر provide institutional mechanism کر دیا گیا ہے۔ اس کمیٹی کے ممبران میں مسز کنول نعمان، چودھری رفاقت صاحب، رانا محمد افضل صاحب، محمد احسان الحق اویس قاسم خان even چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، مطلب ان سے پوچھا تو جائے کہ کیا بتایا گیا تھا کہ یہ جو بل ہے اس کا purpose کیا ہوگا، یہ کیا کرے گا اور کس طرح سے کرے گا؟ اس لئے ہماری یہ request ہے کہ جو ترمیم ہم نے پیش کی ہے کہ اس کو مفاد عامہ کے لئے circulate کیا جائے، عوام کو بتایا جائے اور پارلیمنٹیرین کو sensitize کیا جائے کہ یہ کیسے ہو گا، اس کی deliverables کیا ہیں، achievements کیا ہوں گی تو اس کے بعد اسے آگے لے کر جائیں۔ اگر ایک چیز اچھی ہے تو بالکل ہونی چاہئے لیکن کم از کم اس میں ایک ٹائم دیا جائے hot thought process دیا جائے اور جلد بازی نہ کی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! اس بل کو مشتہر کرنے کی ضرورت اس لئے نہیں ہے کہ محکمہ کی ویب سائٹ پر پہلے ہی مشتہر کیا گیا تھا اور متعلقہ افراد اس قانون سے پوری طرح سے باخبر ہیں۔ اس کے علاوہ قائمہ کمیٹی میں انہوں نے معزز ممبران کے حوالے سے بات کی ہے تو قائمہ کمیٹی میں بھی پہلے ہی بہت زیادہ غور و خوض ہوا ہے۔ آج کل جس طرح کے موجودہ ملکی حالات ہیں اس میں counter terrorism پر جو ہماری پالیسی ہے، اس کے حوالے سے یہ بہت اہم بل ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ان کی جو ترامیم ہیں وہ بلاجواز ہیں لہذا ان کو مسترد فرمایا جائے۔

MR ACTING SPEAKER: The motion moved and the question is:

> "That The Punjab Strategic Coordination Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 15th March 2015."

(The motion was lost.)

The second amendment is from Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh. Muhammad Nizam ul Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali Akbar, Mrs Faiza Ahmed Malik, Dr Syed Waseem Akhtar, Mr Ehsan Riaz Fatyana and Mr Ali Salman. Any mover may move it.

DR SYED WASEEM AKHTAR: Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Strategic Coordination (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 31st March 2015.
>
> 1. Sardar Shahab-ud-Din Khan, MPA.
> 2. Mrs Faiza Ahmed Malik, MPA.
> 3. Mrs Ayesha Javed, MPA.

4. Ch Aamar Sultan Cheema, MPA.
5. Sardar Vickas Hasan Mokal, MPA.
6. Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA.
7. Dr Murad Raas, MPA.
8. Mr Ahmad Shah Khagga, MPA.
9. Mian Khurram Jahangir Wattoo, MPA.
10. Dr Syed Waseem Akhtar, MPA.
11. Mr Ehsan Riaz Fatyana, MPA.

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That The Punjab Strategic Coordination Bill 2015, as recommended by Standing Committee on Home Affairs, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 31st March 2015.

1. Sardar Shahab-ud-Din Khan, MPA.
2. Mrs Faiza Ahmed Malik, MPA.
3. Mrs Ayesha Javed, MPA.
4. Ch Aamar Sultan Cheema, MPA.
5. Sardar Vickas Hasan Mokal, MPA.
6. Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA.
7. Dr Murad Raas, MPA.
8. Mr Ahmad Shah Khagga, MPA.
9. Mian Khurram Jahangir Wattoo, MPA.
10. Dr Syed Waseem Akhtar, MPA.
11. Mr Ehsan Riaz Fatyana, MPA.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I oppose.

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب! اسے oppose کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس ایوان کے اندر حسب معمول stereo type کارروائی رواں دواں ہے اور رٹا رٹایا جواب منسٹر پارلیمانی امور کی طرف سے ترمیم کے حوالے سے آئے گا اور پھر اکثریت کی بنیاد پر وہ ترمیم reject ہو جائے گی۔ یہ کھیل تماشا کافی عرصے سے اس ایوان کے اندر چل رہا ہے۔ میں ابتدا میں یہ عرض کروں گا کہ ہمیں اس پر بھی غور و فکر کرنا چاہئے اور اس میں بہتر طریق کار یہ ہے کہ جب یہ بل ایوان میں lay ہو تو اسی وقت اس پر open بحث کی جائے۔ حکومتی بنچز بھی اس پر بات کر لیں، اپوزیشن بنچز بھی بات کر لیں اور اس وقت جو تجاویز مرتب ہوں تو ان کی روشنی میں سٹینڈنگ کمیٹی اسے دیکھے اور اس کے بعد وہ formulate ہو جائے۔ دیکھیں اس وقت اپوزیشن کی طرف سے جتنے بھی درد دل کے ساتھ، جتنے بھی غور و فکر کے ساتھ اور جتنی بھی بہتری لانے کے حوالے سے جتنی بھی ترامیم پیش کی جائیں گی وہ اکثریت کی بنیاد پر اس حوالے سے bulldoze ہو جائیں گی اس لئے ہم نے یہ تجویز کیا ہے کہ روایتی طور پر ditto type اور stereo type کارروائی سے تھوڑا سا ہٹتے ہوئے اگر ہم ایک ایسی کمیٹی بنا دیتے ہیں جس میں بہت سارے ممبرز ہوں تو اس پر دوبارہ از سر نو بل اسمبلی کی طرف جائے تو اس پر غور و خوض کریں اور اپوزیشن کی طرف سے آنے والی مختلف تجاویز پر بھی in corporate کریں تو اس بل کی بہتر شکل و صورت بن سکتی ہے۔ ظاہر ہے کہ اس پر کوئی دو رائے نہیں ہیں کہ دہشت گردی نے اس ملک کے اندر ہر چیز کو منفی سمت میں لے جانے کے حوالے سے پریشان کیا ہوا ہے اور اس ملک کی اٹھارہ، انیس کروڑ کی آبادی اور اس ملک کی دینی و سیاسی پارٹیاں بھی اس پر commitment رکھتی ہیں کہ دہشت گردی کی جو لعنت ہے جسے لانے کے لئے ہمارے موصوف سابق ڈکٹیٹر جنرل پرویز مشرف صاحب کا بڑا ہاتھ ہے جو امریکہ کے سیکرٹری آف سٹیٹ کے ایک ٹیلیفون پر صاحب بہادر ڈھیر ہو گئے اور اس ملک کی تمام فضائیں، تمام انٹیلی جنس معلومات بھی اور full cooperation امریکہ کو فراہم کرتے ہوئے کہا کہ ہم اس کے فرنٹ مین اتحادی ہیں اور ساتھ ساتھ یہ بھی بات کہی کہ یہ جو کشمیر کا جہاد ہے یہ اس سے مبرا ہو گا اور ہم کشمیر کی آزادی کے ساتھ committed ہیں جو کہ جاری و ساری۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! اسی پر آ جائیں تو بہتر رہے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! وہ ساری باتیں ادھر ادھر رہ گئی ہیں اور جب امریکہ کی physical presence افغانستان کے اندر آ گئی تو اس کے سارے شاخسانے ہیں کہ اس وقت پورا ملک بھگت رہا ہے اور یہ جنگ ظاہر ہے کہ اب پورے ملک کی جنگ بن گئی ہے اور پورا ملک بھگت رہا ہے۔ اس وقت پنجاب

کے اندر بھی دھماکے ہوئے ہیں اور باوجود اس وقت بہت ہی محنت ہماری پاک افواج قربانیاں دیتے ہوئے اس دہشت گردی کے خاتمہ کے لئے کر رہی ہے جسے ہم خراج تحسین پیش کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود معاملہ جاری و ساری ہے اور مزید اقدامات کی ضرورت ہے۔ تو اس میں ہم یہ سمجھتے ہیں کہ مثلاً Bill میں گورنمنٹ نے جو propose کیا ہے وہ بھی اسی طرح پاس ہو جائے گا کہ دو ممبر اس ایوان کے جن کو گورنمنٹ nominate کرے گی تو ظاہر ہے گورنمنٹ انہی کو nominate کرے گی جو وہاں چپ کر کے خاموشی کے ساتھ ایسے ہاتھ کھڑا کر دیں۔ اب دیکھیں یہ سب دوست احباب بیٹھے ہیں انہیں غور و فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے غور و فکر کرنے کا فائدہ بھی کوئی نہیں ہے ان کی جو voice box ہے [******] یہ بول نہیں سکتے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ مہربانی کر کے اسی پر بات کریں۔

MINISTER FOR LABOUR AND HUMAN RESOURCES (Raja Ashfaq Sarwar): Mr Speaker! This is strongly objectionable. This is totally irrelevant.

ان کی جو اپنی amendment ہے اُس پر بات کریں۔ pointing کرنے کی بجائے اور اس طرح منسٹرز اور ممبران کو نیچا دکھانا. this is not the way.

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ نے مجھے اجازت دی ہے منسٹر صاحب کو یاد کروانے کی ضرورت نہیں اور ویسے بھی میں یہ گزارش کروں گا کہ جب آپ ایوان کو run کر رہے ہیں کسی منسٹر کو ضرورت نہیں ہے کہ وہ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ relevant بات کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں relevant بات یہ کر رہا ہوں کہ انہوں نے بل کے اندر جو بات کی ہے کہ اس میں دونوں ممبرز گورنمنٹ ڈالے گی، ہمارا opinion یہ ہے کہ یہ آپ کا اختیار ہونا چاہئے، سپیکر کا اختیار ہونا چاہئے، یہی اس ایوان کا حسن ہے کہ ایک ممبر حکومتی اور ایک ممبر اپوزیشن بنچوں سے لیا جائے اور اس طرح بہتر طریقے سے یہ معاملہ چل سکتا ہے۔ اس طرح کی اور بہت ساری باتیں ہیں اس لئے سپیشل کمیٹی کا ہم نے propose کیا ہے ہماری پورے ایوان کو رائے تو یہی ہے کہ اس کی منظوری دے دیں لیکن ظاہر ہے یہ کہاں منظوری دینے والے ہیں۔

---

* بحکم جناب قائم مقام سپیکر صفحہ نمبر 541 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! پہلے تو میں معزز ممبر ڈاکٹر صاحب کو کہنا چاہوں گا کہ جو ترمیم انہوں دی تھی اُس سے ہٹ کر اگلی ترمیم پر انہوں نے ابھی بات کرنا شروع کر دی اب آیا اس پر جو انہوں نے اگلی ترمیم بل میں دی ہوئی ہے کیا دوبارہ پھر وہی بات repeat کریں گے تو میں آپ سے کہوں گا کہ آپ پھر دوبارہ اس کو دیکھ لیں کہ معزز ممبر دوبارہ اس چیز کو repeat نہ کریں۔ یہ جو ان کی ترمیم تھی کہ Select Committee کے سپرد کیا جائے تو اُس کے متعلق میں یہی کہوں گا کہ بل ہذا پر Standing Committee اپنے منعقدہ ہائے اجلاس میں پہلے ہی کافی غور و خوض کر چکی ہے اور اس بل کو Select Committee کے سپرد کرنے سے مزید کسی فائدے کا امکان نہ ہے لہذا ترمیم بلا جواز ہے اس کو مسترد فرمایا جائے۔

MR ACTING SPEAKER: The amendment moved and the question is:

"That The Punjab Strategic Coordination (Amendment) Bill 2015, as recommended by Standing Committee on Home Affairs, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 28th March 2015:

1. Sardar Shahab-ud-Din Khan, MPA.
2. Mrs Faiza Ahmed Malik, MPA.
3. Mrs Ayesha Javed, MPA.
4. Ch Aamar Sultan Cheema, MPA.
5. Sardar Vickas Hasan Mokal, MPA.
6. Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA.
7. Dr Murad Raas, MPA.
8. Mr Ahmad Shah Khagga, MPA.
9. Mian Khurram Jahangir Wattoo, MPA.
10. Dr Syed Waseem Akhtar, MPA.
11. Mr Ehsan Riaz Fatyana, MPA.

(The motion was lost.)

> Now, the motion moved and the question is:
>
> "That The Punjab Strategic Coordination amendment Bill 2015, as recommended by Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR ACTING SPEAKER: Now, we take up the Bill Clause by Clause. Clause 2 of the Bill is under consideration. There are two amendments in it. The first amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh. Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali Akbar, Mrs Faiza Ahmed Malik, Dr Syed Waseem Akhtar, Mr Ehsan Riaz Fatyana and Mr Ali Salman. Any mover may move it.

QAZI AHMED SAEED: Mr Speaker! I move:

> "That in Clause 2 of the Bill, for para (d) of the proposed sub-section (1) of section 3 of the Principal Act, the following be substituted:
>
> "(d) Two members of the Provincial Assembly of the Punjab, one each from Opposition and Treasury, to be nominated by the Speaker of the Assembly.

These Members shall invariably be invited to attend the meetings of Provincial Strategic Coordination Board."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

That in Clause 2 of the Bill, for para (d) of the proposed sub-section (1) of section 3 of the Principal Act, the following be substituted:

"(d) Two members of the Provincial Assembly of the Punjab, one each from Opposition and Treasury, to be nominated by the Speaker of the Assembly.

These Members shall invariably be invited to attend the meetings of Provincial Strategic Coordination Board.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I oppose.

جناب قائم مقام سپیکر: جی، قاضی صاحب!

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! اس بل کی Clause 2(d) کے ذریعے دو ممبران صوبائی اسمبلی کو اس بل میں شامل کیا گیا ہے میں نہیں سمجھتا کہ یہ کوئی ترمیم ہے جس میں ممبران کو گورنمنٹ شامل کرے یا گورنمنٹ اُن کو nominate کرے۔ مناسب یہی ہے کہ اس بل میں جن دو ممبران صوبائی اسمبلی کو شامل کیا جا رہا ہے ان دونوں کا اختیار سپیکر کو ہونا چاہئے Provincial Coordination Board کی meeting میں باقاعدہ مدعو کیا جائے تاکہ وہ اپنا صحیح رول آزادی کے ساتھ ادا کر سکیں بصورت دیگر اس بورڈ کی صحیح معنوں میں کوئی حیثیت یا نمائندگی نہیں ہو گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب! آپ نے بات کرنی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ابھی منسٹر صاحب نے بات کی ہے کہ Standing Committee کی meeting میں کافی غور و خوض کیا ہے میں منسٹر صاحب کو challenge کرتا ہوں جو کچھ ایوان کے اندر اس حوالے سے پیش ہوا تھا اور جس طرح کمیٹی کو چلا گیا یہ کہتے ہیں ہم نے بڑا غور و خوض کیا کوئی ایک زیر زبر، کوئی کومے اور کوئی فل سٹاپ کا فرق اگر انہوں نے اُس کمیٹی کی میٹنگ میں ڈالا ہو تو میں ماننے کے لئے تیار ہوں۔ اُس کے اندر کچھ بھی نہیں ہوتا بس ایک exercise اس حوالے سے فضول سی ہو جاتی ہے۔ دیکھیں قاضی احمد سعید صاحب نے بھی اس پر بات کی ہے اس میں کیا

حرج ہے کہ گورنمنٹ کی جگہ اگر ہم سپیکر نوٹ کر دیں؟ سپیکر کو بھی گورنمنٹ ہی nominate کرتی ہے پھر ایوان اس کو approve کر دیتا ہے الیکشن کے بعد پھر وہ سپیکر بن جاتے ہیں اور حکومتی بنچ ہی سپیکر کو بھی nominate کرتے ہیں لیکن اس حوالے سے ایوان کا وقار بڑھتا ہے اور اس ایوان کی جو اتھارٹی ہے وہ تسلیم ہوتی ہوئی نظر آتی ہے۔ عوام کو بھی احساس ہوتا ہے کہ جو اتنا خرچ ہم اسمبلی پر کرتے ہیں اسمبلی کی بھی کوئی حیثیت ہے، اس کے سپیکر کی بھی کوئی حیثیت ہے تو آپ کی حیثیت کو undermine کرنے کی کوشش ہے میں اس پر شدید احتجاج کرتا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! پہلے میں آپ سے درخواست کروں گا کہ پیچھے جو انہوں نے بات کی تھی [**********] وہ غیر پارلیمانی لفظ ہے اس کو کارروائی سے حذف کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ان الفاظ کو کارروائی سے حذف کر دیا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! دوسرا میں یہ کہنا چاہوں گا کہ جو ہماری Standing Committee ہے اُس میں اپوزیشن کے ممبران بھی اُس کے ممبر ہیں میں اُن کے نام آپ کو بتا دیتا ہوں اپوزیشن سے عامر سلطان چیمہ صاحب بھی اُس کمیٹی کے ممبر تھے اور اس کے علاوہ بھی ممبران اُس میں موجود تھے جس میں ان ساری ترمیم پر غور ہوا دوسرا میں یہ بتانا چاہوں گا کہ یہ قانون جو حال ہی میں پاس کیا گیا ہے کیونکہ جو اس وقت ملکی حالات ہیں اور اُس میں specially وزیر اعلیٰ کی سربراہی میں آپ کی پنجاب سٹریٹجک کوآرڈینیشن کی جو کمیٹی بنائی گئی ہے اُور اس میں اس وقت جب ہم نے یہاں ترمیم کی تھی تو چونکہ اُس وقت پنجاب میں وزیر داخلہ کا چارج کسی کو نہیں دیا گیا تھا تو وہ اس میں سے رہ گئے تھے۔ اِس میں ہم نے یہی main amendment دی ہے کہ وزیر اعلیٰ اس کمیٹی کے چیئرمین اور وزیر داخلہ وائس چیئرمین ہوں گے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ جہاں تک انہوں نے ممبران کی تقرری کے بارے میں بات کی ہے تو وہ حکومت کا اختیار ہے اور اِس میں دیا گیا ہے کہ دونوں ممبران کو حکومت nominate کرے گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس بابت کسی تبدیلی کی ضرورت نہیں ہے، ترمیم ہذا بلا جواز ہے لہذا مسترد فرمائی جائے۔

* بحکم جناب قائم مقام سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

MR ACTING SPEAKER: The motion moved and the question is:

That in Clause 2 of the Bill, for Para (d) of the proposed sub-section (1) of Section 3 of the Principal Act, the following be substituted:

"(d) Two members of the Provincial Assembly of the Punjab, one each from Opposition and Treasury, to be nominated by the Speaker of the Assembly.

These Members shall invariably be invited to attend the meetings of Provincial Strategic Coordination Board."

(The motion was lost.)

The second amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali Akbar, Mrs Faiza Ahmed Malik, Dr Syed Waseem Akhtar, Mr Ehsan Riaz Fatyana and Mr Ali Salman. Any member may move it.

CH AAMAR SULTAN CHEEMA: Mr Speaker! I move:

"That in Clause 2 of the Bill, for para (h) of the proposed sub-section (1) of Section 3 of the Principal Act, the following be substituted:

"(h) Three persons having extensive experience and comprehensive knowledge of counter terrorism and policy formulation to be nominated by the Government, each for a term of two years, and."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

That in Clause 2 of the Bill, for Para (h) of the proposed sub-section (1) of Section 3 of the Principal Act, the following, be substituted:

"(h) Three persons having extensive experience and comprehensive knowledge of counter terrorism and policy formulation to be nominated by the Government, each for a term of two years."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I oppose it.

جناب قائم مقام سپیکر: لاء منسٹر نے اس کو oppose کیا ہے۔ جی، چیمہ صاحب!

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! اس میں ہماری گزارش یہ ہے کہ آج کل جس طرح دہشت گردی کا سلسلہ شروع ہوا ہے اب حال ہی میں لاہور میں ایک دہشت گردی کا واقعہ ہوا اور اس سے اگلے دن اسلام آباد میں ہو گیا۔ اس ترمیم کے ذریعے ایک صوبائی کونسل بنائی جا رہی ہے جس میں ایسے افراد کا تعین کرنا چاہتے ہیں جن کو اس سارے سلسلے میں علم ہونا چاہئے۔ ہماری اس میں یہی گزارش ہے کہ اس کونسل میں دہشت گردی کی روک تھام کے لئے وسیع علم رکھنے والے لوگوں کو رکھا جائے۔ اس میں وہ تین لوگ ہوں جن کو پتا ہو کہ کس طرح اس دہشت گردی سے نمٹنا ہے، اُن کا اِس حوالے سے experience ہو تاکہ اس کونسل کی سفارشات ایسی ہوں جن پر عمل کر کے واقعی فائدہ ہو سکے۔ یہ دہشت گردی کافی دیر سے ہو رہی ہے لیکن کیا ہم نے اس دہشت گردی کی روک تھام کے لئے کوئی اقدامات اٹھائے ہیں؟ میں کل ہی ٹی وی پر دیکھ رہا تھا کہ لاہور میں جو واقعہ پیش آیا اور وہاں جو کیمرے لگے ہوئے تھے ان کیمروں سے وہ scene لیا ہی نہیں گیا جہاں سے دہشت گرد آ رہا تھا۔ ٹی وی پر بتا رہے تھے کہ وہ CCTV کیمرہ اُس وقت کسی دوسری جگہ کی picture لے رہا تھا اس لئے اس دہشت گردی کی picture نہیں آ سکی۔ دہشت گردی کے حوالے سے یہ کیسے نقائص ہیں اور کیسی ہماری خامیاں ہیں حالانکہ ہمیں پتا ہے کہ ہم پچھلے دس بارہ سال سے اس مسئلے سے دوچار ہیں۔ شمالی علاقہ جات کے حوالے سے ایک وسیع آپریشن ہوا اور فوج اپنا بھرپور کردار ادا کر رہی ہے۔ کیا پاک فوج کی طرح حکومت وقت پر کوئی فرض عائد نہیں ہوتا کہ وہ سابقہ واقعات سے سبق سیکھتے ہوئے کچھ کرے؟ یہ لاہور میں کوئی پہلا

واقعہ نہیں ہوا۔اس موجودہ حکومت کو سات سال ہو گئے ہیں اور ان سات سالوں میں لاہور میں یہ آٹھواں واقعہ ہے۔کیا اس سے پہلے ہم نے سبق نہیں لیا، ہم نے ایسی چیزوں کو کیوں نہیں ترتیب دیا؟اگر ہم میٹرو بس بنا سکتے ہیں، ہم ڈینگی کی روک تھام کر سکتے ہیں،ڈینگی کا بہت بڑا عذاب آیا تھا اور میں اس پر مبارکباد دوں گا کہ اِن کی حکومت نے اس پر دن رات کام کر کے اس کو ختم کیا۔ جس طرح وزیراعلیٰ نے ڈینگی پر کام کیا تو کیا وہ دہشت گردی کے ان معاملات سے نمٹنے کے لئے کام نہیں کر سکتے تھے، وہ ان سات سالوں میں کوئی ایسی strategy نہیں بنا سکے، کوئی ایسی پالیسی وضع نہیں کر سکے جس سے دہشت گردی کے اقدامات رک سکتے تاکہ پنجاب میں امن وسکون ہو؟ ہمیں پریشانی ہے کیونکہ جب کوئی شخص صبح گھر سے اپنے کسی کام کاج کے لئے جاتا ہے تو پتا نہیں وہ گھر میں واپس سلامتی سے لوٹ سکتا ہے یا نہیں؟ یہ ایسے معاملات ہیں کہ حکمرانوں نے اپنی حفاظت کے لئے،اپنے خاندانوں کی حفاظت کے لئے ایلیٹ فورس لگا رکھی ہے حالانکہ یہ ایلیٹ فورس اور ایسے دوسرے ادارے دہشت گردی کی روک تھام کے لئے بنائے گئے تھے اور اب وہ ان حکمرانوں کی حفاظت کے لئے ہیں۔ حکمران جو اپنی حفاظت کے لئے ان کو استعمال کر رہے ہیں کیا وہ ان کو عوام الناس کی حفاظت کے لئے استعمال نہیں کر سکتے تھے ؟اس سلسلے میں ہماری گزارش یہ ہے کہ اس دہشت گردی کے خاتمے کے لئے جو متعلقہ پالیسیاں بنائی جائیں اس میں تجربہ کار اور علم رکھنے والے افراد کو شامل کیا جائے تاکہ بہتر نامزدگی ہو سکے اور کونسل کی کارکردگی کو واضح کیا جا سکے۔ ہمیں دہشت گردی کے حوالے سے اٹھائے جانے والے اقدامات نظر آنے چاہئیں۔ان اقدامات کے حوالے سے ہمیں کچھ نظر نہیں آ رہا ہے۔ کہیں واقعہ ہوتا ہے تو ہم چند دن تک اس پر افسوس کا اظہار کرتے ہیں اور پھر بھول جاتے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ اس ترمیم کے ذریعے جن تین افراد کو صوبائی سکیورٹی کونسل میں نامزد کیا جائے ان کے experience اور ایسے سلسلے جن کو واضح کرنا ضروری ہے تو یہ اس کو واضح کریں تاکہ دہشت گردی کے اقدامات رک سکیں۔آج حکومت،اپوزیشن، علماء کرام اور تمام سیکٹر اکٹھے ہیں۔انہوں نے گورنمنٹ کو اختیارات دیئے ہیں۔ ہم سب دہشت گردی کے معاملے پر حکومت کے ساتھ اکٹھے ہیں لیکن ہمیں اس سارے سلسلے کا کوئی عملی ثبوت بھی نظر آنا چاہئے جو کہ آج تک نظر نہیں آیا۔اس سلسلے میں حکومت ابھی تک ناکامی سے دوچار ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،ڈاکٹر وسیم اختر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ آج specialization کا دور ہے اور ہمیں specialization ہی کی طرف جانا چاہئے۔ جو terrorists ہیں وہ ہوم ورک کرتے ہیں، ریکی کرتے

ہیں اوراس کی مشق کرتے ہیں۔ یہ میں نہیں کہہ رہا بلکہ آپ دیکھیں جو پشاور کا واقعہ ہوا ہے جس میں معصوم بچوں کو کچل کر شہید کر دیا گیا اور سارے کے سارے خاندان اس حوالے سے اب بھی کرب سے گزر رہے ہیں۔ اس میں جو ISPR کے ڈی جی تھے ان کی live پریس کانفرنس آرہی تھی جس کو میں دیکھ رہا تھا۔ وہ کہہ رہے تھے کہ ان دہشت گردوں نے سکول کے قریب رہائش اختیار کی، سکول کی ریکی کی، آنے جانے کے حوالے سے روٹ کا تعین کیا، پلاننگ کی، رینجرز کی وردی پہن کر گاڑی میں آئے، چار پانچ ناکوں سے گزرے اور پھر آکر یہ بہیمانہ واردات کی جس پر پوری قوم دکھی ہوئی۔ یہ ایسا واقعہ تھا جس نے ہر دل کو move کیا اور اس حوالے سے بہت ہی رونے کا مقام تھا۔ اس میں ہم نے یہ بات نہیں کی کہ ان تین ممبران کو اپوزیشن nominate کرے یا آپ nominate کریں بلکہ ان کو گورنمنٹ ہی nominate کرے۔ یہ بل تو مستقل ایکٹ بن جائے گا اور یہ چلے گا لیکن اگر کوئی چیز مزید specify ہو جاتی ہے تو اس کے اندر اچھائی ہو جائے گی۔ جب بھی کسی نے ان کو nominate کرنا ہے اس کے سامنے یہ سارے parameters بھی آجائیں گے کہ صوبائی اسمبلی نے اس بل کو پاس کرتے ہوئے یہ راہنمائی کی ہے کہ اس طرح کے لوگ اس میں شامل کئے جانے چاہئیں۔ ہم نے یہ بات اس لئے کی ہے کہ دیکھیں ہمارے ہاں کابینہ بنتی ہے، میرے بھائی وزیر زراعت یہاں روز آکر بیٹھتے ہیں۔ By profession he is a medical doctor. اگر ایک میڈیکل ڈاکٹر اسمبلی کے اندر آگیا ہے، چاہئے تو یہ تھا کہ اس کو محکمہ صحت دیا جائے جس شعبہ میں انہوں نے پانچ چھ سال پڑھا ہے اور اس کے بعد میڈیکل کی پریکٹس کی ہے۔ اس کے پاس ایسا knowledge خود بخود اس حوالے سے generate ہو جاتا ہے کیونکہ وہ پانچ چھ سال پڑھتا ہے اس کی بہت سی terminology یہ ایوان نہیں سمجھتا لیکن ڈاکٹر سمجھ رہا ہوتا ہے۔ میں آپ کی خدمت میں عرض کروں کہ اسی طرح ایک ہمارے صوبائی وزیر صحت ہوتے تھے۔ اب میں ان کا نام نہیں لیتا تو وہ اپنے آفس میں بیٹھ ہوئے تھے۔ ہماری medical faculty کے تین سینئر افراد جن میں کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج کا پرنسپل، علامہ اقبال میڈیکل کالج کا پرنسپل اور ایک سینئر پروفیسر the head of department منسٹر صاحب کے کمرے سے نکلے۔ وہ سیڑھیاں اتر کر چلے گئے اور اس کے فوراً بعد میں enter ہوا تو منسٹر صاحب سے ملا اور بیٹھے تو منسٹر صاحب سابقاً کسی گفتگو کا ریفرنس دے رہے تھے تو مجھے کہنے لگے کہ ڈاکٹر صاحب یہ جو ابھی تین آدمی میرے آفس سے باہر نکلے ہیں آپ ان کو جانتے ہیں؟ میں نے کہا کہ ایک کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج کے پرنسپل ہیں، ایک علامہ اقبال میڈیکل کالج کے پرنسپل ہیں اور ایک میڈیسن کے head of

the department ہیں۔ یہ تینوں ہمارے پنجاب کے pride ہیں اور medical faculty کے لوگ ہیں۔ منسٹر صاحب کیونکہ specialized یا اس field کے نہیں تھے تو experienced مجھے کہنے لگے کہ ڈاکٹر صاحب یہ چھولے دے کر پاس ہوئے تھے۔ میں نے کہا کہ یہ آپ نے کیسے کہہ دیا تو کہنے لگے ڈاکٹر صاحب یہ مجھے بتا رہے تھے کہ ہیپاٹائٹس سوئی چبھنے سے بھی ہو جاتا ہے، اتنی بڑی بیماری جس سے بندہ مر جائے کیا وہ سوئی چبھنے سے ہو جاتی ہے؟ اب میں بڑا حیران ہوا اور منسٹر صاحب سے کہا کہ میرے بھائی اگر آدمی کا علم نہ ہو تو ایوان کے اندر ڈاکٹر صاحبان بھی موجود ہوتے ہیں ان سے بندہ پوچھ لیتا ہے اور یہ بیماری اس سے ہوتی ہے تو منسٹر صاحب بڑے حیران ہوئے۔ اب مجھے بتائیں کہ اس طرح کا انچارج بندہ بیٹھا ہو تو اس میں وہ پالیسی making میں involve ہے، equipment's کی purchase میں involve ہے، میڈیسن کی purchase میں involve ہے اور اگر ایک آدمی نہ بیٹھا ہو اور specialize نہ ہو تو اس حوالے سے کیسے فیصلے کر سکتا knowledgeable ہے؟ میں نے پچھلا ایک نمونہ آپ کی خدمت میں پیش کیا ہے اور ایک نمونہ یہ پیش کیا ہے کہ ڈاکٹر صاحب کو وزیر صحت ہونا چاہئے اور ان کو وزیر زراعت بنا دیا ہے۔ معاملات کو چلانے کا یہ ہمارا طریق کار ہے اسی لئے ہمارے ہاں بہت ساری خرابیاں جنم لیتی ہیں کہ right man for the right job نہیں کرتے۔ ہم نے اس لئے اس میں specify کیا ہے۔ آپ نے ابھی amendment پڑھی ہے اور میں دوبارہ پڑھتا ہوں۔ اس میں لکھا ہے کہ:

> Three person having extensive experience and comprehensive knowledge of counterterrorism and policy formulation

اب اس کے اندر کیا اعتراض ہے؟ یہ مزید specify ہو جاتی ہے اور جس نے بھی nominate کرنے ہیں، چاہے وزیر اعلیٰ نے کرنے ہیں یا ہمارے منسٹر جو بیٹھے ہیں یہ وائس چیئر مین ہوں گے انہوں نے کرنے ہیں تو اس حوالے سے ان کو سہولت ہو جائے گی کہ یہ راہنمائی اس معزز ایوان کی طرف سے آئی ہوئی ہے کہ ہم نے اس طرح کے لوگوں کو اس میں nominate کرنا ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ pick and choose کرنا ہے اور سیاسی طور پر کسی کو نوازنا نہیں ہے کہ اپنے کسی دوست کو نوازنے کے لئے اسے اس میں ڈال دے۔ اس سے اپوزیشن کی طرف سے بہتری مطلوب ہے۔ اس میں یہ چھوٹی سی ترمیم دے کر اپوزیشن کی طرف sincerity آتی ہے اور اتنے بے ضرر الفاظ ہیں کہ اس حوالے سے ان کی منظوری سے کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن Bill کے اندر آ جانے سے اس کی قدر و قیمت اور قدر و منزلت

بھی بڑھتی ہے۔اسمبلی کی طرف سے یہ ایک positive contribution add ہو جاتی ہے۔یہاں پر جو معزز خواتین اور میرے بھائی بیٹھے ہیں میری بات کو سمجھ گئے ہوں گے۔ ہم اس میں کوئی point scoring نہیں کر رہے اور یقیناً آپ لوگ اس اچھی بات کو اس میں شامل کرنے کی منظوری دیں گے اور میں آپ کا مشکور رہوں گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: جی،منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور(میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر!میں پہلے ایک شعر سے بات شروع کروں گا جو کہ چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب اور مسلم لیگ(ق) کے تمام ممبران کی نذر کرتا ہوں کہ:

تم نے ہر کھیت میں انسانوں کے سر بوئے ہیں
اب زمین خون اگلتی ہے تو شکوہ کیسا
(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب معزز ممبر ہیں اور یہ اس دور میں پانچ سال تک منسٹر تھے جب دہشت گردی اس ملک میں شروع ہوئی اور اسی معزز ایوان میں یہ اور ان کے قائد کھڑے ہو کر کہتے تھے کہ ہم دس سال تک ایک ڈکٹیٹر کو۔۔۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! I object this! منسٹر صاحب Bill پر بات کریں لیکن منسٹر صاحب personal matter پر آ رہے ہیں اور منسٹر صاحب نے personally میرا نام لیا ہے I am on personal explanation...

وزیر قانون و پارلیمانی امور(میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر!چلیں!آپ کی بات مان لیتا ہوں میں بات نہیں کرتا۔۔۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: منسٹر صاحب!ہم تو پانچ سال حکومت کر کے گھروں کو چلے گئے۔(قطع کلامیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: No, cross talk جی،منسٹر صاحب!آپ بات کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر!چلیں!میں Bill پر بات کر لیتا ہوں۔۔۔

(اذان عشاء)

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ Bill پر ہی بات کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہوں گا کہ معزز ممبران حزب اختلاف نے بار بار یہی کہا ہے کہ حکومت اس ضمن میں کچھ نہیں کر رہی تو یہ اسی مقصد کے لئے سکیورٹی کونسل بنائی گئی ہے۔ آج اس ملک میں جو دہشت گردی اپنے عروج پر ہے یہ اس وقت شروع ہوئی جب اس ملک پر ایک ڈکٹیٹر کا راج تھا۔ انہوں نے بار بار یہ کہا کہ حکومت نے کوئی کام نہیں کیا تو اے کاش کہ اس وقت جب ان کی حکومت تھی اور یہ دہشت گردی اپنے عروج پر تھی تب یہ بھی اس کو شروع کرتے تو آج شاید اس میں کمی واقعی ہوتی۔ اب اس وقت موجودہ حکومت کی کارکردگی آپ کے سامنے ہے کہ وزیراعظم اور وزیراعلیٰ پنجاب بلکہ تمام صوبوں کے وزیراعلیٰ صاحبان کی ایپکس کمیٹی بنی ہوئی ہے جس میں ہماری عسکری قیادت ان کے ساتھ ہے اور ایپکس کمیٹیاں اس ملک سے دہشت گردی کا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خاتمہ کرنے کے لئے کام کر رہی ہیں اور اس میں صوبہ پنجاب نے سب سے زیادہ lead لی ہے۔ ہماری counterterrorism force جو بنائی گئی ہے تو پورے پاکستان میں صوبہ پنجاب نے اس میں lead لی ہے۔ اس فورس پر پچھلے دو سال سے کام ہو رہا تھا اور اب اس کا پہلا badge اسی مہینے آیا ہے اور already لاہور میں counterterrorism police station بھی بن چکا ہے اور اسی طرح یہ اگلا badge اپریل میں آرہا ہے پھر اس سے اگلا badge پھر دو مہینے بعد آرہا ہے۔ اس طرح پورے پنجاب میں counterterrorism force کے علیحدہ سے پولیس سٹیشن بنیں گے اور وہ اس پر کام کریں گے۔ Counterterrorism force کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے اس میں intelligence unit, investigation unit اور operational unit ہیں اور اسی ضمن میں Coordination Committee constitute کی گئی ہے۔ میں بتانا یہ چاہوں گا کہ حکومت پوری طرح اس پر کام کر رہی ہے اور اس ترمیم کے حوالے سے بات کرنا چاہوں گا کہ اس میں انہوں نے یہ کہا ہے کہ extensive, experience اور comprehensive knowledge کے حامل افراد اس سکیورٹی کمیٹی کے ممبر ہوں۔ اس سلسلے میں یہ کہنا چاہوں گا کہ extensive experience اور comprehensive knowledge کی کوئی جامع تعریف نہ ہے۔ اگر یہ ترمیم قبول کر لی جائے تو اس سے نہ صرف عدالتی کیسوں میں اضافہ ہو جائے گا بلکہ جو ممبر بھی اس شق کے

تحت مقرر ہوگا، ان دو مبہم معیار اہلیت کی وجہ سے چیلنج ہو جایا کرے گا جو کہ کسی بھی طرح سے کونسل کے مفاد میں نہ ہوگا اس لئے یہ ترمیم بلا جواز ہے اسے مسترد فرمایا جائے۔

MR ACTING SPEAKER: The amendment moved and the question is:

"That in Clause 2 of the Bill, for Para (h) of the proposed sub-section (1) of Section 3 of the Principal Act, the following be substituted:

"(h) Three persons having extensive experience and comprehensive knowledge of counter terrorism and policy formulation to be nominated by the Government, each for a term of two years, and."

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR ACTING SPEAKER: Now, Third reading start.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Strategic Coordination (Amendment) bill 2015, be passed."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Strategic Coordination (Amendment) bill 2015, be passed."

The motion moved and question is:

"That the Punjab Strategic Coordination (Amendment) bill 2015, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

MR ACTING SPEAKER: Now, we take up the Punjab Curriculum and Textbook Board Bill 2015.

پوائنٹ آف آرڈر

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

گنے کے کاشتکاروں کو شوگر ملوں کی جانب سے بروقت ادائیگی نہ کرنے کے معاملے کو نمٹانے کے لئے ایوان کی سپیشل کمیٹی بنانے کا مطالبہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر گزارش یہ ہے کہ ہم بھی پوری cooperation کے ساتھ سارے معاملے کو نبھا رہے ہیں۔ یہ پنجاب کا ایوان ہے، پنجاب کی جو اسی فیصد آبادی ہے وہ دیہاتوں اور کسانوں پر مشتمل ہے۔ آپ کے علم میں ہے کہ مسلسل حکومتی اور اپوزیشن بنچوں کی طرف سے گنے کے حوالے سے باتیں سامنے آئی ہیں۔ پچھلے اجلاس میں بھی یہ بات سامنے آئی تھی کہ زراعت پر ہم ایک دن بحث کے لئے رکھیں گے۔ اس اجلاس کے اندر بھی یہ بازگشت سنی گئی لیکن ابھی تک اس پر کوئی معاملہ نہیں

ہوا۔ حقیقت حال یہ ہے، میں آپ کی خدمت میں عرض کروں کہ میں جماعت اسلامی پنجاب کا صوبائی امیر ہوں اس لئے مختلف اضلاع میں جانے کا موقع ملتا ہے۔ کم و بیش ہر مل نے پچھلے اور اس سے پچھلے کرشنگ سیزن کے اربوں روپے کسانوں کے دبائے ہوئے ہیں، ہم اس پر شدید احتجاج کرتے ہیں۔ میں آپ کے توسط سے گزارش کروں گا کہ اس وقت وزیر قانون بھی تشریف فرما ہیں، زراعت پر تو پتا نہیں بحث ہونی ہے یا نہیں، میں یہ چاہتا ہوں کہ اس سلسلے میں ایوان کی ایک سپیشل کمیٹی بنائی جائے اور آپ خود اس کمیٹی کو بنائیں۔ کسانوں کے اربوں روپے یہ جو مل مالکان دبائے بیٹھے ہیں اس بارے میں ہم بیٹھ کر کوئی گفت و شنید کریں اور کسان جو اس وقت مشکل کے اندر ہے اس کی کوئی دادرسی ہو سکے۔ میں آپ کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ اس معاملے کو دیکھا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! پچھلے اجلاس میں بھی اس مسئلے پر بات کرنے کے لئے ایک دن مختص کیا گیا تھا، اس دن بلال یٰسین صاحب جو کہ فوڈ منسٹر ہیں، کین کمشنر ان شوگر ملز کے ساتھ coordinate کرتے ہیں جو فوڈ ڈیپارٹمنٹ کے under کام کرتے ہیں۔ بلال یٰسین صاحب نے ایک دن بڑی coordination کی تھی مگر شاید اس دن یہاں پر کورم point out ہو گیا تھا جس کی وجہ سے اس معاملے پر بحث نہیں ہو سکی۔ آپ اگر اس اجلاس میں اس معاملے پر بات کرنے کے لئے کوئی دن مختص کرنا چاہتے ہیں تو کر لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس پر ایک دن رکھ لیتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! وزیر خوراک نے already اس پر working کی ہوئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ہم اس کو discuss کر کے ایک دن اسی اجلاس میں مختص کر دیتے ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

Now, we take up the Punjab Curriculum and Textbook Board Bill 2015. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

کورم کی نشاندہی

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے، گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہذا اب اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ 20۔فروری 2015 صبح 9.00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔